کلیات

ساغر صدیقی

کلیات ساغر صدیقی

ساغر صدیقی

A.L.L. Rehmat Abad Sargodha Road Gujrat.
Books Lover's Library
Book No:
Incharge: Ahmad Raza Cell: 0345

الریاض ناشران

فیروز سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
فون: 042-37361320

Marfat.com

یااللہ تیرا شکر ہے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ———— کلیات ساغر صدیقی

مصنف ———— ساغر صدیقی

مطبع ———— قاسم شہزاد پرنٹرز لاہور

قیمت ———— /180 روپے

الریاض ناشران

فیروز سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

فون: 042-37361320

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
19	**نعتیں**	1
20	بزمِ کونین سجانے کے لیے آپؐ آئے	2
21	محمدؐ باعثِ حُسنِ کون و مکاں ایمان ہے میرا	3
22	جاری ہے دو جہاں پہ حکومت رسولؐ کی	4
23	سرمایۂ حیات ہے سیرت رسولؐ کی	5
24	لبوں پہ جس کے محمدؐ کے آستانے پر	6
25	ہمیں جو یاد مدینے کا لالہ زار آیا	7
26	جس طرف چشمِ محمدؐ کے اشارے ہو گئے	8
27	نہ ہوتا درِ محمدؐ کا تو دیوانے کہاں جاتے	9
28	ڈوبنے والوں نے جب نام محمدؐ لے لیا	10
29	یہ کہتی ہیں فضائیں زندگی دو چار دن کی ہے	11
30	جب بھی نعتِ حضورؐ کہتا ہوں	12
31	مائل جورِ سب خدائی ہے	13
32	ہے تقدیسِ شمس و قمر سبز گنبد	14
33	آنکھ گلابی مست نظر ہے!	15
34	غم کے ماروں کا آسرا تم ہوؐ	16
35	اے کاش وہ دن کب آئیں گے جب ہم بھی مدینہ جائیں گے	17
36	چمک جائے گا تشنگی کا نگینہ	18
37	دل و نظر میں لیے عشقِ مصطفیٰؐ آؤ	19

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
20	یثرب کی رہگذار ہو اور پائے آرزو	38
21	اس کی لوری کے لیے لفظ کہاں سے لاؤں	39
22	گلوں کے اشارے دُعا کر رہے ہیں	40
23	لیتا ہوں نام خلد کا طیبہ نگر کے بعد	41
24	**غزلیں**	**42**
25	میں التفات یار کا قائل نہیں ہوں دوست	43
26	روداد محبت کیا کہیئے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے	44
27	بھولی ہوئی صدا ہوں مجھے یاد کیجئے	45
28	محفلیں لٹ گئیں جذبات نے دَم توڑ دیا	46
29	پوچھا کسی نے حال کسی کا تو رو دیئے	47
30	نالہ حدودِ کوئے رسا سے گزر گیا	48
31	کب سماں تھا بہار سے پہلے	49
32	چراغِ طور جلاؤ! بڑا اندھیرا ہے	50
33	فضائے نیم شبی کہہ رہی ہے سب اچھا	51
34	کوئی نالہ یہاں رَسا نہ ہوا	52
35	چاندنی شب ہے ستاروں کی ردائیں سی لو	53
36	زخمِ دِل پُر بہار دیکھا ہے	54
37	ذرا کچھ اور قربت زیرِ داماں لڑکھڑاتے ہیں	55
38	چاک دامن کو جو دیکھا تو ملا عید کا چاند	56
39	ہر شے ہے پُر ملال بڑی تیز دھوپ ہے	57

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
58	وقت کی عمر کیا بڑی ہوگی	40
59	دو جہانوں کی خبر رکھتے ہیں	41
60	تاروں سے میرا جام بھرو! میں نشے میں ہوں	42
61	نگارِ معیشت لہو رو رہی ہے	43
62	ہم بڑی دور سے آئے ہیں تمہاری خاطر	44
63	تہذیب بے نقاب کی آنکھیں نکال دو	45
64	خوشا کہ باغِ بہاراں ہے زندگی اپنی	46
65	میں تلخیِ حیات سے گھبرا کے پی گیا	47
66	دستور یہاں بھی اندھے ہیں فرمان یہاں بھی اندھے ہیں	48
67	شعلہ ساماں کھلونوں سے بہل جاتا ہے	49
68	اس میں شامل دشت وصحرا اور ویرانے کی بات	50
69	شمع اس راہ پہ جلی ہے ابھی	51
70	اے تغیرِ زمانہ یہ عجیب دل لگی ہے	52
71	کوئی تتلی ہے نہ جگنو آہ شامِ بیکسی	53
72	آنکھ روشن ہے جیب خالی ہے	54
73	دیارِ لالہ وسرو وسمن سے گزرے ہیں	55
74	بہارِ سرو وسمن فسردہ گلوں کی نکہت تڑپ رہی ہے	56
75	غم کے مجرم خوشی کے مجرم ہیں	57
76	روشنی ہمیں سے منزلِ ہستی کے مرحلے	58
77	مآلِ نغمہ وماتم فروخت ہوتا ہے!	59

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
60	اگرچہ ہم جا رہے ہیں محفل سے نالۂ دل فگار بن کر	78
61	راہِ پُر شور سے منزلِ دار سے	79
62	شراب ناب کے شیشے کا کاگ کھولا ہے	80
63	میرے چمن کو جہاں میں یہ سرفرازی ہے	81
64	مسکراؤ! بہار کے دن ہیں	82
65	دُکھ درد کی سوغات ہے دُنیا تری کیا ہے	83
66	ہم خاک نشیں خاک بسر شہر میں تیرے	84
67	بزرگوں کی دعائیں مل رہی ہیں	85
68	پھول چاہے تھے مگر ہاتھ میں آئے پتھر	86
69	تڑپ کر سوزِ دل کو جلوہ ساماں کر لیا میں نے	87
70	زندگی رقص میں ہے جھومتی ناگن کی طرح	88
71	ہر تمنا کا چہرہ شفق فام تھا	89
72	ایسی تجلیاں کہاں ہیں آفتاب میں	90
73	خاک ہوئے پروانے جل کے	91
74	ہم بے خود و سرشار سدا زندہ رہیں گے	92
75	گل ہوئی شمع شبستاں چاند تارے سو گئے	93
76	کس کو بھاتی رہی رات بھر چاندنی	94
77	شمع جلی پروانے جاگے	95
78	ان بہاروں پہ گلستاں پہ ہنسی آتی ہے	96
79	دھڑکنیں زندگی کے دامن میں	97

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
80	جذبۂ سوز طلب کو بیکراں کرتے چلو	98
81	ہنس نہیں سکتے شگوفے تازگی سے روٹھ کر	99
82	نگاروں کے میلے ستاروں کے جھرمٹ	100
83	غم کی تصویر غزل کے اشعار	101
84	جام حالات پر بہار کرو	102
85	وقارِ انجمن ہم سے فروغِ انجمن ہم ہیں	103
86	خطاوارِ مروّت ہو نہ مرہونِ کرم ہو جا	104
87	فضا مغموم ہے ساقی! اُٹھا چھلکائیں پیمانہ	105
88	اس درجہ عشق موجب رسوائی بن گیا	106
89	ایک وعدہ ہے کسی کا جو وفا ہوتا نہیں	107
90	ساقی کی اک نگاہ کے افسانے بن گئے	108
91	جھوم کے گاؤ! میں شرابی ہوں	109
92	نہ شانِ قیصر و کسریٰ نہ سطوتِ کے لا	110
93	اشک رواں نہیں ہیں ندامت کے پھول ہیں	111
94	چوٹ کھا کر خودشناس و خودنگر ہو جایئے	112
95	بدنامی حیات سے رنجور ہو گئے	113
96	قیدِ تصورات میں مدت گزر گئی!	114
97	جام پی کر جو دور تک دیکھا	115
98	نہ کشتیوں نہ کناروں کا احترام کرو	116
99	موج در موج کناروں کو سزا ملتی ہے	117

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
100	ایک مدت ہوئی اِک زمانہ ہوا	118
101	بن گئے اشک جفا کی تصویر	119
102	دجزن وقت کے دریا میں نوائے درویش	120
103	شام خزاں کی گم صم بولی	121
104	لا اِک خم شراب کہ موسم خراب ہے	122
105	میرے تصورات ہیں تحریریں عشق کی	123
106	نہ جانے محتسب کیوں میکدے کا نام دیتے ہیں	124
107	ہر مرحلۂ شوق سے لہرا کے گزر جا	125
108	حادثے کیا کیا تمہاری بے رُخی سے ہوگئے	126
109	چاندنی کو رسول کہتا ہوں	127
110	قرب دار کشادن تورات کانٹوں پر	128
111	اے چمن والو! متاعِ رنگ و بو جلنے لگی	129
112	بگڑا جو نقش زیست بنا شاہکار زیست	130
113	سوکھ گئے پت جھڑ میں پات	131
114	ارے ناخداؤ! ارے ناخداؤ!	132
115	چاندنی اور موتیے کے پھول	133
116	مرے سوزِ دل کے جلوے یہ مکاں مکاں اُجالے	134
117	کتنے غم کتنے دکھ ابھر آئے	135
118	آبِ انگور سے وضو کرلو	136
119	پریشاں عکسِ ہستی آئینہ بے نور دیکھا ہے	137

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
120	لوگ لیتے ہیں یونہی شمع اور پروانے کا نام	138
121	پھول کو آگ لگ گئی نغمات جل گئے	139
122	تہذیب جنوں کار پہ تنقید کا حق ہے	140
123	نہ خوفِ خدا ہے نہ خوف خدائی	141
124	کچھ علاجِ وحشت اہلِ نظر بھی چاہیے	142
125	شعلہ رُخ مست نظر یاد آتا!	143
126	ہر تمنا کا لہو کرتے چلیں	144
127	مرے چمن میں بہاروں کے پھول مہکیں گے	145
128	تری نظر کے اشاروں سے کھیل سکتا ہوں	146
129	نظر نظر بیقراری سی ہے نفس نفس پراسرار سا ہے	147
130	اے دیوارو کچھ تو بولو	148
131	انسان بدنصیب' مقدر کی بات ہے	149
132	ذوق طغیاں میں ڈھل کے دیکھ کبھی	150
133	سرِ مقتل ہمیں نغمات کی تعلیم دیتے ہیں	151
134	جفا و جور کی دنیا سنوار دی ہم نے	152
135	سایۂ زلف بتاں میں بیٹھو	153
136	اٹھتے رہے کلیوں کی جوانی کے جنازے	154
137	چمن سے برق و شرر سے خطاب کرتا ہوں	155
138	حاضر شراب و جام ہیں تو جاگ تو سہی	156
139	ہر شگوفہ سناں کی صورت ہے	157

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
158	کیا سماں تھا بہار سے پہلے	140
159	عظمت زندگی کو بیچ دیا	141
160	منزلِ غم کی فضاؤں سے لپٹ کر رولوں	142
161	تری دُنیا میں یارب زیست کے سامان جلتے ہیں	143
162	اللہ رے اُس چشمِ عنایات کا جادو	144
163	کچھ لوگ بچھا کر کانٹوں کو گلشن کی توقع رکھتے ہیں	145
164	چشم ساقی کی عنایات پہ پابندی ہے	146
165	ستم جاگتے ہیں کرم سو رہے ہیں	147
166	تغیرات سے دنیا سنگار کرتی ہے	148
167	میں کہ آشفتہ ورسوا سر بازار ہوا	149
168	جوروستم کی رسمیں تقریب بن گئی ہیں	150
169	اے حسن لالہ فام! ذرا آنکھ تو ملا	151
170	جب تصور میں جام آتے ہیں	152
171	وقت کے رنگین گلدستے کو یاد آئے گا ٹھنڈا ہاتھ	153
172	غنچے فضائے نو میں گرفتار ہو گئے	154
173	تیری زلفوں کے پھول مرجھائے	155
174	بند گر ہو نہ تیرا خمیازہ	156
175	جب گلستاں میں بہاروں کے قدم آتے ہیں	157
176	فریاد کے تقاضے ہیں نغمہ سخن میں	158
177	صراحی جام سے ٹکرائیے برسات کے دن ہیں	159

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
178	کچھ کیف سحر ہے نہ مجھے شام کا نشہ	160
179	بات پھولوں کی سنا کرتے تھے	161
180	تم نے جو چاہا وہ دنیا بن گئی	162
181	آوارگی برنگ تماشا بری نہیں	163
182	متاع دل سے خالی ہو گئے ہیں	164
183	سب سے تیرا کرم غنیمت ہے	165
184	جلوے مچل رہے ہیں نظاروں کی آگ میں	166
185	راہزن آدمی رہنما آدمی	167
186	پھول جلتے ہیں ہار جلتے ہیں	168
187	مانگی ہے اس دیار میں دونوں جہاں کی بھیک	169
188	وہ بلائیں تو کیا تماشا ہو	170
189	رہگذر کے چراغ ہیں ہم لوگ	171
190	زلفوں کی گھٹائیں پی جاؤ	172
191	وہ عزم ہو کہ منزل بیدار ہنس پڑے	173
192	جفا و جور و ستم انتخاب کر لیں گے	174
193	یاد آ کے رہ گئے ہیں زمانے وفاؤں کے	175
194	ہیں کتنی سازگار زمانے کی تلخیاں	176
195	موجیں ہیں اور بادہ گساروں کے قافلے	177
196	خیال یار میں ہم پر بہار رہتے ہیں	178
197	میرے آنسو ہیں کسی شام غریباں کے دیئے	179

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
198	انقلاب حیات کیا کہیئے	180
199	دلوں کو اُجالو! سحر ہو گئی ہے	181
200	سوز تصورات سے تصویر جل گئی	182
201	تن سلگتا ہے من سلگتا ہے	183
202	چمن میں غنچے کھلے ہوئے ہیں مگر نگار چمن نہیں ہے	184
203	یارب ترے جہان کے کیا حال ہو گئے	185
204	چمن لٹ رہا ہے صبا رو رہی ہے	186
205	وسعت گیسوئے جاناں سے الجھ بیٹھے ہیں	187
206	جام ٹکراؤ! وقت نازک ہے	188
207	یہ نہ ہوتا تو بات کچھ بھی نہ تھی	189
208	محبت مستقل غم ہے محبت غم کا گہوارہ	190
209	زندگی کا رنگ دینا ہے تری بیداد کو	191
210	عطا جسے تیرا عکس جمال ہوتا ہے	192
211	یہ دُنیا ہے یہاں ہر لحظہ تقدیر ظالم ہے	193
212	اے دل بے قرار چپ ہو جا	194
213	ترے غم کو متاع حسن انساں کر لیا میں نے	195
214	ذرا گیسوئے یار کھولے گئے ہیں	196
215	امید کے موتی ارزاں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے	197
216	اشک رواں نہیں ہیں ندامت کے پھول ہیں	198
217	مدعا کچھ نہیں فقیروں کا	199

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
200	فریاد کے تقاضے ہیں نغمہ سخن میں	218
201	ان بہاروں پہ گلستان پہ ہنس آئی ہے	219
202	پریشاں عکسِ ہستی، آئینہ بے نور دیکھا ہے	220
203	ہیں کتنی سازگار زمانے کی تلخیاں	221
204	میرے چمن کو جہاں میں یہ سرفرازی ہے	222
205	ہے دُعا یاد مگر حرفِ دُعا یاد نہیں	223
206	برگشتۂ یزدان سے کچھ بھول ہوئی ہے	224
207	سوچیے اے کشتی کے بارے میں	225
208	کھلتے رہیں گے صحن چمن میں ہزار پھول	226
209	یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں	227
210	اس میں شامل دشت وصحرا اور ویرانے کی بات	228
211	احتیاطاً فقر کا ہر مرحلہ کٹتا رہا	229
212	بدنامی حیات سے رنجور ہو گئے	230
213	نہ شانِ قیصر و کسریٰ نہ سطوت کے لا	231
214	حاضر شراب و جام ہیں تو جاگ تو سہی	232
215	زخمِ دِل پر بہار دیکھا ہے	233
216	تفریق نے جادُو ہی جگایا ہے بلا کا	234
217	تیرے دامن کی ہوا مانگتے ہیں	235
218	ہے فغانِ لالہ و گل مست نظاروں کے ساتھ	236
219	ایک نغمہ ایک تارا ایک غنچہ ایک جام	237

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
220	خون بادل سے برستے دیکھا	238
221	درد کے ماروں پہ ہنستا ہے زمانہ بے خبر	239
222	ہر موج ہے افسردہ تو مغموم ہیں دھارے	240
223	آہن کی سرخ تال پر ہم رقص کر گئے	241
224	شعلے، آنچ، دھواں اور آگ	242
225	آلام کی یورش میں بھی خورسند رہے ہیں	243
226	دِن کٹ گئے جنوں کے آلام کے سہارے	244
227	بھنور آنے کو ہے اے اہل کشتی ناخدا چن لیں	245
228	متاعِ کوثر و زمزم کے پیمانے تری آنکھیں	246
229	صحن کعبہ بھی یہیں ہے تو صنم خانے بھی	247
230	سکوت غم سے جو گزرے نہ پھر ملی آواز	248
231	جب سے دیکھا پری جمالوں کو	249
232	رشک خورشید و قمر یاد آیا	250
233	پھول کی پنکھڑی! اسرِ راہے	251
234	مٹ گئیں روشنی میں تحریریں	252
235	کچھ حرف التجا تھے دُعاؤں سے ڈر گئے	253
236	دِل ملا اور غم شناس ملا	254
237	چھپائے دل میں غموں کا جہان بیٹھے ہیں	255
238	نگر نگر میں پھیرا اپنا	256
239	مول اگر بک جائے ہستی	257

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
258	پھول مسلیں تو انہیں نغمہ وجھنکار ملیں	240
259	نکلے صدف کی آنکھ سے موتی مرے ہوئے	241
260	یقیں کر کہ یہ کہنہ نظام بدلے گا	242
261	کاروبارِ وفا کا نام نہ لو	243
262	جل رہا ہے چراغ تنہائی	244
263	مضمحل دردِ غم ہے بے چارہ	245
264	آدمیوں کے نام پہ رسوائیاں ملیں	246
265	بازارِ آرزو کی نوا دام چڑھ گئے	247
266	احتیاطاً فقر کا ہر مرحلہ کٹتا رہا	248
267	چمن پہ دام پہ درویش مسکراتا ہے	249
268	جگر کے زخم جاگے ایک شام نو بہار آئی	250
269	خیال ہے کہ بجھا دو یہ روشنی کے چراغ	251
270	گل کو شبنم سے آگ لگ جائے	252
271	کلیوں کی مہک ہوتا تاروں کی ضیا ہوتا	253
272	تیری نظر کا رنگ بہانوں نے لے لیا	254
273	گدا قناعت کو بیچتے ہیں	255
274	یہ جو شام و سحر کا میلہ ہے	256
275	اچھال جام کہ تسخیر کائنات کریں	257
276	تدبیر کا کاسہ ہے تقدیر گداگر ہے	258
277	جو حادثے یہ جہاں میرے نام کرتا ہے	259

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
260	یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں	278
261	**نظمیں**	**279**
262	چمن چمن، کلی کلی، روش روش پکار دو	280
263	میرے وطن	281
264	میرے وطن کے راہنماؤ	282
265	ترانہ	283
266	ترانہ	284
267	ترانہ	285
268	آئین بنایا جائے گا	286
269	پاکستان کے سیاستدان	287
270	پاکستان کے تیس سال	288
271	زخمی مجاہد کی التجا	289
272	عزیز بھٹی شہید	291
273	عزیز بھٹی شہید کے بیٹے کے نام	292
274	6 ستمبر کے گمنام شہید	293
275	سرور شہید	294
276	شامی شہید	295
277	الفتح کا ایک مجاہد	296
278	اقصیٰ	297
279	ضرب محمود	298

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
280	لیلیٰ خالد	299
281	انقلابِ وقت	300
282	ایک پیکر	302
283	تاریک صدف	303
284	ناگن سی چوٹی لہرائے	304
285	میں غزالِ صید بھی ہوں، ترکشِ صیاد بھی	305
286	عید کا چاند	307
287	شاعر	308
288	مست نظر جوگی	309
289	عورت	310
290	رہے جو کشت تمنا نہال گدڑی میں	311
291	منزل کا مگار تھا گجرات	312
292	ماہ پارے قیام کرتے ہیں	313
293	بیت	314
294	ساغر کہاں مجال کہ آنکھیں ملائیں ہم	315
295	قطعات	316
296	رباعیات باہوؒ	325

Marfat.com

نعتیں

Marfat.com

بزمِ کونین سجانے کے لیے آپؐ آئے
شمعِ توحید جلانے کے لیے آپؐ آئے

ایک پیغام جو ہر دل میں اُجالا کر دے
ساری دُنیا کو سُنانے کے لیے آپؐ آئے

ایک مدّت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پہ بلانے کے لیے آپؐ آئے

ناخدا بن کے اُبلتے ہوئے طوفانوں میں
کشتیاں پار لگانے کے لیے آپؐ آئے

قافلہ والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دُور تک راہ دکھانے کے لیے آپؐ آئے

چشمِ بیدار کو اسرار خدائی بخشے
سونے والوں کو جگانے کے لیے آپؐ آئے

Marfat.com

محمدؐ باعثِ حُسنِ جہاں ایمان ہے میرا
محمدؐ حاصلِ کون و مکاں ایمان ہے میرا

محمدؐ اوّل و آخر محمدؐ ظاہر و باطن
محمدؐ ہیں بہر صورت عیاں ایمان ہے میرا

شرف اِک کملی والے نے جنہیں بخشا ہے قدموں میں
وہ صحرا بن گئے ہیں گلستاں ایمان ہے میرا

محبت ہے جسے غارِ حرا میں رونے والے سے
وہ انساں ہے خدا کا رازداں ایمان ہے میرا

معطّر کر گئے ساغرؔ فضائے گلشنِ ہستی
نبیؐ کے گیسوئے عنبر فشاں ایمان ہے میرا

Marfat.com

جاری ہے دو جہاں پہ حکومت رسولؐ کی
کرتے ہیں مہر و ماہ اطاعت رسولؐ کی

ایمان ایک نام ہے حُبِّ رسولؐ کا
ہے خُلد کی بہار محبت رسولؐ کی

نوکِ مژہ پہ جن کی رہے اشکِ کربلا
پائیں گے حشر میں وہ شفاعت رسولؐ کی

غارِ حرا کو یاد ہیں سجدے رسولؐ کے
دیکھی ہے پتھروں نے عبادت رسولؐ کی

دامانِ عقل و ہوش سہارا نہ دے مجھے
چاہت خدا کی بن گئی چاہت رسولؐ کی

ساغؔر تمام عالم ہستی ہے بے حجاب
آنکھوں میں بس رہی ہے وہ خلوت رسولؐ کی

Marfat.com

سرمایۂ حیات ہے سیرت رسولؐ کی
اسرارِ کائنات ہے سیرت رسولؐ کی

پھولوں میں ہے ظہور ستاروں میں نُور ہے
ذاتِ خُدا کی بات ہے سیرت رسولؐ کی

بنجر دِلوں کو آپؐ نے سیراب کر دیا
اِک چشمۂ صفات ہے سیرت رسولؐ کی

چشمِ کلیم ایک تجلّی میں بِک گئی
جلووں کی واردات ہے سیرت رسولؐ کی

جورو جفا کے واسطے برقِ ستم سہے
دُنیائے التفات ہے سیرت رسولؐ کی

تصویرِ زندگی کو تکلّم عطا کیا
حُسنِ تصوّرات ہے سیرت رسولؐ کی

ساغؔر سرور وکیف کے ساغر چھلک اُٹھے
صبحِ تجلّیات ہے سیرت رسولؐ کی

Marfat.com

لبوں پہ جس کے محمدؐ کا نام رہتا ہے
وہ راہِ خُلد پہ محوِ خرام رہتا ہے

جو سَر جُھکائے محمدؐ کے آستانے پر
زمانہ اس کا ہمیشہ غلام رہتا ہے

ہمیں نہ چھیڑ کہ وارفتگانِ بطحا ہیں
ہمیں تو شوقِ مدینہ مدام رہتا ہے

وہ دو جہاں کے اَمیں ہیں انہی کے ہاتھوں میں
سپردِ کون و مکاں کا نظام رہتا ہے

جو غمگسار ہے نادار اور غریبوں کا
وہ قُدسیوں میں بھی عالی مقام رہتا ہے

لگن ہے آلِ مدینہ کی جس کے سینے میں
وہ زندگی میں بہت شاد کام رہتا ہے

ہمیں ضرورتِ آبِ بقا نہیں ساغرؔ
ہمارے سامنے کوثر کا جام رہتا ہے

Marfat.com

ہمیں جو یاد مدینے کا لالہ زار آیا
تصوّرات کی دُنیا پہ اِک نکھار آیا

کبھی جو گنبدِ خضرا کی یاد آئی ہے
بڑا سکون مِلا ہے بڑا قرار آیا

یقین کر کہ محمدؐ کے آستانے پر
جو بدنصیب گیا ہے وہ کامگار آیا

ہزار شمس و قمر راہِ شوق سے گزرے
خیالِ حُسنِ محمدؐ جو بار بار آیا

عرب کے چاند نے صحرا بسا دیئے ساغرؔ
وہ ساتھ لے کے تجلّی کا اِک دیار آیا

Marfat.com

جس طرف چشمِ محمدؐ کے اشارے ہو گئے
جتنے ذرّے سامنے آئے ستارے ہو گئے

جب کبھی عشق محمدؐ کی عنایت ہو گئی
میرے آنسو کوثر و زمزم کے دھارے ہو گئے

موجۂ طوفاں میں جب نامِ محمدؐ لے لیا
ڈوبتی کشتی کے تنکے ہی سہارے ہو گئے

یا محمدؐ آپ کی نظروں کا یہ اعجاز ہے
جس طرف نظریں اُٹھیں سب تمہارے ہو گئے

میں ہوں اور یادِ مدینہ اور ہیں تنہائیاں
اپنے بیگانے سبھی مجھ سے کنارے ہو گئے

اپنی کملی کا ذرا سایہ عنایت ہو مجھے
دل کے دشمن یا محمدؐ دل سے پیارے ہو گئے

Marfat.com

نہ ہوتا در محمدؐ کا تو دیوانے کہاں جاتے
خدا سے اپنے دل کی بات منوانے کہاں جاتے

جنہیں عشقِ محمدؐ نے کیا ادراک سے بالا
حقیقت اِن تمناؤں کی سمجھانے کہاں جاتے

خدا کا شکر ہے کہ حجرا سود تک رسائی ہے
جنہیں کعبے سے نسبت ہے وہ بُتخانے کہاں جاتے

اگر آتی نہ خوشبوئے مدینہ میری آنکھوں سے
جو مرتے ہیں نہ جلتے ہیں وہ پروانے کہاں جاتے

سمٹ آئے مری آنکھوں میں حُسنِ زندگی بن کر
شرابِ درد سے مخمور نذرانے کہاں جاتے

چلو اچھا ہوا ہے نعتِ ساغرؔ کام آئی ہے
غلامانِ نبیؐ محشر میں پہچانے کہاں جاتے

Marfat.com

ڈوبنے والوں نے جب نام محمدؐ لے لیا
حلقۂ طوفان کو حاصل کنارے ہو گئے

ان کی نظروں میں یقیناً باغ جنت کچھ نہیں
جس کی نظروں کو مدینے کے نظارے ہو گئے

چند لمحے آستانِ پاک پر گزرے ہیں جو
وہ ہماری زندگانی کے سہارے ہو گئے

سبز گنبد کے لیے اشعارِ ساغرؔ مرحبا
جگمگا کر زندگی کے ماہ پارے ہو گئے

Marfat.com

یہ کہتی ہیں فضائیں زندگی دو چار دن کی ہے
مدینہ دیکھ آئیں زندگی دو چار دن کی ہے

سنہری جالیوں کو چوم کر کچھ عرض کرنا ہے
مچلتی ہیں دُعائیں زندگی دو چار دن کی ہے

غمِ انساں کی اِک صورت عبادت خیز ہوتی ہے
کِسی کے کام آئیں زندگی دو چار دن کی ہے

وہ راہیں ثبت ہیں جن پر نشاں پائے محمدؐ کے
انہیں منزل بنائیں زندگی دو چار دن کی ہے

غمِ دنیا غمِ عُقبیٰ یہ سب جھوٹے سہارے ہیں
کِسے اپنا بنائیں زندگی دو چار دن کی ہے

بیادِ کربلا ساغرؔ سدا برسیں ان آنکھوں سے
یہ رحمت کی گھٹائیں زندگی دو چار دن کی ہے

Marfat.com

جب بھی نعتِ حضورؐ کہتا ہوں
ذرّے ذرّے کو طور کہتا ہوں

شامِ بطحا کی زرفشانی کو
مطلعِ صبحِ نور کہتا ہوں

بوریا جو تیری عنایت ہے
اس کو تختِ سمور کہتا ہوں

رِنداور مدحتِ نبیؐ یارو
شانِ ربِ غفور کہتا ہوں

تشنگی اور یادِ کربل کو
جامِ کیف و سُرور کہتا ہوں

ایک اُمّی نبی کو اے ساغرؔ
تاجدارِ شعور کہتا ہوں

Marfat.com

مائلِ جور سب خدائی ہے ۔۔۔ یا رسولؐ خدا دہائی ہے
ان کے قدموں پہ جھکنے والوں نے ۔۔۔ دولتِ دو جہان پائی ہے
ایک بل گیسوئے محمدؐ کا ۔۔۔ حاصلِ وصفِ کبریائی ہے
جھوم اٹھیں گھٹائیں رحمت کی ۔۔۔ کملیؐ والے کی یاد آئی ہے
پھر تخیل میں ہے درِ اقدس ۔۔۔ پھر چمن میں بہار آئی ہے
عرشِ اعظم پہ جس کا چرچا ہے ۔۔۔ آپؐ کی شانِ مصطفائی ہے
اب نہیں دل کو کوئی غم ساغرؔ ۔۔۔ غمِ احمدؐ سے آشنائی ہے

Marfat.com

ہے تقدیسِ شمس و قمر سبز گنبد
متاعِ قرار نظر سبز گنبد

جلالِ خدائے سموات کہیے
کمال جہانِ بشر سبز گنبد

نگارانِ ہستی چلو! سوئے بطحا
ہے تسکینِ قلب و جگر سبز گنبد

ذکرِ مصطفائے کی سطوت نہ پوچھو
جھکاتا ہے شاہوں کے سر سبز گنبد

برستے ہیں راحت کے اسرار ساغر
ہے ظلمت میں فردِ سحر سبز گنبد

Marfat.com

آنکھ گلابی مست نظر ہے! اللہ ہی جانے کون بشر ہے
حُورو ملائک حاضرِ خدمت عرشِ معلّیٰ راہ گزر ہے
گیسوئے مُشکیں رُوحِ مُزمّل رُخ پہ طلوعِ نورِ سحر ہے
ماتھے پہ روشن روشن صحرا جلوۂ رنگیں حُسنِ قمر ہے
اَبروئے عالی آیۂ قرآں سینۂ اقدس کانِ گہر ہے
مُہرِ نبوّت پُشت پناہی مسندِ یزداں آپؐ کا گھر ہے
چاند ستارے نقشِ کفِ پا منزلِ ہستی گردِ سفر ہے
صبر و قناعت شانِ رسالتؐ سطوتِ شاہاں زیرِ اثر ہے
غارِ حرا تھی اس کی کمائی ساری خدائی جس کا ثمر ہے

نامِ محمدؐ جگ اُجیالا
لوگ کہیں جسے کملیؐ والا

Marfat.com

غم کے ماروں کا آسرا تم ہو
بے سہاروں کا آسرا تم ہو

ہو بھروسہ تمہیں فقیروں کا
تاجداروں کا آسرا تم ہو

دردمندوں سے پیار ہے تم کو
غم گساروں کا آسرا تم ہو

تم سے یہ کائنات روشن ہے
چاند تاروں کا آسرا تم ہو

ناز ہے جن پہ باغِ جنت کو
اُن بہاروں کا آسرا تم ہو

چشمِ ساغر کی آبرو تم سے
دل فگاروں کا آسرا تم ہو

Marfat.com

اے کاش وہ دن کب آئیں گے جب ہم بھی مدینہ جائیں گے
دامن میں مُرادیں لائیں گے جب ہم بھی مدینہ جائیں گے

بیتابیِ اُلفت کی دُھن میں ہم دیدۂ دل کے بربط پر
توحید کے نغمے گائیں گے جب ہم بھی مدینہ جائیں گے

تھامیں گے سنہری جالی کو چُومیں گے معطّر پردوں کو
قسمت کو ذرا سُلجھائیں گے جب ہم بھی مدینہ جائیں گے

زم زم میں بھگو کر دامن کو سرمستیِ عرفاں پائیں گے
کوثر کے سبُو چھلکائیں گے جب ہم بھی مدینہ جائیں گے

ہنستی ہوئی کرنیں پھُوٹیں گی ظلمات کے قلعے ٹوٹیں گے
جلووں کے علَم لہرائیں گے جب ہم بھی مدینہ جائیں گے

ہم خاکِ درِ اقدس لے کر پلکوں پہ سجائیں گے ساغر
یوں دل کا چمن مہکائیں گے جب ہم بھی مدینہ جائیں گے

Marfat.com

چمک جائے گا تشنگی کا نگینہ
مرا جام ہے اور شرابِ مدینہ

خوشا عشقِ آلِ محمدؐ میں مرنا
یہی ہے یہی زندگی کا قرینہ

نگاہِ محمدؐ کی تابانیوں سے
مہ و مہر کو آ گیا ہے پسینہ

جسے مل گئی خاکِ پائے محمدؐ
اُسے مِل گیا عِشرتوں کا خزینہ

مرے گلستاں میں بہاروں کے خالق
بڑی دیر سے ہے خزاں کا مہینہ

مدد یا محمدؐ ! ڈراتی ہے مُجھ کو
یہ مکّار دُنیا ' یہ رہزن حسینہ

حبیبِ خُدا نا خدا جس کے ساغرؔ
بھنور میں بھی محفوظ ہے وُہ سفینہ

Marfat.com

دل و نظر میں لیے عشقِ مصطفیٰؐ آؤ
خیال و فکر کی حدوں سے ماورا آؤ

درِ رسولؐ سے آتی ہے مُجھ کو یہ آواز
یہاں ملے گی تمھیں دولتِ بقا آؤ

جلائے رہتی ہے عِصیاں کی آگ محشر میں
بس اب نہ دیر کرو شافع الوریٰ آؤ

برنگِ نغمۂ بُلبل سُنا کے نعتِ نبیؐ
ذرا چمن میں شگوفوں کا مُنہ دُھلا آؤ

بَرس رہی ہیں چمن پر گھٹائیں وحشت کی
بھٹک رہا ہے بہاروں کا قافلہ آؤ

فرازِ عرش سے میرے حضورؐ کو ساغر
ملا یہ حُکم کہ نعلین زیرِپا آؤ

Marfat.com

یثرب کی رہگذار ہو اور پائے آرزو
یارب کسی طرح تو یہ بَر آئے آرزو

اَرماں طوافِ کعبہ کے ایمان بن گئے
مُرجھا کے ڈُونے کھِل گئے گلہائے آرزو

غارِ حرا کے پاس کہیں جا کے بس رہوں
دل میں مچل رہی ہے یہ دُنیائے آرزو

ہَر شے ہے اختیارِ محمدؐ میں دوستو
دامن ہزار شوق سے پھیلائے آرزو

وہ حادثاتِ دہر سے محفوظ ہو گیا
جس کو درِ رسولؐ پہ لے جائے آرزو

وہ آ گئی ہے جشنِ وُرود نبی کی صُبح
ساغر سرور وکیف کے چھلکائے آرزو

Marfat.com

اس کی لوری کے لیے لفظ کہاں سے لاؤں
سارے عالم کے مقدر کو جگایا جس نے
جس کے جھولے پہ ملائک نے ترانے چھیڑے
قصر و کسریٰ کی منڈیروں کو ہلایا جس نے

جو کھلونوں سے نہیں شمس و قمر سے کھیلے
جن پہ سایہ پرِ جبریل کیا کرتے تھے
گود میں لے کے گزرتی تھی حلیمہ جس سمت
خار اس راہ کو خوشبو سی دیا کرتے تھے

جن کو الہام و نبوّت کا امیں ہونا تھا
جن سے قائم ہوئے بیدار نگاہی کے اُصول
دوشِ براق پہ پہنچے جو سرِ عرشِ بریں!
وہ خلاؤں کے پیمبرؐ وہ فضاؤں کے رسولؐ

Marfat.com

گلوں کے اشارے دُعا کر رہے ہیں
چمن کے نظارے دُعا کر رہے ہیں

انہیں شب کی تاریکیوں کا اَلم ہے
چمک کر ستارے دُعا کر رہے ہیں

شکستہ سفینوں کو مضبوط کر دے
شگفتہ کنارے دُعا کر رہے ہیں

ہمیں صبرِ شبیرؑ سے آشنا کر
کہ اشکوں کے دھارے دُعا کر رہے ہیں

رہائی اسیروں کی ہو یا محمدؐ
فدائی تمہارے دُعا کر رہے ہیں

Marfat.com

لیتا ہوں نام خُلد کا طیبہ نگر کے بعد
کعبے کو چُومتا ہوں ترے سنگِ در کے بعد

رقصاں ہے جس میں گیسوئے احمد کی چاندنی
اِک سلسلہ ہے اور بھی شام و سحر کے بعد

اللہ رے دیارِ مہ و خور میں گھوم کر!
مَسند پہ لوٹ آیا کوئی دوپہر کے بعد

دستُورِ مصطفےٰؐ پہ کرو ناز دوستو
منزل ہمارے ساتھ ہے اس راہبر کے بعد

ساغؔر وہ غلغلہ ہے نبیؐ کے دُرُود کا
نکلا ہے آج چاند بھی خوف و خطر کے بعد

Marfat.com

غزلیں

Marfat.com

میں التفاتِ یار کا قائل نہیں ہوں دوست
سونے کے نرم تار کا قائل نہیں ہوں دوست

مُجھ کو خزاں کی ایک لُٹی رات سے ہے پیار
مَیں رونقِ بہار کا قائل نہیں ہوں دوست

ہر شامِ وصل ہو نئی تمہیدِ آرزو
اتنا بھی انتظار کا قائل نہیں ہوں دوست

دو چار دن کی بات ہے یہ زندگی کی بات
دو چار دن کے پیار کا قائل نہیں ہوں دوست

جس کی جھلک سے ماند ہو اشکوں کی آبُرو
اس موتیوں کے ہار کا قائل نہیں ہوں دوست

لایا ہُوں بے حساب گناہوں کی ایک فرد
محبوب ہُوں شمار کا قائل نہیں ہوں دوست

ساغؔر بقدرِ ظرف لُٹاتا ہُوں نقدِ ہوش
ساقی سے میں اُدھار کا قائل نہیں ہوں دوست

Marfat.com

رُودادِ محبت کیا کہیئے کُچھ یاد رہی کُچھ بھُول گئے
دو دِن کی مُسرّت کیا کہیئے کُچھ یاد رہی کُچھ بھُول گئے

جب جام دیا تھا ساقی نے جب دَور چلا تھا محفل میں
اِک ہوش کی ساعت کیا کہیئے کُچھ یاد رہی کُچھ بھُول گئے

اب وقت کے نازک ہونٹوں پر مجروح ترنّم رقصاں ہے
بیداد مشیّت کیا کہیئے کُچھ یاد رہی کُچھ بھُول گئے

احساس کے میخانے میں کہاں اَب فکر و نظر کی قندیلیں
آلام کی شِدّت کیا کہیئے کُچھ یاد رہی کُچھ بھُول گئے

کُچھ حال کے اندھے ساتھی تھے کُچھ ماضی کے عیّار سجن
احباب کی چاہت کیا کہیئے کُچھ یاد رہی کُچھ بھُول گئے

کانٹوں سے بھرا ہے دامنِ دِل شبنم سے سُلگتی ہیں پلکیں
پھُولوں کی سخاوت کیا کہیئے کُچھ یاد رہی کُچھ بھُول گئے

اَب اپنی حقیقت بھی ساغؔر بے ربط کہانی لگتی ہے
دُنیا کی حقیقت کیا کہیئے کچھ یاد رہی کُچھ بھُول گئے

Marfat.com

بھولی ہوئی صدا ہُوں مجھے یاد کیجیے
تم سے کہیں ملا ہُوں مجھے یاد کیجیے

منزل نہیں ہُوں، خضر نہیں، راہزن نہیں
منزل کا راستہ ہُوں مجھے یاد کیجیے

میری نگاہِ شوق سے ہر گُل ہے دیوتا
مَیں عِشق کا خُدا ہُوں مجھے یاد کیجیے

نغموں کی ابتدا تھی کبھی میرے نام سے
اشکوں کی انتہا ہُوں مجھے یاد کیجیے

گُم صُم کھڑی ہیں دونوں جہاں کی حقیقتیں
میں اُن سے کہہ رہا ہوں مجھے یاد کیجیے

ساغرؔ کِسی کے حُسنِ تغافل شعار کی
بہکی ہوئی ادا ہُوں مجھے یاد کیجیے

Marfat.com

محفلیں لُٹ گئیں جذبات نے دَم توڑ دیا
ساز خاموش ہیں نغمات نے دَم توڑ دیا

ہر مسرّت غمِ دیروز کا عنوان بنی
وقت کی گود میں لمحات نے دم توڑ دیا

اَن گنت محفلیں محرومِ چراغاں ہیں ابھی
کون کہتا ہے کہ ظلمات نے دَم توڑ دیا

آج پھر بُجھ گئے جَل جَل کے امیدوں کے چراغ
آج پھر تاروں بھری رات نے دَم توڑ دیا

جن سے افسانۂ ہستی میں تسلسل تھا کبھی
اُن محبت کی روایات نے دم توڑ دیا

جھلملاتے ہوئے اشکوں کی لڑی ٹوٹ گئی
جگمگاتی ہوئی برسات نے دَم توڑ دیا

ہائے آداب محبت کے تقاضے ساغرؔ
لب ہلے اور شکایات نے دم توڑ دیا

Marfat.com

پوچھا کسی نے حال کسی کا تو رو دیئے
پانی میں عکس چاند کا دیکھا تو رو دیئے

نغمہ کسی نے ساز پہ چھیڑا تو رو دیئے
غنچہ کسی نے شاخ سے توڑا تو رو دیئے

اُڑتا ہُوا غُبار سرِ راہ دیکھ کر
انجام ہم نے عشق کا سوچا تو رو دیئے

بادل فضا میں آپ کی تصویر بن گئے
سایہ کوئی خیال سے گزرا تو رو دیئے

رنگِ شفق سے آگ شگوفوں میں لگ گئی
ساغؔر ہمارے ہاتھ سے چھلکا تو رو دیئے

Marfat.com

نالہ حدودِ کوئے رسا سے گزر گیا
اب دردِ دل علاج ودوا سے گزر گیا

ان کا خیال بن گئیں سینے کی دھڑکنیں
نغمہ مقامِ صوت و صدا سے گزر گیا

اعجازِ بے خودی ہے کہ یہ حُسنِ بندگی
اِک بُت کی جستجو میں خُدا سے گزر گیا

انصاف سیم وزر کی تجلّی نے ڈس لیا
ہر جُرم احتیاجِ سزا سے گزر گیا

اُلجھی تھی عقل و ہوش میں ساغر رہ حیات
میں لے کے تیرا نام فنا سے گزر گیا

Marfat.com

کب سماں تھا بہار سے پہلے
غم کہاں تھا بہار سے پہلے

ایک ننھا سا آرزو کا دیا
ضوفشاں تھا بہار سے پہلے

اب تماشا ہے چار تنکوں کا
آشیاں تھا بہار سے پہلے

اے مرے دل کے داغ یہ تو بتا
تو کہاں تھا بہار سے پہلے

پچھلی شب میں خزاں کا سناٹا
ہم زباں تھا بہار سے پہلے

چاندنی میں یہ آگ کا دریا
کب رواں تھا بہار سے پہلے

بن گیا ہے سحاب موسمِ گل
جو دھواں تھا بہار سے پہلے

لٹ گئی دل کی زندگی ساغرؔ
دل جواں تھا بہار سے پہلے

Marfat.com

چراغِ طور جلاؤ ! بڑا اندھیرا ہے
ذرا انقلاب اُٹھاؤ! بڑا اندھیرا ہے
ابھی تو صبح کے ماتھے کا رنگ کالا ہے
ابھی فریب نہ کھاؤ! بڑا اندھیرا ہے
وہ جن کے ہوتے ہیں خورشید آستینوں میں
انہیں کہیں سے بُلاؤ ! بڑا اندھیرا ہے
مجھے تمہاری نگاہوں پہ اعتماد نہیں
مرے قریب نہ آؤ ! بڑا اندھیرا ہے
فرازِ عرش سے ٹوٹا ہوا کوئی تارہ
کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ! بڑا اندھیرا ہے
بصیرتوں پہ اُجالوں کا خوف طاری ہے
مُجھے یقین دلاؤ ! بڑا اندھیرا ہے
جسے زبانِ خرد میں شراب کہتے ہیں
وہ روشنی سی پلاؤ ! بڑا اندھیرا ہے
بنامِ زہرہ جبینانِ خطۂ فردوس
کسی کرن کو جگاؤ ! بڑا اندھیرا ہے

Marfat.com

فضائے نیم شبی کہہ رہی ہے سب اچھا
ہماری بادہ کشی کہہ رہی ہے سب اچھا

نہ اعتبارِ محبت نہ اختیارِ وفا
جنوں کی تیز روی کہہ رہی ہے سب اچھا

دیارِ ماہ میں تعمیر مے کدے ہوں گے
کہ دامنوں کی تہی کہہ رہی ہے سب اچھا

قفس میں یوں بھی تسلی بہار نے دی ہے
چٹک کے جیسے کلی کہہ رہی ہے سب اچھا

وہ آشنائے حقیقت نہیں تو کیا غم ہے
حدیثِ نامہ بری کہہ رہی ہے سب اچھا

تڑپ تڑپ کے شبِ ہجر کاٹنے والو
نئی سحر کی گھڑی کہہ رہی ہے سب اچھا

حیات و موت کی تفریق کیا کریں ساغر
ہماری شانِ خودی کہہ رہی ہے سب اچھا

Marfat.com

کوئی نالہ یہاں رسا نہ ہُوا
اشک بھی حرفِ مُدّعا نہ ہُوا

تلخیٔ درد ہی مقدّر تھی
جامِ عشرت ہمیں عطا نہ ہُوا

ماہتابی نگاہ والوں سے
دل کے داغوں کا سامنا نہ ہُوا

آپ رسمِ جفا کے قائل ہیں
میں اسیرِ غمِ وفا نہ ہُوا

وہ شہنشاہ نہیں بھکاری ہے
جو فقیروں کا آسرا نہ ہُوا

رہزنِ عقل، ہوش دیوانہ
عشق میں کوئی رہنما نہ ہُوا

ڈوبنے کا خیال تھا ساغرؔ
ہائے ساحل پہ ناخُدا نہ ہُوا

Marfat.com

چاندنی شب ہے ستاروں کی رِدائیں سی لو
عید آئی ہے بہاروں کی رِدائیں سی لو

چشمِ ساقی سے کہو تشنہ اُمیدوں کے لیے
تُم بھی کچھ بادہ گُساروں کی رِدائیں سی لو

ہر برس سوزنِ تقدیر چلا کرتی ہے
اَب تو کُچھ سینہ فگاروں کی رِدائیں سی لو

لوگ کہتے ہیں تقدس کے سبُو ٹوٹیں گے
جُھومتی رہگذاروں کی رِدائیں سی لو

قلزمِ خُلد سے ساغر کی صَدا آتی ہے
اپنے بے تاب کناروں کی رِدائیں سی لو

Marfat.com

زخمِ دِل پُر بہار دیکھا ہے
کیا عجب لالہ زار دیکھا ہے

جن کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا
اِن کے سینوں میں پیار دیکھا ہے

خاک اُڑتی ہے تیری گلیوں میں
زندگی کا وقار دیکھا ہے

تشنگی ہے صدف کے ہونٹوں پر
گُل کا سینہ فگار دیکھا ہے

ساقیا! اہتمامِ بادہ کر
وقت کو سوگوار دیکھا ہے

جذبۂ غم کی خیر ہو ساغر
حسرتوں پہ نکھار دیکھا ہے

Marfat.com

ذرا کچھ اور قربت زیرِ داماں لڑکھڑاتے ہیں
مئے شعلہ فگن پی کر گلستاں لڑکھڑاتے ہیں

تخیل سے گزرتے ہیں تو نغمے چونک اُٹھتے ہیں
تصوّر میں بہ اندازِ بہاراں لڑکھڑاتے ہیں

قرارِ دین و دُنیا آپ کی بانہوں میں لرزاں ہیں
سہارے دیکھ کر زُلفِ پریشاں لڑکھڑاتے ہیں

تری آنکھوں کے افسانے بھی پیمانے ہیں مستی کے
بنامِ ہوش مدہوشی کے عُنواں لڑکھڑاتے ہیں

سُنو! اے عِشق میں توقیرِ ہستی ڈھونڈنے والو
یہ وہ منزل ہے جس منزل پہ انساں لڑکھڑاتے ہیں

تمہارا نام لیتا ہُوں فضائیں رقص کرتی ہیں
تمہاری یاد آتی ہے تو ارماں لڑکھڑاتے ہیں

کہیں سے میکدے میں اس طرح کے آدمی لاؤ
کہ جن کی جنبشِ اَبرو سے ایماں لڑکھڑاتے ہیں

یقیناً حشر کی تقریب کے لمحات آ پہنچے
قدمِ ساغرؔ قریبِ کوئے جاناں لڑکھڑاتے ہیں

Marfat.com

چاکِ دامن کو جو دیکھا تو مِلا عید کا چاند
اپنی تقدیر کہاں بھول گیا عید کا چاند

اُن کے ابروئے خمیدہ کی طرح تیکھا ہے
اپنی آنکھوں میں بڑی دیر چُھپا عید کا چاند

جانے کیوں آپ کے رُخسار مہک اُٹھتے ہیں
جب کبھی کان میں چپکے سے کہا عید کا چاند

دُور ویران بسیرے میں دِیا ہو جیسے
غم کی دیوار سے دیکھا تو لگا عید کا چاند

لے کے حالات کے صحراؤں میں آ جاتا ہے
آج بھی خُلد کی رنگین فضا عید کا چاند

تلخیاں بڑھ گئیں جب زیست کے پیمانے میں
گھول کر دَرد کے ماروں نے پیا عید کا چاند

چشم تو وسعتِ افلاک میں کھوئی ساغرؔ
دِل نے اِک اور جگہ ڈھونڈ لیا عید کا چاند

Marfat.com

ہر شے ہے پُر ملال بڑی تیز دُھوپ ہے
ہر لب پہ ہے سوال بڑی تیز دُھوپ ہے

چکرا کے گر نہ جاؤں میں اِس تیز دھوپ میں
مُجھ کو ذرا سنبھال بڑی تیز دُھوپ ہے

دے حکم بادلوں کو خیاباں نشیں ہوں
جام و سُبو اُچھال بڑی تیز دُھوپ ہے

ممکن ہے ابرِ رحمت یزداں برس پڑے
زُلفوں کی چھاؤں ڈال بڑی تیز دُھوپ ہے

اب شہر آرزُو میں وہ رعنائیاں کہاں
ہیں گُل کدے نڈھال بڑی تیز دُھوپ ہے

سمجھی ہے جس کو سایۂ اُمیدِ عقلِ خام
ساغرؔ کا ہے خیال بڑی تیز دُھوپ ہے

Marfat.com

وقت کی عمر کیا بڑی ہو گی
اک ترے وصل کی گھڑی ہو گی

دستکیں دے رہی ہے پلکوں پر
کوئی برسات کی جھڑی ہو گی

کیا خبر تھی کہ نوکِ خنجر بھی
پھول کی ایک پنکھڑی ہو گی

زُلف بل کھا رہی ہے ماتھے پر
چاندنی سے صبا لڑی ہو گی

اے عدم کے مسافرو! ہُشیار
راہ میں زندگی کھڑی ہو گی

کیوں گرہ گیسوؤں میں ڈالی ہے
جاں کسی پھول کی اُڑی ہو گی

التجا کا ملال کیا کیجیے
ان کے در پر کہیں پڑی ہو گی

موت کہتے ہیں جس کو اے ساغر
زندگی کی کوئی کڑی ہو گی

Marfat.com

دو جہانوں کی خبر رکھتے ہیں
بادہ خانوں کی خبر رکھتے ہیں

خارزاروں سے تعلق ہے ہمیں
گلستانوں کی خبر رکھتے ہیں

ہم اُلٹ دیتے ہیں صدیوں کے نقاب
ہم زمانوں کی خبر رکھتے ہیں

اُن کی گلیوں کے مکینوں کی سُنو
لامکانوں کی خبر رکھتے ہیں

چند آوارہ بگولے اے دوست
کاروانوں کی خبر رکھتے ہیں

زخم کھانے کا سلیقہ ہو جنہیں
وہ نشانوں کی خبر رکھتے ہیں

کچھ زمینوں کے ستارے ساغر
آسمانوں کی خبر رکھتے ہیں

Marfat.com

تاروں سے میرا جام بھرو! مَیں نشے میں ہُوں
اے ساکنانِ خُلد سنو! مَیں نشے میں ہُوں
کچھ پھُول کھل رہے ہیں سَرِ شاخِ میکدہ
تم ہی ذرا یہ پھُول چنو! مَیں نشے میں ہُوں
ٹھہرو! ابھی تو صُبح کا تارا ہے ضُوفشاں
دیکھو! مجھے فریب نہ دو! مَیں نشے میں ہُوں
نشہ تو مَوت ہے غمِ ہستی کی دُھوپ میں
بکھرا کے زُلف ساتھ چلو! مَیں نشے میں ہُوں
میلہ یُونہی رہے یہ سرِ رہگذارِ زیست!
اب جام سامنے ہی رکھو! مَیں نشے میں ہُوں
پائل چھنک رہی ہے نگارِ خیال کی!
کچھ اہتمامِ رقص کرو! مَیں نشے میں ہُوں
مَیں ڈگمگا رہا ہُوں بیابانِ ہوش میں
میرے ابھی قریب رہو! مَیں نشے میں ہُوں
ہے صرف اِک تبسّمِ رنگیں بہت مُجھے
ساغر بدوش لالہ رُخو! مَیں نشے میں ہُوں

Marfat.com

نگارِ معیشت لہُو رو رہی ہے
تصوّر کی عظمت لہُو رو رہی ہے

شگوفوں کی عزّت پہ چھاپے پڑے ہیں
چمن کی لطافت لہُو رو رہی ہے

پلا ساقیا کوئی جامِ غزالی
بھٹکتی بصیرت لہُو رو رہی ہے

فقیروں کے اخلاص کی بے زبانی
بروے جہالت لہُو رو رہی ہے

نہ سجدے نہ سجدوں کی تعبیر ساغر
جبینِ شہادت لہُو رو رہی ہے

Marfat.com

ہم بڑی دُور سے آئے ہیں تمہاری خاطر
دل کے ارمان بھی لائے ہیں تمہاری خاطر

ایسا اِک سنگ جو تالیفِ رہ منزل ہو
منزلیں ڈھونڈ کے آئے ہیں تمہاری خاطر

کتنی ناکام اُمیدوں کے دیئے پچھلے پہر
ہم نے دریا میں بہائے ہیں تمہاری خاطر

عہدِ روشن کے سخنور نہ بھلائیں گے کبھی
ہم نے وہ سحر جگائے ہیں تمہاری خاطر

ہم نہ چاہیں گے کبھی تخت جم و خسرو کے
ہم نے ارمان لٹائے ہیں تمہاری خاطر

ہم وہاں تھے کہ جہاں ساغر و ساقی تھے مدام
دوستو! لوٹ کے آئے ہیں تمہاری خاطر

Marfat.com

تہذیبِ بے نقاب کی آنکھیں نکال دو
اس قوم کے شباب کی آنکھیں نکال دو

جس نے سماعتوں کو دیا درسِ بے خودی
اس نغمۂ رباب کی آنکھیں نکال دو

جس میں نہ ہو بصیرتِ انساں کی چاندنی
اس شیشۂ شراب کی آنکھیں نکال دو

اب منزلِ وفا کی ضرورت نہیں رہی
ہر عزم کامیاب کی آنکھیں نکال دو

ساغرؔ نکھر سکے نہ جہاں نکہت خودی
اُس قریۂ گلاب کی آنکھیں نکال دو

Marfat.com

خوشا کہ باغِ بہاراں ہے زندگی اپنی
کسی کے غم سے فروزاں ہے زندگی اپنی

بہت دنوں سے پریشاں ہیں آپ کے گیسُو
بہت دِنوں سے پریشاں ہے زندگی اپنی

چھلک رہے ہیں کئی حسرتوں کے پیمانے
لہُو سے دِل کے چراغاں ہے زندگی اپنی

غمِ حیات نے ڈالے ہیں ہاتھ بڑھ بڑھ کر
کہ بے وطن کا گریباں ہے زندگی اپنی

ترا جہان ہے کیا ایک آئینہ خانہ
کہ جس میں ششدر و حیراں ہے زندگی اپنی

نہ جانے کونسا لمحہ چُرا کے لے جائے
متاعِ گردشِ دوراں ہے زندگی اپنی

نہ کوئی پھول نہ ساغر نہ ماہتاب نہ تُو
بُجھا ہُوا سا شبستاں ہے زندگی اپنی

Marfat.com

مَیں تلخیِ حیات سے گھبرا کے پی گیا
غم کی سیاہ رات سے گھبرا کے پی گیا

اتنی دقیق شے کوئی کیسے سمجھ سکے
یزداں کے واقعات سے گھبرا کے پی گیا

چھلکے ہُوئے تھے جام پریشاں تھی زُلفِ یار
کچھ ایسے حادثات سے گھبرا کے پی گیا

مَیں آدمی ہُوں، کوئی فرشتہ نہیں حضور
مَیں آج اپنی ذات سے گھبرا کے پی گیا

دنیائے حادثات ہے اک درد ناک گیت
دنیائے حادثات سے گھبرا کے پی گیا

کانٹے تو خیر کانٹے ہیں اِن سے گلہ ہی کیا
پھولوں کی واردات سے گھبرا کے پی گیا

ساغرؔ وہ کہہ رہے تھے کہ پی لیجیے حضُور
ان کی گزارشات سے گھبرا کے پی گیا

Marfat.com

دستور یہاں بھی اندھے ہیں فرمان یہاں بھی اندھے ہیں
اے دوست خدا کا نام نہ لے ایمان یہاں بھی اندھے ہیں

تقدیر کے کالے کمبل میں عظمت کے فسانے لپٹے ہیں
مضمون یہاں بھی بہرے ہیں عنوان یہاں بھی اندھے ہیں

زردار توقع رکھتا ہے نادار کی گاڑھی محنت پر
مزدور یہاں بھی دیوانے ذیشان یہاں بھی اندھے ہیں

کچھ لوگ بھروسہ کرتے ہیں تسبیح کے چلتے دانوں پر
بے چین یہاں یزداں کا جنوں انسان یہاں بھی اندھے ہیں

بے نام جفا کی راہوں پر کچھ خاک سی اُڑتی دیکھی ہے
حیراں ہیں دِلوں کے آئینے نادان یہاں بھی اندھے ہیں

بے رنگ شفق سی ڈھلتی ہے نُور سویرے ہوتے ہیں
شاعر کا تصوّر بھوکا ہے سُلطان یہاں بھی اندھے ہیں

Marfat.com

شُعلہ سامان کھلونوں سے بہل جاتا ہے
ہائے انسان کھلونوں سے بہل جاتا ہے

حُسنِ بُت ساز کھلونوں کا پُرانا خالق
عِشق انجان کھلونوں سے بہل جاتا ہے

ہم بہرحال حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں
دل ہے نادان کھلونوں سے بہل جاتا ہے

جو ترے غم کی ندامت نہ اُٹھا سکتا ہو
وہ پشیمان کھلونوں سے بہل جاتا ہے

موجِ گریہ سے لپٹ جاتے ہیں وعدے انکے
غم کا طوفان کھلونوں سے بہل جاتا ہے

چشمِ ساغر کو نہیں خواہشِ جنت واعظ
تیرا ایمان کھلونوں سے بہل جاتا ہے

Marfat.com

اِس میں شامل دشت و صحرا اور ویرانے کی بات
اہلِ محفل سے جُدا ہے تیرے دیوانے کی بات

محتسب ہم بے گناہوں کو نہ دے اِلزامِ مے
تشنگی میں آ گئی ہونٹوں پہ مَے خانے کی بات

ہاں ابھی بھولی نہیں جورِ خزاں کی داستاں
احتیاطاً ہم نہیں کرتے بہار آنے کی بات

بن گئی ہے سُرخیِ حُسنِ بہارِ جاوداں
آ گئی زُلفِ معنبر کے بکھر جانے کی بات

ہر نفَس میں شُعلہ زن ہیں گرمیاں حالات کی
زندگی ہے اِن دنوں بے موت مر جانے کی بات

میکدہ بدلا ہُوا ساغرؔ شکستہ حال ہیں
ہر حقیقت بن گئی ہے آج افسانے کی بات

Marfat.com

شمع اس راہ پہ جلی ہے ابھی
رنج کی شب کہاں ڈھلی ہے ابھی

گل کھلے ہیں تمہاری آہٹ سے
آنکھ مہتاب نے ملی ہے ابھی

دل کہ جس کو فقیر کہتے ہیں
ایک اُجڑی ہوئی گلی ہے ابھی

کاروبارِ جنوں کی گمنامی
شُہرتِ عقل سے بھلی ہے ابھی

چاند اُتریں گے رہگذاروں میں
رسمِ تابندگی چلی ہے ابھی

اب طبیعت بحال ہے ساغر
کچھ ذرا من میں بے کلی ہے ابھی

Marfat.com

اے تغیرِ زمانہ یہ عجیب دل لگی ہے
نہ وقارِ دوستی ہے نہ مجالِ دشمنی ہے

یہی ظلمتیں چھنیں جو ترے سُرخ آنچلوں میں
اِنہی ظلمتوں سے شاید مرے گھر میں روشنی ہے

مرے ساتھ تم بھی چلنا مرے ساتھ تم بھی آنا
ذرا غم کے راستوں میں بڑی تیز تیرگی ہے

یہ مشاہدہ نہیں ہے مرے درد کی صدا ہے
مرے داغِ دِل لیے ہیں تری بزم جب سجی ہے

غمِ زندگی کہاں ہے ابھی وحشتوں سے فرصت
ترے ناز اُٹھا ہی لیں گے ابھی زندگی پڑی ہے

ترے خشک گیسوؤں میں مری آرزو ہے پنہاں
ترے شوخ بازوؤں میں مری داستاں رچی ہے

جسے اپنا یار کہنا اسے چھوڑنا بھنور میں!
یہ حدیثِ دلبراں ہے یہ کمالِ دلبری ہے

وہ گزر گیا ہے ساغرؔ کوئی قافلہ چمن سے
کہیں آگ جل رہی ہے کہیں آگ سو گئی ہے

Marfat.com

کوئی تتلی ہے نہ جگنو آہ شامِ بیکسی
آج دِل میں نسترن کی شاخ پھر چُبھنے لگی

تُو نے کیا توڑا گلستاں سے وفا کا ایک پھُول
ہر کلی ہے غیر محرم ہر شگوفہ اجنبی

بے ارادہ چل رہا ہُوں زندگی کی راہ پر
میرے مَسلک میں نہیں ہے کاروبارِ رہبری

جس میں کُچھ اِنسان کی توقیر کے احکام تھے
وہ شریعت۔ معبدوں کے زیرِ سایہ سو گئی

آ گئیں بازار میں بِکنے خُدا کی عظمتیں
جی اُٹھی ہیں خواہشیں اور مر گیا ہے آدمی

میں شعاعوں میں پگھل جاؤں مِری فطرت نہیں
وہ ستارہ ہُوں کہ جس کو ڈھونڈتی ہے روشنی

اور کتنی دُور ہیں ساغرؔ عدم کی منزلیں
زندگی سے پوچھ لوں گا راستے میں گر مِلی

Marfat.com

آنکھ روشن ہے جیب خالی ہے
ظلمتوں میں کرن سوالی ہے

حادثے لوریوں کا حاصلِ ہیں
وقت کی آنکھ لگنے والی ہے

آئینے سے حضور ہی کی طرح
چشم کا واسطہ خیالی ہے

حُسن پتھر کی ایک مُورت ہے
عِشق پھُولوں کی ایک ڈالی ہے

موت اِک انگبیں کا ساغر ہے
زندگی زہر کی پیالی ہے

Marfat.com

دیارِ لالہ و سَرو و سَمن سے گزرے ہیں
قسم خُدا کی تری انجمن سے گزرے ہیں

یہ رنگ و بُو جو ترے گیسُوؤں کی تلچھٹ ہیں
طلوعِ صُبح کی پہلی کرن سے گزرے ہیں

ہزاروں پھُول کھِلے اپنا قافلہ نہ رُکا
دِلوں پہ داغ لیے ہم چمن سے گزرے ہیں

نہ کوُئے یار کی چاہت نہ سوئے دار کی دُھن
کِسی کے اَبروئے دوراں شکن سے گزرے ہیں

ابھی نہ شمع جلاؤ ہمارے مدفن پر!
کہ زندگی کے اندھیرے وطن سے گزرے ہیں

ہمیں سے منزلِ فکر و نظر جواں ساغر
ہمیں جو وادیٔ شعر و سخن سے گزرے ہیں

Marfat.com

بہارِ سَرو و سَمن فسُردہ گلوں کی نکہت تڑپ رہی ہے
قدم قدم پہ اَلم کدے ہیں نگاہِ عشرت تڑپ رہی ہے

وقارِ یزداں نہ حُسنِ انساں ضمیرِ عالَم بدل گیا ہے
کہیں مشیّت پہ نیند طاری کہیں معیشت تڑپ رہی ہے

خیال کی چاندنی ہے پھیکی نگاہ کے زاویے ہراساں
ہے شور مبہم صفاتِ نغمہ نوائے فطرت تڑپ رہی ہے

شعور کی مشعلیں جلائیں اٹھو ستاروں کے ساز چھیڑیں!
کِرن کِرن کی حسین مُورت بحالِ ظلمت تڑپ رہی ہے

حیاتِ منصور کی کہانی' زمانہ دارورَسن کا قِصہ
لُٹا لُٹا سا ہے ذوقِ شبلی جنوں کی عظمت تڑپ رہی ہے

کبھی شبستاں کے رہنے والو! غریب کی جھونپڑی بھی دیکھو
خزاں کے پتوں کی جھانجھروں میں کسی کی عظمت تڑپ رہی ہے

ہے کوئی لاوا اُگلتا پھرتا کہ آدمی ہے نئے جہاں کا
نظر میں شعلے مچل رہے ہیں جبیں پہ وحشت تڑپ رہی ہے

مجھے یقیں ہے کہ اس جہاں میں ضرور فرعون جی اُٹھا ہے
قدم قدم پر خدائے برتر! تِری فضیلت تڑپ رہی ہے

تمام ماحول مضطرب ہے کہاں تلاشِ قرار ساغرؔ
غزل کی لے سے فغانِ حسرت سُخن کی دولت تڑپ رہی ہے

Marfat.com

غم کے مُجرم خوشی کے مُجرم ہیں
لوگ اَب زندگی کے مُجرم ہیں

اور کوئی گُناہ یاد نہیں
سجدۂ بے خودی کے مُجرم ہیں

استغاثہ ہے راہ و منزل کا
راہزن رہبری کے مُجرم ہیں

مَے کدے میں یہ شور کیسا ہے
بادہ کش بندگی کے مُجرم ہیں

دشمنی آپ کی عنایت ہے
ہم فقط دوستی کے مُجرم ہیں

ہم فقیروں کی صُورتوں پہ نہ جا
خدمتِ آدمی کے مُجرم ہیں

کُچھ غزالانِ آگہی ساغؔر
نغمہ و شاعری کے مُجرم ہیں

Marfat.com

روشن ہمیں سے منزلِ ہستی کے مرحلے
ہم کارواں کے ساتھ بہت دُور تک چلے

اِس شامِ غم کے بعد ہے اِک ایسا راستہ
جس میں چراغ جلتے ہیں ظلمات کے لیے

اِک عہدِ نَو بھی اپنا مداوا نہ کر سکا
لُطف و عطا کی گود میں جو رُستم پلے

چھیڑیں کسی کے گیسوئے برہم کی داستاں
رنج و اَلم کی رات کسی طرح تو ٹلے

جلتی رہیں دیارِ محبت کی مشعلیں
کیا جانے آفتابِ تمنا کہاں ڈھلے

پھرتے ہیں لوگ چاکِ گریباں گلی گلی
مجرُوح زندگی کو لگائے ہوئے گلے

ساغرؔ سُلگ رہی ہے شگوفوں کی چاندنی
سیرِ چمن کو نکلے ہیں دو چار دل جلے

Marfat.com

مآلِ نغمہ و ماتم فروخت ہوتا ہے!
خوشی کے ساتھ یہاں غم فروخت ہوتا ہے

وہ جس کو آج بھی کچھ لوگ حسن کہتے ہیں
بصد نگارشِ پیہم فروخت ہوتا ہے

فریب خوردہ تبسم خریدنے کے لیے
وقارِ دیدۂ پرنم فروخت ہوتا ہے

بڑے حسین گھنیرے سیاہ پردوں میں
جمالِ عصمتِ مریم فروخت ہوتا ہے

بہارِ وادیٔ گنگ و جمن کے ساتھ یہاں
وقارِ کوثر وزمزم فروخت ہوتا ہے

وہ جسم مرمریں نظریں بھی جس کو چھو نہ سکیں
برائے رونقِ عالم فروخت ہوتا ہے

طلسم خانۂ صد رنگ و بو میں اے ساغر
فریبِ شعلہ و شبنم فروخت ہوتا ہے

Marfat.com

اگرچہ ہم جا رہے ہیں محفل سے نالۂ دل فگار بن کر
مگر یقیں ہے کہ لوٹ آئیں گے نغمۂ نو بہار بن کر

یہ کیا قیامت ہے باغبانو! کہ جن کی خاطر بہار آئی
وہی شگوفے کھٹک رہے ہیں تمہاری آنکھوں میں خار بنکر

جہان والے ہمارے گیتوں سے جائزہ لیں گے سسکیوں کا
جہان میں پھیل جائیں گے ہم بشر بشر کی پکار بن کر

بہار کی بدنصیب راتیں بُلا رہی ہیں چلے بھی آؤ
کسی ستارے کا رُوپ لے کر کسی کے دل کا قرار بن کر

ضرورتِ راہ کے مطابق مُسافروں نے بھی سیکھ لی ہے
وہ راہزنی مُدتوں رہی ہے جو راہبروں کا شعار بن کر

تلاشِ منزل کے مرحلوں میں یہ حادثہ اِک عجیب دیکھا
فریب راہوں میں بیٹھ جاتا ہے صورت اِعتبار بن کر

غرورِ ہستی نے مار ڈالا وگرنہ ہم لوگ جی ہی لیتے
کسی کی آنکھوں کا نُور ہو کر کسی کے دل کا قرار بن کر

دیارِ پیرِ مغاں میں آ کر یہ اِک حقیقت کُھلی ہے ساغرؔ
خدا کی بستی کے رہنے والے تو لُوٹ لیتے ہیں یار بن کر

Marfat.com

راہِ پُر شور سے منزلِ دار سے
ہم اُلجھتے رہے گیسوئے یار سے

میرا ہر نقشِ پا خضر کی داستاں
کوئی پُوچھے مرے عزمِ بیدار سے

ہو سکے آپ عنواں کوئی دیجئے
داستاں بن گئی حرفِ اظہار سے

یُوں بھی ہوتا ہے شامِ وفا دوستو
ٹوٹ جاتا ہے دل انکے اقرار سے

چشمِ ساقی تری عُمر ہو جاوداں
پی گئے زہر بھی تیرے اصرار سے

درویش ساغر نے تکیہ بنایا انہیں
جتنے پتھر گرے ان کی دیوار سے

Marfat.com

شرابِ ناب کے شیشے کا کاگ کھولا ہے
گرفتِ ساز سے ساقی نے راگ کھولا ہے

یہ کون بام پہ آیا ہے زُلف لہرا کر
یہ کس نے بام پہ آ کر بہاگ کھولا ہے

جہاں شعور کوئی مشورہ نہیں دیتا
وہاں حیات کے جوگی نے تیاگ کھولا ہے

نفس نفس میں ہے بے نام آرزُو کی خلش
یہ زیست ہے کہ سپیرے نے ناگ کھولا ہے

جَلا کے اپنے نشیمن کی تیلیاں ساغر
ہمیں نے گلشنِ ہستی کا بھاگ کھولا ہے

Marfat.com

میرے چمن کو جہاں میں یہ سرفرازی ہے
ہر ایک پھول نئی زندگی کا غازی ہے

بہار میں بھی سُلگتے رہے ہیں کاشانے
کہ یہ بھی ایک طرح کی شہ طرازی ہے

میں اس مقام پہ تجھ کو تلاش کرتا ہُوں
حقیقتوں کا تصرّف جہاں مجازی ہے

خُدا کے نام پہ پہلا سبُو اُٹھاتے ہیں
مَے کشوں میں یہی رسمِ پاکبازی ہے

تمہاری زلفِ پریشاں کو دام کہہ دینا
بڑا حَسین طریقِ فغاں نوازی ہے

رَوش رَوش پہ ہیں برق و شرر کے ہنگامے
مجھے یقیں ہے بہاروں کی کار سازی ہے

لِکھو ! یہ عظمتِ ہستی کے باب میں ساغرؔ
کہ غزنوی کی جلالت غمِ ایازی ہے

Marfat.com

مُسکراؤ ! بہار کے دِن ہیں
گُل کِھلاؤ ! بہار کے دِن ہیں

دُخترانِ چمن کے قدموں پر
سَر جُھکاؤ ! بہار کے دِن ہیں

مے نہیں ہے تو اشکِ غم ہی سہی
پی بھی جاؤ ! بہار کے دِن ہیں

تُم گئے' رونقِ بہار گئی
تُم نہ جاؤ ! بہار کے دِن ہیں

ہاں' کوئی وارداتِ ساغؔر و مے
کُچھ سُناؤ ! بہار کے دِن ہیں

Marfat.com

دُکھ درد کی سوغات ہے دُنیا تری کیا ہے
اشکوں بھری برسات ہے دُنیا تری کیا ہے

کچھ لوگ یہاں نورِ سحر ڈھونڈ رہے ہیں !
تاریک سی اِک رات ہے دُنیا تری کیا ہے

تقدیر کے چہرے کی شکن دیکھ رہا ہُوں
آئینۂ حالات ہے دُنیا تری کیا ہے

پابندِ مشیّت ہے تنفّس بھی نظر بھی
اِک جذبۂ لمحات ہے دُنیا تری کیا ہے

مجروحِ تقدّس ہے تقدّس کی حقیقت
رُودادِ خرابات ہے دُنیا تری کیا ہے

ساغر میں چھلکتے ہیں سماوات کے اسرار
ساقی کی کرامات ہے دُنیا تری کیا ہے

Marfat.com

ہم خاک نشیں خاک بسر شہر میں تیرے
کر لیں گے اسی طرح گزر شہر میں تیرے

جب تک تیری گلیوں سے رہا ہم کو تعلق
ہم رقص رہے شمس و قمر شہر میں تیرے

کچھ لوگ تمناؤں کا خوں چہرے پہ مَل کر
بیٹھے ہیں سرِ راہگذر شہر میں تیرے

اُٹھتے رہے کلیوں کی جوانی کے جنازے
جلتے رہے پھولوں کے نگر شہر میں تیرے

چلتی ہے تقدس کے لبادوں میں حقارت
بجتے ہیں حوادث کے گَجَر شہر میں تیرے

ساغؔر کی نگاہوں میں کھٹکتے ہیں ابھی تک
کجلائے ہوئے شام و سَحَر شہر میں تیرے

Marfat.com

بزرگوں کی دُعائیں مِل رہی ہیں
محبّت کو سزائیں مِل رہی ہیں

فروزاں ہیں تمہارے غم کے دیپک
بڑی روشن فضائیں مِل رہی ہیں

حَسیں گیسو ہیں شانوں پر پریشاں
گلے اُن سے گھٹائیں مِل رہی ہیں

شعورِ بزم تک جن کو نہیں ہے
انہیں رنگیں ادائیں مل رہی ہیں

ترا آنچل ہَوا میں اڑ رہا ہے
ترانوں کو نوائیں مِل رہی ہیں

چلو بادہ کشوں میں تیرہ بختو
ستاروں کو ضیائیں مِل رہی ہیں

وفاؤں کا صِلہ ساغر وطن میں
بہت ارزاں جفائیں مِل رہی ہیں

Marfat.com

پھول چاہے تھے مگر ہاتھ میں آئے پتھر
ہم نے آغوشِ محبت میں سُلائے پتھر

وحشتِ دل کے تکلف کی ضرورت کے لیے
آج اُس شوخ نے زُلفوں میں سجائے پتھر

اُن کے قدموں کے تلے چاند ستارے دیکھے
اپنی راہوں میں سُلگتے ہوئے پائے پتھر

مَیں تری یاد کو یُوں دل میں لیے پھرتا ہُوں
جیسے فرہاد نے سینے سے لگائے پتھر

فکرِ ساغر کے خریدار نہ بھولیں گے کبھی
میں نے اشکوں کے گُہر تھے جو بنائے پتھر

Marfat.com

تڑپ کر سوزِ دل کو جلوہ ساماں کر لیا میں نے
بہت بے نُور تھی دُنیا چراغاں کر لیا میں نے

خدا رکھے یہ طرزِ جور باقی تم نہ شرماؤ
اب اپنی آرزوؤں کو پشیماں کر لیا میں نے

اُٹھا کر چوم لی ہیں چند مرجھائی ہوئی کلیاں
نہ تم آئے تو یوں جشنِ بہاراں کر لیا میں نے

کِسی کے اک تبسم پر اساس زندگی رکھ لی
شراروں کو نشیمن کا نگہباں کر لیا میں نے

ابھی تک بے کفن سی ہے مری وحشت کی عُریانی
یہ کِس اُمید پر گھر کو بیاباں کر لیا میں نے

کبھی ساغر بکف میں وجد میں آیا جو لہرا کر
تو اپنے ساتھ دُنیا کو بھی رقصاں کر لیا میں نے

Marfat.com

زندگی رقص میں ہے جُھومتی ناگن کی طرح
دل کے ارمان ہیں بجتی ہوئی جھانجھن کی طرح

زُلف رُخسار پہ بَل کھائی ہوئی کیا کہنا
اِک گھٹا چھائی ہوئی چیت میں ساون کی طرح

بحرِ اُمید میں جب کوئی سہارا نہ مِلا
مَیں نے ہر موج کو دیکھا ترے دامن کی طرح

جس طرف دیکھیے ٹوٹے ہوئے پیمانے ہیں
اَب تو نغمات بھی ہیں نالہ وشیون کی طرح

بارہا گردشِ تقدیر کا عالَم دیکھا
گیسوئے یار کی بے نام سی اُلجھن کی طرح

انقلاباتِ بہاراں میں قفس بھی ساغر
مَیں نے جلتے ہوئے دیکھا ہے نشیمن کی طرح

Marfat.com

ہر تمنا کا چہرہ شفق فام تھا
وقت کے ہاتھ میں امن کا جام تھا

زندگی کی صُراحی میں تھے قہقہے
ہر ستارہ یہاں میرا ہم کام تھا

موسمِ گُل میں نغمات جلتے رہے
غنچہ غنچہ لیے درد کا جام تھا

میری آنکھیں سُرورِ تمنا لیے
تیری زُلفوں میں بھی کیفِ ابرام تھا

یہ بھی دیکھا گُلستاں کے آئین میں
صَید کا زخم صیّاد کا دام تھا

فکرِ ساغر سے زندہ رہی زندگی
کس قدر سرد احساس کا لام تھا

Marfat.com

ایسی تجلّیاں کہاں ہیں آفتاب میں
انوارِ خاص ہیں مرے جام شراب میں

یزداں نے مُسکرا کے بڑی دیر میں لکھا
اِک لفظ آرزُو مرے دِل کی کتاب میں

اب ذوقِ دید میں ہے شعُورِ حیات نَو
جلووں کو احتیاط سے رکھو کتاب میں

محبُوب تیرے حُسن سے غنچوں کی آبرُو
خوشبو ترے بدن کی بَسی ہے گلاب میں

ہے باغباں کی ترچھی نظر اتنی بات پر
شعلوں کا ذکر آ گیا شبنم کے باب میں

ساغرؔ کسی کی یاد میں جب اشکبار تھے
کتنے حسین دن تھے جہانِ خراب میں

Marfat.com

خاک ہوئے پروانے جل کے
رہ گئی محفل رنگ بدل کے

تم کیا جانو ! ساحل والو !
ڈوب گئی کیوں ناؤ سنبھل کے

اُن کی ادائیں اُن کی شوخی
جیسے مُرصّع شعر غزل کے

بیت گیا پھر شام کا وعدہ
پھیل گئے مانوس دُھند لکے

صحنِ چمن میں ساغرؔ کِس نے
پھینک دیئے ہیں پھول مَسل کے

Marfat.com

ہم بے خود و سرشار سدا زندہ رہیں گے
حالات کے میخوار سدا زندہ رہیں گے

کچھ واقفِ آدابِ محبت نہیں مرتے
کچھ صاحبِ اسرار سدا زندہ رہیں گے

ہے میرا جنوں عظمتِ دوراں کی کہانی
عظمت کے طلب گار سدا زندہ رہیں گے

نسبت ہے جہاں میں غمِ انسان سے جن کو
وہ دیدۂ بیدار سدا زندہ رہیں گے

شعلوں میں مہکتے ہوئے غنچے بھی ہیں ساغر
ظلمات میں انوار سدا زندہ رہیں گے

Marfat.com

گُل ہوئی شمعِ شبستاں چاند تارے سو گئے
موت کے پہلو میں شامِ غم کے مارے سو گئے

بے قراری میں بھی اکثر درد مندانِ جنوں
اے فریبِ آرزو تیرے سہارے سو گئے

کاروبارِ گرمیٔ دَوراں کی ٹھنڈی راکھ ہیں
اے شگوفوں کے خداوند ! شرارے سو گئے

دے رہی ہے آج بھی موجِ حوادث لوریاں
شورشِ طوفاں سے گھبرا کے کنارے سو گئے

جن سے نغمے تھے وفاؤں کے سراپا زندگی
وہ محبت کی تلاوت کے اشارے سو گئے

کیا نہیں معلوم تجھ کو اے مرے مغموم دل
جن سے نظریں تھیں شگفتہ وہ نظارے سو گئے

جن کے دَم سے بزمِ ساغرؔ تھی حریف کہکشاں
اے شبِ ہجراں کہاں وہ ماہ پارے سو گئے

Marfat.com

کس کو بھاتی رہی رات بھر چاندنی
جی جلاتی رہی رات بھر چاندنی

ٹمٹماتے رہے حسرتوں کے دیے
مُسکراتی رہی رات بھر چاندنی
اِک حسیں جسم کی طرح آغوش میں
کسمساتی رہی رات بھر چاندنی
اشک پیتے رہے ہم کسی اور کے
مے پلاتی رہی رات بھر چاندنی
ایک شبنم کے قطرے کی تقدیر کو
آزماتی رہی رات بھر چاندنی
صُبح دیکھا شگوفے تھے ٹوٹے ہُوئے
گُل کھلاتی رہی رات بھر چاندنی
اُن کی زُلفوں کے سائے بھٹکتے رہے
لڑکھڑاتی رہی رات بھر چاندنی
غم کے ساغر چھلکتے چھلکتے رہے
جگمگاتی رہی رات بھر چاندنی

Marfat.com

شمع جلی پروانے جاگے
نقش اُبھرے افسانے جاگے

غم جاگا غم خانے جاگے
خوابوں کے ویرانے جاگے

سُن کے مری رُودادِ محبت
اپنے اور بیگانے جاگے

بستی بستی شور مچا ہے
شاید پھر دیوانے جاگے

ساغر چھلکے کرنیں پھوٹیں!
وہ دیکھو! مے خانے جاگے

Marfat.com

ان بہاروں پہ گلستاں پہ ہنسی آتی ہے
دل کے ہر داغِ فروزاں پہ ہنسی آتی ہے

آج پھر جام تہی اور گھٹا اُٹھی ہے
آج پھر رحمتِ یزداں پہ ہنسی آتی ہے

آپ کی زُلفِ پریشاں کے تصور میں ہمیں
بارہا گردشِ دوراں پہ ہنسی آتی ہے

میری بھیگی ہوئی پلکوں کی چھما چھم پہ نہ جا
تیرے ٹوٹے ہُوئے پیماں پہ ہنسی آتی ہے

جب کبھی بچھڑا ہوا دوست ملا ہے کوئی
مُجھ کو اخلاصِ عزیزاں پہ ہنسی آتی ہے

مُجھ کو اِک زہر کا چھلکا ہوا ساغر دے دو
مُجھ کو اس دور کے اِنساں پہ ہنسی آتی ہے

Marfat.com

دھڑکنیں زندگی کے دامن میں
گیت ہیں بنسری کے دامن میں

کچھ خطائیں اگر اجازت ہو
ڈال دیں بندگی کے دامن میں

آج تم کو پکار کر کوئی
سو گیا چاندنی کے دامن میں

میرے اشعار کے قوافی ہیں
جتنے غم ہیں خوشی کے دامن میں

کچھ شگوفے بہار سے پہلے
گر گئے بے خودی کے دامن میں

یاد آئی بہار کی ساغرؔ
پھول دیکھے کسی کے دامن میں

Marfat.com

جذبۂ سوز طلب کو بیکراں کرتے چلو
کوبہ کو روشن چراغِ کارواں کرتے چلو

چشمِ ساقی پر تبسم، میکدہ بہکا ہُوا
آؤ قسمت کو حریفِ کہکشاں کرتے چلو

چھین لاؤ آسماں سے مہر و مہ کی عظمتیں
اور ٹوٹے جھونپڑوں کو ضو فشاں کرتے چلو

زندگی کو لوگ کہتے ہیں برائے بندگی
زندگی کٹ جائے گی ذکرِ بتاں کرتے چلو

جن سے زندہ ہو یقین و آگہی کی آبرو
عشق کی راہوں میں کچھ ایسے گماں کرتے چلو

ہر نفس اے جینے والو! شغلِ پیمانہ رہے
بے خودی کو زندگی کا پاسباں کرتے چلو

چھیڑ کر ساغرؔ کسی کے گیسوؤں کی داستاں
ان شگوفوں کو ذرا شعلہ زباں کرتے چلو

Marfat.com

ہنس نہیں سکتے شگوفے تازگی سے رُوٹھ کر
ہم زمانے میں جیئے ہیں زندگی سے رُوٹھ کر

زُلفِ جاناں سے ملی فکر و نظر کی چاندنی
ظلمتیں ہم نے نکھاریں روشنی سے رُوٹھ کر

خود منانے کے لیے آئے مُجھے دَیر و حَرم
سَجدۂ الہام پایا بندگی سے رُوٹھ کر

غم سے رونق ہو گئی کاشانۂ تقدیر میں
مطمئن ہے دل کی دُنیا ہر خوشی سے رُوٹھ کر

ایک دِن ساقی یہی ٹوٹے ہوئے جام و سبُو
مَے کدے ترتیب دیں گے تشنگی سے رُوٹھ کر

سوچتے ہیں حسرتوں کے موڑ پر شام و سَحر
جائیں گے ساغر کہاں ان کی گلی سے رُوٹھ کر

Marfat.com

نگاروں کے میلے ستاروں کے جُھرمٹ
بہت دل نشیں ہیں بہاروں کے جُھرمٹ

جواں ہیں اگر ولولوں کے طلاطم
تو موجوں میں بھی ہیں کناروں کے جُھرمٹ

میرے چار تنکوں کی تقدیر دیکھو
چمن در چمن ہیں شراروں کے جُھرمٹ

ترے گیسوؤں سے جنم پا رہے ہیں
گلستاں گلستاں نظاروں کے جُھرمٹ

چھلکتا رہا ہے مرا جامِ زرّیں
مہکتے رہے ہیں چناروں کے جُھرمٹ

جہاں جل گئی شمعِ بزمِ تمنا
وہیں مل گئے جاں نثاروں کے جُھرمٹ

تجھے یاد رکھیں گی ساغر بہاریں
ترے شعر ہیں گلعذاروں کے جُھرمٹ

Marfat.com

غم کی تصویر غزل کے اشعار
خوں کی تحریر غزل کے اشعار

داغ کہتے ہیں محبت کے جنہیں
ان کی تنویر غزل کے اشعار

ان سے تدبیر کی شمعیں روشن
سوزِ تقدیر غزل کے اشعار

ان میں پیکاں ہیں تری آنکھوں کے
دارو شمشیر غزل کے اشعار

گیسوئے وقت کو سلجھاتے ہیں
دردِ شبیر غزل کے اشعار

نالہ و شیون و فریاد کی لے
رقصِ زنجیر غزل کے اشعار

اے غمِ یار تصور تیرا
تیری توقیر غزل کے اشعار

گل جو کھلتے ہیں خزاں میں ساغر
اُن کی تفسیر غزل کے اشعار

Marfat.com

جامِ حالات پُر بہار کرو
بزمِ ہستی کو تابدار کرو

آفتابِ شعور سے یارو
ذرّہ ذرّہ کرن شعار کرو

جن سے رُسوائیاں ہوں گلشن کی
ان شگوفوں کو سنگسار کرو

مَیں وفائیں تلاش کرتا ہُوں
تُم جفائیں ذرا شُمار کرو

ذوقِ منصور عام ہے ساغرؔ
اہتمامِ صلیب و دار کرو

Marfat.com

وقارِ انجمن ہم سے فروغِ انجمن ہم ہیں
سکوتِ شب سے پُوچھو صبح کی پہلی کرن ہم ہیں

ہمیں سے گلستاں کی بجلیوں کو خاص نسبت ہے
بہاریں جانتی ہیں رونقِ صحنِ چمن ہم ہیں

زمانے کو نہ دے الزام اے ناواقف منزل
زمانے کی نظر ہم ہیں زمانے کا چلن ہم ہیں

قریب و دُور کی باتیں نظر کا وہم ہیں پیارے
یقینِ رہنما ہم سے فنونِ راہزن ہم ہیں

طلوعِ آفتابِ نَو ہمارے نام پر ہو گا
وہ جن کی خاک کے ذرّے ہیں خورشیدِ وطن ہم ہیں

بہرصُورت ہماری ذات سے ہیں سلسلے سارے
جنوں کی سادگی ہم ہیں خرد کا بانکپن ہم ہیں

ہمارے ہاتھ میں ہے ساغرِ فردا ادھر دیکھو!
اِدھر دیکھو حریف گردشِ چرخِ کہن ہم ہیں

Marfat.com

خطا وارِ مروّت ہو نہ مرہُونِ کرم ہو جا
مسرّت سر جُھکائے گی پرستارِ الم ہو جا

انہی بے ربط خوابوں سے کوئی تعبیر نکلے گی
انہی اُلجھی ہوئی راہوں پہ میرا ہمقدم ہو جا

کسی زردار سے جنسِ تبسم مانگنے والے
کسی بیکس کے لاشے پر شریکِ چشمِ نم ہو جا

کسی دن ان اندھیروں میں چراغاں ہو ہی جائیگا
جلا کر داغِ دل کوئی ضیائے شامِ غم ہو جا

تجھے سُلجھائے گا اب انقلابِ وقت کا شانہ
تقاضائے جنوں ہے گیسوئے دوراں کا خم ہو جا

تجسّس مرکزِ تقدیر کا قائل نہیں ہوتا
شعورِ بندگی ! بیگانۂ دیر و حرم ہو جا

یہ منزل اور گردِ کارواں ساغرؔ کہاں اپنے
سمٹ کر رہگذارِ وقت پر نقشِ قدم ہو جا

Marfat.com

فضا مغموم ہے ساقی! اُٹھا چھلکائیں پیمانہ
اندھیرا بڑھ چلا ہے لاؤ ذرا قندیلِ میخانہ

بہ فیضِ زندگی گزرے ہیں ایسے مرحلوں سے ہم
کہ اپنے راستے میں اب نہ بستی ہے نہ ویرانہ

بس اتنی بات پر دشمن بنی ہے گردشِ دوراں
خطا یہ ہے کہ چھیڑا کیوں تیری زُلفوں کا افسانہ

چراغِ زندگی کو ایک جھونکے کی ضرورت ہے
تمہیں میری قسم ہے پھر ذرا دامن کو لہرانا

دلوں کو شوق سے روندو' خرامِ ناز فرماؤ
اگر محشر ہوا تو پھر مجھے مجرم نہ ٹھہرانا

تری محفل میں ساغرؔ سا بھی کوئی اجنبی ہو گا
یہ ظالم ایک مدّت سے نہ اپنا ہے نہ بیگانہ

Marfat.com

اس درجہ عِشق مُوجب رُسوائی بن گیا
میں آپ اپنے گھر کا تماشائی بن گیا

دَیر و حَرم کی راہ سے دِل بچ گیا مگر
تیری گلی کے موڑ پہ سودائی بن گیا

بزمِ وفا میں آپ سے اک پل کا سامنا
یاد آ گیا تو عہدِ شناسائی بن گیا

بے ساختہ بکھر گئی جلووں کی کائنات
آئینہ ٹوٹ کر تیری انگڑائی بن گیا

دیکھی جو رقص کرتی ہوئی موجِ زندگی
میرا خیال وقت کی شہنائی بن گیا

Marfat.com

ایک وعدہ ہے کِسی کا جو وفا ہوتا نہیں
ورنہ اِن تاروں بھری راتوں میں کیا ہوتا نہیں

جی میں آتا ہے اُلٹ دیں اُنکے چہرے سے نقاب
حوصلہ کرتے ہیں لیکن حوصلہ ہوتا نہیں

شمع جس کی آبرُو پر جان دے دے جھوم کر
وہ پتنگا جل تو جاتا ہے فنا ہوتا نہیں

اب تو مدّت سے رہ و رسمِ نظارہ بند ہے
اب تو اُن کا طُور پر بھی سامنا ہوتا نہیں

ہر شناور کو نہیں ملتا تلاطم سے خراج
ہر سفینے کا محافظ ناخُدا ہوتا نہیں

ہر بھکاری پا نہیں سکتا مقامِ خواجگی
ہر کس و ناکس کو تیرا غم عطا ہوتا نہیں

ہائے یہ بیگانگی اپنی نہیں مجھ کو خبر
ہائے یہ عالم کہ تو دل سے جُدا ہوتا نہیں

بار ہا دیکھا ہے ساغرؔ رہگذارِ عشق میں
کارواں کے ساتھ اکثر رہنما ہوتا نہیں

Marfat.com

ساقی کی اِک نگاہ کے افسانے بن گئے
کچھ پھول ٹوٹ کر مرے پیمانے بن گئے

کاٹی جہاں تصوّرِ جاناں میں ایک شب
کہتے ہیں لوگ اس جگہ بُت خانے بن گئے

جن پہ نہ سائے زُلفِ غزالاں کے پڑ سکے
احساس کی نگاہ میں ویرانے بن گئے

جو پی سکے نہ سُرخ لبوں کی تجلیاں
دُنیا کے تجربات سے انجانے بن گئے

ساغؔر وہی مقام ہے اک منزلِ فراز
اپنے بھی جس مقام پر بیگانے بن گئے

Marfat.com

جُھوم کے گاؤ! مَیں شرابی ہُوں
رقص فرماؤ ! مَیں شرابی ہُوں

ایک سجدہ ! بنامِ میخانہ
دوستو آؤ ! مَیں شرابی ہُوں

لوگ کہتے ہیں رات بیت چکی
مُجھ کو سمجھاؤ ! مَیں شرابی ہُوں

آج اِن ریشمی گھٹاؤں کو
یُوں نہ بکھراؤ ! مَیں شرابی ہُوں

حادثے روز ہوتے رہتے ہیں
بھُول بھی جاؤ ! میں شرابی ہُوں

مُجھ پہ ظاہر ہے آپ کا باطن
مُنہ نہ کُھلواؤ ! میں شرابی ہُوں

Marfat.com

نہ شانِ قیصر و کسریٰ نہ سطوتِ کَے لا
غمِ بشر جسے کہیے کہیں سے وہ شَے لا

خمارِ لالہ و گُل ہے نہ کیفِ رقصِ صَبا
بہار میں بھی رہا دامنِ چمن پھیلا

جسے تصوّرِ انساں کشید کرتا ہے
شعُور ڈوب کے نکلے نہ جس میں وہ مَے لا

وہ جس کے پاس ہو زخمِ حیات کا مَرہم
کہیں سے ڈھونڈ کوئی ایسا چارہ گر ہَے لا

درِ سخاوتِ احساس بند ہے ساغؔر
شکستِ کاسۂ مجنوں نہ اب سگِ لیلیٰ

Marfat.com

اشکِ رواں نہیں ہیں ندامت کے پھول ہیں
روٹھے ہوئے بہار سے رحمت کے پھول ہیں

ہیں داغہائے دل کی شباہت لیے ہوئے
شاید یہی وہ باغِ محبت کے پھول ہیں

ڈسنے لگی ہیں شاخِ تمنا کی کونپلیں
رُسوائیوں کے خارِ معیشت کے پھول ہیں

رقصاں ہیں رنگ رنگ خیابانِ زندگی
پنہاں کہانیوں میں حقیقت کے پھول ہیں

دیوانگانِ کاکلِ ساقی سے مانگیے
وحشت کی وادیوں میں فراست کے پھول ہیں

ایوانِ گل فشاں کے مکینو! ذرا سنو!
ان جھونپڑوں میں بھی کہیں فطرت کے پھول ہیں

کہتے ہوئے سُنے ہیں سُخن آشنائے وقت
ساغر کے شعر بزمِ لطافت کے پھول ہیں

Marfat.com

چوٹ کھا کر خود شناس و خود نگر ہو جایئے
کیوں کسی کے عشق میں شوریدہ سَر ہو جایئے

اپنے دل کے داغ بھی لَو دے اٹھیں تو کم نہیں
اپنی منزل کے لیے خود راہبر ہو جایئے

چھوڑ دیجیے عظمتِ یزداں کی جھوٹی داستاں
آج انساں کی نظر میں معتبر ہو جایئے

آج بھی دو چار قطرے پی کے میرے جام کے
اہلِ دل، اہلِ وفا، اہلِ نظر ہو جایئے

صرف طوفاں میں یہی بچنے کی اک تدبیر ہے
جس طرف موجیں اُمڈتی ہوں اُدھر ہو جایئے

پھر ذرا چھلکایئے ساغر مئے دیدار کے
پھر نقابِ رُخ اُلٹ کر جلوہ گر ہو جایئے

Marfat.com

بدنامیِ حیات سے رنجور ہو گئے
اے یار! تیری بات سے رنجور ہو گئے

یزداں کے حادثات پہ ہم نے کیا یقیں
اپنی شکستِ ذات سے رنجور ہو گئے

مُرجھا کے رہ گئی غمِ دشنام کی بہار
فصلِ تکلّفات سے رنجور ہو گئے

ہر رہگذر پہ چُور ہیں انسانیت کے پاؤں
شیشے کی کائنات سے رنجور ہو گئے

اپنوں نے زندگی میں ہراساں کیا مُجھے
غیروں کے اِلتفات سے رنجور ہو گئے

ساغرؔ سکون دے گئی دل کی کسک ہمیں
اکثر خوشی کی بات سے رنجور ہو گئے

Marfat.com

قید تصوّرات میں مُدّت گزر گئی !
ساقی غمِ حیات میں مُدّت گزر گئی

مجھ کو شکستِ جام کے نغموں سے واسطہ
میخانۂ ثبات میں مُدّت گزر گئی

کچھ بھی نہیں ہے گیسوئے خمدار کے سوا
تفسیرِ کائنات میں مدت گزر گئی

پابندِ حرف دارورسن داستانِ عشق
عرضِ گزارشات میں مدّت گزر گئی

رُوٹھے تو اور بن گئے تصویرِ التفات
کیفِ نوازشات میں مُدّت گزر گئی

ہر حادثہ حیات کی رُوداد بن گیا
دُنیائے حادثات میں مُدّت گزر گئی

ساغر کہاں مجال کہ آنکھیں ملائیں ہم
رُسوائیاں ہیں گھات میں مُدّت گزر گئی

Marfat.com

جام پی کر جو دُور تک دیکھا
چشمِ ہستی نے طُور تک دیکھا

یہ شَرف آئینے کو حاصل ہے
آئینے نے حضور تک دیکھا

چشمِ دیوانہ وار جس کو مِلی
اس نے حدِ شعور تک دیکھا

اُن کی زُلفوں کا رنگ پایا ہے
جب بھی تخلیقِ نُور تک دیکھا

عجز کی روشنی میں اے ساغرؔ
ہم نے بامِ غرور تک دیکھا

Marfat.com

نہ کشتیوں نہ کناروں کا احترام کرو
فقط بھنور کے اشاروں کا احترام کرو

یہیں سے گزرے گا اِک روز کاروانِ بہار
فسُردہ رہ گذاروں کا احترام کرو

جو ہو سکے تو بدل دو نوشتۂ تقدیر
نہ ہو سکے تو ستاروں کا احترام کرو

خزاں کی گود میں بھی پھول مُسکرا اُٹھیں
کچھ اس طرح سے بہاروں کا احترام کرو

نشاط وکیف کی دُنیا میں جھومنے والو
کبھی تو اُجڑے دیاروں کا احترام کرو

یہی ہے ذوقِ عبادت کی انتہا ساغرؔ
غمِ حیات کے ماروں کا احترام کرو

Marfat.com

موج در موج کناروں کو سزا ملتی ہے
کوئی ڈوبے تو سہاروں کو سزا ملتی ہے

میکدے سے جو نکلتا ہے کوئی بے نشہ
چشمِ ساقی کے اشاروں کو سزا ملتی ہے

آپ کی زُلفِ پریشاں کا تصور توبہ
نکہت و نُور کے دھاروں کو سزا ملتی ہے

جب وہ دانتوں میں دباتے ہیں گلابی آنچل
کتنے پُرکیف نظاروں کو سزا ملتی ہے

میرے پیمانے میں ڈھل جاتا ہے پھولوں کا شباب
میرے ساغر میں بہاروں کو سزا ملتی ہے

Marfat.com

ایک مدّت ہوئی اِک زمانہ ہُوا
خاکِ گلشن میں جب آشیانہ ہُوا

زلفِ برہم سے جب سے شناسائی ہے
زندگی کا چلن مُجرمانہ ہُوا

پھول جلتے رہے چاند ہنستا رہا
آرزو کا مکمّل فسانہ ہُوا

داغ دل کے شہنشہ کے سکّے نہیں
دل کا مفلس کدہ جب خزانہ ہُوا

راہبر نے پلٹ کر نہ دیکھا کبھی
راہرو راستے کا نشانہ ہوا

ہم جہاں بھی گئے ذوقِ سجدہ لیے
ہر جگہ آپ کا آستانہ ہُوا

دیکھ مضراب سے خُوں ٹپکنے لگا
ساز کا تار مرگ ترانہ ہُوا

پہلے ہوتی تھی خوئے وفا پروری
اب تو ساغرؔ یہ قِصّہ پُرانا ہُوا

Marfat.com

بن گئے اشک جفا کی تصویر
کھنچ گئی آج صدا کی تصویر

اِحتیاطِ دلِ عاشق لازم
ٹوٹ جاتی ہے وفا کی تصویر

فصلِ گل اور چٹکتے غنچے
تیری مخمور ادا کی تصویر

پھر بجا نالہ وشیون کا سرُور
رقص کرتی ہے صَبا کی تصویر

جگمگاتی ہے غمِ ہستی کے
رنگ و روغن سے قضا کی تصویر

بول اُٹھی تری لَے میں ساغر
آسمانوں پہ دُعا کی تصویر

Marfat.com

وجزن وقت کے دریا میں نوائے درویش
ہدیۂ چاک صدف دستِ دُعائے درویش

جب کبھی راستہ حالات کا دُھند لایا ہے
کام آئی ہے زمانے میں ضیائے درویش

ہر شگوفے کو چٹکنے کی اجازت دیجئے
نغمۂ صبح بہاراں ہے صلائے درویش

آج اسرارِ شہنشاہی ہیں دیوانوں میں
آج بیدار ہے ذہنوں میں وفائے درویش

ایک ہی چیز کے دونام ہیں ساغؔر کیلئے
غیرتِ قوم و وطن اور ردائے درویش

Marfat.com

شام خزاں کی گم صُم بولی — جیون لمحے زہر کی گولی
میرے آنسو اور ستارے — کھیل رہے ہیں آنکھ مچولی
دو پھُولوں کی خاطر ترسیں — آج بہاروں کے ہم جولی
چاند کا سایہ چھت سے اُترا — ہمسائے نے کھڑکی کھولی
توڑ دیا دَم دیوانوں نے — عُمر جنُوں کی پوری ہولی
پھُول بھی ہے وہ کانٹا بھی ہے — مَن میلا ہے صُورت بھولی
لمبی ہے تقدیر کی ڈوری — کِس نے ماپی کس نے تولی
اپنی دنیا رَین بسیرا — اپنی دولت خالی جھولی
جسم کا زنداں روزن روزن — جب بھی چاہا سوئی چبھولی
میرے شعروں کا مجموعہ — مَست خراموں کی اِک ٹولی
خاکِ درِ میخانہ ہم نے — ساقی پیمانوں میں گھولی
پتّے بھی اشجار کے نغمے — سائے ہیں دیوار کی بولی

چھینٹ غمِ عصیاں کی ساغر
ہم نے شرابِ ناب میں دھولی

Marfat.com

لا اِک خُمِ شراب کہ موسم خراب ہے
کر کوئی انقلاب کہ موسم خراب ہے

زُلفوں کو بے خودی کی رِدا میں لپیٹ دے
ساقی پئے شباب کہ موسم خراب ہے

جام و سبُو کے ہوش ٹھکانے نہیں رہے
مُطرب اُٹھا رُباب کہ موسم خراب ہے

غنچوں کو اعتبارِ طلوعِ چمن نہیں
رُخ سے اُلٹ نقاب کہ موسم خراب ہے

اے جاں ! کوئی تبسمِ رنگیں کی واردات
پھیکا ہے ماہتاب کہ موسم خراب ہے

Marfat.com

میرے تصوّرات ہیں تحریریں عشق کی
زندانیٔ خیال ہوں زنجیریں عشق کی

تعبیرِ حُسن ہے دلِ مجروح کا لہُو
چھینٹے پڑے تو بن گئیں تصویریں عشق کی

داغِ فراق، زخمِ وفا، اشکِ خُوں فشاں
روزِ ازل سے ہیں یہی جاگیریں عشق کی

شامِ خزاں کو صُبحِ بہاراں بنا دیا
ترتیبِ زیست بن گئیں تعزیریں عشق کی

ساغؔر جہانِ شوق میں دیکھی ہے جاوداں
اہلِ نظر کے سامنے تفسیریں عشق کی

Marfat.com

نہ جانے محتسب کیوں میکدے کا نام دیتے ہیں
جہاں کچھ آدمی کرتے ہیں اپنے درد کا چارا

ترے گیسو خیالوں کی گرفتِ ناز سے گزرے
کہ جیسے ایک جوگی بن میں لہراتا ہے دو تارا

پلٹ آئے ہیں شاید انقلابِ دید کے لمحے
نظر کی وسعتوں میں ڈوبتا جاتا ہے نظارا

فقط اِک ہاتھ میں ٹوٹا ہُوا ساغر اُٹھانے سے
لرز اُٹھا ہے اے یزداں! تری عظمت کا مینارا

Marfat.com

ہر مرحلۂ شوق سے لہرا کے گزر جا
آثارِ تلاطم ہوں تو بَل کھا کے گزر جا

بہکی ہوئی مخمور گھٹاؤں کی صدا سُن
فردوس کی تدبیر کو بہلا کے گزر جا

مایوس ہیں احساس سے اُلجھی ہوئی راہیں
پائل دِل مجبور کی چھنکا کے گزر جا

یزدان و اہرمن کی حکایات کے بدلے
انساں کی روایات کو دُہرا کے گزر جا

کہتی ہیں تجھے میکدۂ وقت کی راہیں
بگڑی ہوئی تقدیر کو سُلجھا کے گزر جا

بُجھتی ہی نہیں تشنگیٔ دل کِسی صُورت
اے ابرِ کرم آگ ہی برسا کے گزر جا

کانٹے جو لگیں ہاتھ تو کچھ غم نہیں ساغر
کلیوں کو ہر اِک گام پہ بکھرا کے گزر جا

Marfat.com

حادثے کیا کیا تمہاری بے رُخی سے ہو گئے
ساری دُنیا کے لیے ہم اجنبی سے ہو گئے

کچھ تمہارے گیسوؤں کی برہمی نے کر دیئے
کچھ اندھیرے میرے گھر میں روشنی سے ہو گئے

بندہ پرور ! کُھل گیا ہے آستانوں کا بھرم
آشنا کچھ لوگ رازِ بندگی سے ہو گئے

گردشِ دوراں، زمانے کی نظر آنکھوں کی نیند
کتنے دُشمن ایک رسمِ دوستی سے ہو گئے

زندگی آگاہ تھی صیاد کی تدبیر سے
ہم اسیرِ دامِ گُل اپنی خوشی سے ہو گئے

اب کہاں اے دوستِ چشمِ منتظر کی آبرو
اب تو ان کے عہد و پیماں ہر کسی سے ہو گئے

ہر قدم ساغرؔ نظر آنے لگی ہیں منزلیں
مرحلے کچھ طے مری آوارگی سے ہو گئے

Marfat.com

چاندنی کو رسُول کہتا ہُوں
بات کو با اصول کہتا ہُوں

جگمگاتے ہوئے ستاروں کو
تیرے پاؤں کی دُھول کہتا ہُوں

جو چمن کی حیات کو ڈس لے
اُس کلی کو ببُول کہتا ہُوں

اتفاقاً تمہارے ملنے کو
زندگی کا حصُول کہتا ہُوں

آپ کی سانولی سی مُورت کو
ذوقِ یزداں کی بھُول کہتا ہُوں

جب میسّر ہوں ساغر و مینا
برق پاروں کو پھُول کہتا ہُوں

Marfat.com

قربِ دار کٹا دن تو رات کانٹوں پر
گزار دی ہے کسی نے حیات کانٹوں پر

تغیرات سے افزوں ہے ارتقاء کا مزاج
ملا ہے گل کو چمن میں ثبات کانٹوں پر

بلا سے دامنِ ہستی جو تار تار ہوا
مرے جنوں نے لگائی ہے گھات کانٹوں پر

چٹک رہے ہیں شگوفے تمہاری یادوں کے
سجی ہے شبنم و گل کی برات کانٹوں پر

یہ اور بات ہے پھولوں کا ذکر تھا ساغر
کہ اتفاق سے پہنچی ہے بات کانٹوں پر

Marfat.com

اے چمن والو! متاعِ رنگ و بُو جلنے لگی
ہر روش پر نکہتوں کی آبرُو جلنے لگی

پھر لغاتِ زندگی کو دو کوئی حرفِ جنُوں
اے خرِدمندو ! ادائے گفتگو جلنے لگی

قصرِ آدابِ محبت میں چراغاں ہو گیا
ایک شمعِ نو ورائے ماو تو جلنے لگی

ہر طرف لٹنے لگی ہیں جگمگاتی عصمتیں
عظمتِ انسانیت پھر چار سُو جلنے لگی

دے کوئی چھینٹا شراب ارغواں کا ساقیا
پھر گھٹا اُٹھی تمنائے سبُو جلنے لگی

اِک ستارہ ٹوٹ کر معبودِ ظلمت بن گیا
اِک تجلی آئینے کے رُوبرُو جلنے لگی

دیکھنا ساغرؔ خرامِ یار کی نیرنگیاں
آج پھولوں میں بھی پروانوں کی خُو جلنے لگی

Marfat.com

بگڑا جو نقشِ زیست بنا شاہکار زیست
ایسے مِٹے کہ بن گئے پروردگارِ زیست

کچھ اِس طرح سے زیست کو اپناؤ دوستو
تا حشر مَوت کو بھی رہے انتظارِ زیست

دے حادثاتِ نَو کی صُراحی سے ایک جام
ساقی ذرا اُترنے لگا ہے خمارِ زیست

حلاج کو قبول تھی سُولی رقیب کی
منصورِ زیست کے لیے کافی ہے دارِ زیست

اٹکی ہوئی ہے نوکِ مژہ پر لہو کی بوند
کانٹوں میں پل رہی ہے عروسِ بہارِ زیست

لائیں غزل کے شہر سے تشبیہہ کے چراغ
اے ہم سخن ! چلو کہ سجائیں دیارِ زیست

ساغؔر کی زندگی پہ کوئی تبصرہ نہ کر
اِک شمع جل رہی ہے سرِ رہگذارِ زیست

Marfat.com

سُوکھ گئے پَت جھڑ میں پات
ٹوٹ گئے پھولوں کے ہات

کتنا نازک ہے یہ دَور
اشک گراں غم کی بہتات

دشتِ اَلم کی ویرانی میں
کاٹی ہے برکھا کی رات

ہم دیوانے ' ہم آوارہ
چل نہ سکو گے اپنے سات

ساغؔر مَے خانے میں ہو گا
چھوڑ بھی دو بگلے کی بات

Marfat.com

ارے ناخداؤ! ارے ناخداؤ!
مُجھے بھی بچاؤ! مُجھے بھی بچاؤ

چراغاں ہی ہے ظلمتوں کا مداوا
نظر کو نِکھارو! دِلوں کو جلاؤ!

ہمیں فرصتِ آہ تک بھی نہیں ہے
انہیں یہ تکلف کے نغمے سناؤ

بِکی کس کی عصمت لُٹی کِس کی دُنیا
تمہیں کیا تم اپنی دُکانیں سجاؤ

تصوّر کی پاکیزگی چاہتے ہو
غمِ یار کی چاندنی میں نہاؤ

سرِ میکدہ لوگ بیٹھے ہیں ساغرؔ
لبوں پر مئے تشنگی کا الاؤ

Marfat.com

چاندنی اور موتیے کے پھول
کتنے سادہ ہیں زندگی کے اُصول

اپنی زُلفیں سمیٹ لیجیے گا
مِل رہا ہے کہانیوں کو طُول

اے غمِ یار تیری خیر رہے
اے غمِ یار ہم نہیں ہیں ملُول

وجہِ تخلیقِ کائنات ہے عشق
واقعے حادثوں سے ہیں منقُول

اِن کے چتون پہ دیکھ کے شِکنیں
کُفر بھی بندگی میں ہے مشغُول

سُن کے ذکرِ بہار اے ساغر
چُبھ گئی دل میں غم کی گہری سُول

Marfat.com

مرے سوزِ دل کے جلوے یہ مکاں مکاں اُجالے
مری آہ پُر اثر نے کئی آفتاب ڈھالے

مجھے گردشِ فلک سے نہیں احتجاج کوئی !
کہ متاعِ جان و دل ہے تری زُلف کے حوالے

یہ سماں بھی ہم نے دیکھا سرِ خاک رُل رہے ہیں
گلُ و انگبیں کے مالک مہ و کہکشاں کے پالے

ابھی رنگ آنسوؤں میں ہے تیری عقیدتوں کا
ابھی دل میں بس رہے ہیں تری یاد کے شوالے

مری آنکھ نے سُنی ہے کئی زمزموں کی آہٹ
نہیں بربطوں سے کمتر مئے ناب کے پیالے

یہ تجلیوں کی محفل ہے اسی کے زیرِ سایہ
یہ جہان کیف اس کا جسے وہ نظر سنبھالے

یہ حیات کی کہانی ہے فنا کا ایک ساغر
تو لبوں سے مُسکرا کر اسی جام کو لگا لے

Marfat.com

کتنے غم کتنے دُکھ اُبھر آئے
تیری یادوں نے پھُول مہکائے

تم نے اپنوں کی بات تک نہ سُنی
ہم نے غیروں کے درد اپنائے

اے نگارو ! تمہاری بستی میں
راستہ بھُول کر چلے آئے

کوئی ان بے وفا نگاہوں کو
دھڑکنوں کی زبان سمجھائے

ڈس گئے جھُومتی بہاروں کو
تیرے آنچل کے ریشمی سائے

آہ ! ساغر نہ ہو سکا معلوم
کیوں بہاروں میں پھُول مُرجھائے

Marfat.com

آبِ انگور سے وضو کر لو
دوستو! بیعتِ سبُو کر لو

گر بتا دیں گے بادشاہی کے
ہم فقیروں سے گفتگو کر لو

اُن سے ملنا کوئی محال نہیں
اُن سے ملنے کی آرزو کر لو

دو قدم رایگاں ہوئے تو کیا
دو قدم اور جستجو کر لو

جشن زارِ حیات میں ساغرؔ
چار دن تم بھی ہاؤ ہُو کر لو

Marfat.com

پریشاں عکسِ ہستی آئینہ بے نور دیکھا ہے
مری نظروں نے افسردہ چراغ طُور دیکھا ہے

سُرور و کیف کا معیار اپنی ذات ہے ساقی
شرابِ درد سے ہر جام کو معمور دیکھا ہے

بڑی مدّت سے آشفتہ اُمیدیں یاد کرتی ہیں
کہیں اس بزم میں یارو! دلِ مجبور دیکھا ہے

یہ دستورِ وفا صدیوں سے رائج ہے زمانے میں
صدائے قُرب دی جن کو انہی کو دُور دیکھا ہے

مژہ پر ٹُوٹے سپنوں کی براتیں جگمگاتی ہیں!
شراروں کو چمن میں ان دِنوں مسرور دیکھا ہے

کہیں لختِ جگر کھانے سے ساغر بھوک مٹتی ہے
لہُو کے گھونٹ پی کر بھی کوئی مخمور دیکھا ہے

Marfat.com

لوگ لیتے ہیں یُونہی شمع اور پروانے کا نام
کُچھ نہیں ہے اِس جہاں میں غم کے افسانے کا نام

مِٹ گئی بربادیٔ دل کی شکایت دوستو
اب گلستاں رکھ لیا ہے میں نے ویرانے کا نام

شوخیٔ قدِ نگاراں میری صہبا کا وجُود
مستیٔ چشمِ غزالاں میرے پیمانے کا نام

اس کو کہتے ہیں غمِ تقدیر کی نیلام گاہ
ہیں زبانیں تشنگی میں اور میخانے کا نام

دیکھیے! ساغر کی آشفتہ نگاہی کا کمال
مستیاں چھلکا رہا ہے ایک دیوانے کا نام

Marfat.com

پھول کو آگ لگ گئی نغمات جل گئے
سوچ کی تیز دُھوپ میں لمحات جل گئے

ساقی کی نگہہِ کرم ہے تعمیرِ میکدہ
گیسُو اُڑے چراغِ خرابات جل گئے

اب دامنِ حیات میں کچھ بھی نہیں رہا
فردا کی سرد آگ میں حالات جل گئے

کلیاں چٹک رہی ہیں کہ شاخوں پہ آبلے
غنچوں کی نکہتوں سے مرے ہات جل گئے

اَب کے برس بہارِ بصیرت کو ڈس گئی
فکر و نظر کے جُھومتے باغات جل گئے

ساغر لٹے لٹے ہیں ستارے بُجھے بُجھے
شاید مرے نصیب کے دن رات جل گئے

Marfat.com

تہذیبِ جنوں کار پہ تنقید کا حق ہے
گرتی ہوئی دیوار پہ تنقید کا حق ہے
ہاں! نے لہو اپنا گلستاں کو دیا ہے
مجھ گلزار پہ تنقید کا حق ہے
میں یاد دلاتا ہوں شکایت نہیں کرتا
بھولے ہوئے اقرار پہ تنقید کا حق ہے
مجروح جو کر دے دِل انساں کی حقیقت
اس شوخیِ گفتار پہ تنقید کا حق ہے

✶

دُکھ درد کے طوفان ہیں آلام کے جنگل
یادیں ہیں تری جیسے کہ آسام کے جنگل
تدبیر ہے تقدیر کی بے نام پرستش!
اذہان میں آباد ہیں الہام کے جنگل
پلکوں کے تلے معنی و مفہوم کی جھیلیں
زُلفوں کے گھنے سائے ہیں ابہام کے جنگل
ساقی تری مخمور نگاہوں کے سہارے
گلزار کیے ہیں غمِ ایام کے جنگل!

Marfat.com

نہ خوفِ خُدا ہے نہ خوفِ خُدائی
بَشر دے رہا ہے بَشر کی دُہائی

نہ جانے کہاں کھو گئی ہے مروّت
بڑی دُور تک تو مرے ساتھ آئی

نگاہوں کے انداز بدل گئے ہیں
وہی ہے مگر رسمِ جلوہ نمائی

کِسی کے مہکتے ہوئے گیسوؤں میں
شگوفوں نے سیکھی ہے شُعلہ نوائی

فضائے مقدّر بدل دی ہے ساغر
نظر جب کبھی زندگی سے ملائی

Marfat.com

کُچھ علاجِ وحشتِ اہلِ نظر بھی چاہیے
ایک پتھر بر دُکانِ شیشہ گر بھی چاہیے

نامکمل ہے سقوطِ کارواں کی داستاں
اِس میں تھوڑا سا بیانِ راہبر بھی چاہیے

جن کے دامن میں دُعاؤں کے سِوا کُچھ نہیں
ان غریبوں کی دُعاؤں میں اثر بھی چاہیے

گلستانِ آرزُو کے انقلابی دور میں
ایک جشنِ موسمِ برق و شرر بھی چاہیے

جو لگا دیتے ہیں قصرِ زندگی میں آگ سی
ایسے شعلوں کے لیے اِک اشکِ تر بھی چاہیے

پھر انہی انگڑائیوں میں حشر کے سامان ہوں
بزمِ جاناں میں کوئی آشفتہ سر بھی چاہیے

ہوں نہ ساغرؔ جس میں سنگ و میل کی پابندیاں
منزلوں تک ایک ایسی رہگذر بھی چاہیے

Marfat.com

شعلہ رُخ مست نظر یاد آتا!
رشک خورشید و قمر یاد آتا

اشک آنکھوں سے چھلکتے ہی رہے
جب کبھی وہ گُلِ تر یاد آیا!

آج کھولی جو بیاضِ غالب
معدنِ لعل و گہر یاد آیا

برق چمکی تو نشیمن دیکھا
شاخ ٹوٹی تو ثمر یاد آیا

چاند کی سمت جو دیکھا ساغر
اپنے ارماں کا سفر یاد آیا

Marfat.com

ہر تمنّا کا لہو کرتے چلیں
احترامِ رنگ وبو کرتے چلیں

بے خودی کی نذر کر دیں زندگی
بیعتِ جام و سبو کرتے چلیں

جس زباں میں بیکسوں کی بات ہو
اس زباں میں گفتگو کرتے چلیں

یہ گھٹاؤں سے برستی مستیاں
گر اجازت ہو وضو کرتے چلیں

انقلابِ دیدہ و دل کے لیے
آئینوں کو رُو برُو کرتے چلیں

کھو کے کچھ پانا یہاں دُشوار ہے
احتیاطاً جستجو کرتے چلیں

فکرِ ساغر کی اداؤں میں بیاں
داستانِ آرزو کرتے چلیں

Marfat.com

مرے چمن میں بہاروں کے پھول مہکیں گے
مجھے یقیں ہے شراروں کے پھول مہکیں گے

کبھی تو دیدۂ نرگس میں روشنی ہو گی
کبھی تو اُجڑے دیاروں کے پھول مہکیں گے

تمہاری زلفِ پریشاں کی آبرو کے لیے
کئی ادا سے چناروں کے پھول مہکیں گے

چمک ہی جائے گی شبنم لہُو کی بوندوں سے
روش روش پہ ستاروں کے پھول مہکیں گے

ہزاروں موجِ تمنا صدف اُچھالے گی
تلاطموں سے کناروں کے پھول مہکیں گے

یہ کہہ رہی ہیں فضائیں بہار کی ساغر
جگر فروز اشاروں کے پھول مہکیں گے

Marfat.com

تری نظر کے اشاروں سے کھیل سکتا ہُوں
جگر فروز شراروں سے کھیل سکتا ہُوں

تمہارے دامنِ رنگیں کا آسرا لے کر
چمن کے مست نظاروں سے کھیل سکتا ہُوں

کِسی کے عہدِ محبت کی یاد باقی ہے
بڑے حُسین نظاروں سے کھیل سکتا ہُوں

مقامِ ہوش و خِرد انتقامِ وحشت ہے
جنُوں کی راہگزاروں سے کھیل سکتا ہُوں

مجھے خزاں کے بگولے سلام کرتے ہیں
حیا فروش چناروں سے کھیل سکتا ہوں

شراب و شعر کے دریا میں ڈوب کر ساغر
سرور و کیف کے دھاروں سے کھیل سکتا ہُوں

Marfat.com

نظر نظر بیقراری ہے نفَس نفَس پُراسرار سا ہے
مَیں جانتا ہوں کہ تم نہ آؤ گے پھر بھی کچھ انتظار سا ہے

مرے عزیزو! میرے رفیقو! چلو کوئی داستان چھیڑو
غمِ زمانہ کی بات چھوڑو یہ غم تو اب سازگار سا ہے

وہی فسُردہ ہے رنگِ محفل وہی ترا ایک عام جلوہ
مری نگاہوں پہ بار سا تھا مری نگاہوں میں بار سا ہے

کبھی تو آؤ! کبھی تو بیٹھو! کبھی تو دیکھو! کبھی تو پوچھو
تمہاری بستی میں ہم فقیروں کا حال کیوں سوگوار سا ہے

چلو کہ جشنِ بہار دیکھیں چلو کہ ظرفِ بہار جانچیں
چمن چمن روشنی ہوئی ہے کلی کلی پہ نکھار سا ہے

یہ زُلف بردوش کون آیا یہ کس کی آہٹ سے گُل کھلے ہیں
مہک رہی ہے فضائے ہستی تمام عالم بہار سا ہے

Marfat.com

اے دیوارو کچھ تو بولو
جھوٹی چپ کے بندھن کھولو

شاید کوئی قلزم نکلے
صحراؤں کی جیب ٹٹولو

اُن کا وعدہ صبح کا تارا
یہ چنگاری مَن میں چھو لو

اِس شب کی مجرُوح سحر تک
جلتے رہنا دل کے پھپھولو

رات کا پنچھی کہتا جائے
دن چڑھ آیا آنکھیں کھولو

راوی کی لہروں پہ ناچو
اے پنجاب کے ٹپو ڈھولو

پھول کھلیں برسات میں جیسے
آج ذرا ہنس ہنس کر رولو

ساقی پانی مَے بن جائے
ساغرؔ کے اشعار کو گھولو

Marfat.com

اِنسان بدنصیب، مقدّر کی بات ہے
گُلُ کو ملے صلیب، مقدّر کی بات ہے

اہلِ جنوں کے ہاتھ میں دونوں جہاں کی باگ
خطرے میں ہے غریب، مقدّر کی بات ہے

زخمِ بہار بن گئی پھولوں کی آرزُو
سارا چمن رقیب، مقدّر کی بات ہے

اہلِ چمن کو لکنتِ ماحول کھا گئی
ہر بے نوا خطیب، مقدّر کی بات ہے

زخموں کو چھیڑتے ہیں بنامِ عِلاج نو
اِس دَور کے طبیب، مقدّر کی بات ہے

تسکینِ جستجو ہے نہ اندازۂ قیام
منزل کے ہیں قریب، مقدّر کی بات ہے

صحرا کی دُھوپ بن گئی ساغر کی تشنگی
دُشمن بنے حبیب، مقدّر کی بات ہے

Marfat.com

ذوقِ طغیاں میں ڈھل کے دیکھ کبھی
مَوج بن کے اچھل کے دیکھ کبھی

تو صاف ہے، تُو تو اس سمندر میں
سنگریزے نِگل کے دیکھ کبھی

آتشِ آرزو عجب شے ہے
اس کی ٹھنڈک میں جل کے دیکھ کبھی

خشک صحرا بھی رشکِ گلشن ہے
اپنے گھر سے نکل کے دیکھ کبھی

اے گرفتارِ رہبرو منزل
بے ارادہ بھی چل کے دیکھ کبھی

زندگی کی مٹھاس کے ہمراہ
زہرِ غم کو نِگل کے دیکھ کبھی

ہے بہاروں کی جُستجو ساغر
خارزاروں میں چل کے دیکھ کبھی

Marfat.com

سرِ مقتل ہمیں نغمات کی تعلیم دیتے ہیں
یہاں اہلِ نظر ظلمات کی تعلیم دیتے ہیں

یہاں کلیاں مہکتی ہیں مگر خوشبو نہیں ہوتی
شگوفے برملا آفات کی تعلیم دیتے ہیں

یہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں زرتابی قباؤں میں
سَحر کا نام لے کر رات کی تعلیم دیتے ہیں

یہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں عرفانِ بہاراں ہے
وہ پھولوں کو نئے جذبات کی تعلیم دیتے ہیں

رہِ تقدیر اس دن کے لیے کیا دُھوپ اور سائے
تیرے گیسُو جنہیں حالات کی تعلیم دیتے ہیں

ہمیں زیبا نہیں دیتا رہِ دشوار کا منظر
کہ صحراؤں میں بھی برسات کی تعلیم دیتے ہیں

جہاں ساغر شرابِ زندگی اِک زہرِ قاتل ہے
یقیں والے وہاں خدشات کی تعلیم دیتے ہیں

Marfat.com

جفا وجور کی دنیا سنوار دی ہم نے
زہے نصیب کہ ہنس کر گزار دی ہم نے

کلی کلی ہمیں حیرانیوں سے تکتی ہے
کہ پت جھڑوں میں صدائے بہار دی ہم نے

خیالِ یار کی رنگینیوں میں گم ہو کر
جمالِ یار کی عظمت نکھار دی ہم نے

اسے نہ جیت سکے گا غمِ زمانہ اب
جو کائنات ترے در پہ ہار دی ہم نے

وہ زندگی کہ جسے زندگی سے نسبت تھی
تمہاری زُلفِ پریشاں پہ وار دی ہم نے

کچھ ایسا سرد ہوا جذبۂ وفا ساغر
خود اپنی ذات کو ہنس ہنس کے خار دی ہم نے

Marfat.com

سایۂ زُلفِ بُتاں میں بیٹھو
اِس پرستش کے جہاں میں بیٹھو

مہ وَشو! صبحِ یقیں ہونے تک
منزلِ شامِ گماں میں بیٹھو

لوگ کہتے ہیں شفاعت کے لیے
دو گھڑی بادہ کشاں میں بیٹھو

اُن کے پہلو میں بھی دل ہوتے ہیں
بزمِ آشفتہ سراں میں بیٹھو

زیست کے راز چھلکتے ہیں یہاں
آؤ! ساغر کے جہاں میں بیٹھو

Marfat.com

اُٹھتے رہے کلیوں کی جوانی کے جنازے
جلتے رہے پھولوں کے نگر شہر میں تیرے

پلتی ہے تقدس کے لبادے میں حقارت
بجتے ہیں حوادث کے گجر شہر میں تیرے

ساغرؔ کی نگاہوں میں کھٹکتے ہیں ابھی تک
کجلائے ہوئے شام و سحر شہر میں تیرے

* * *

مزاجِ شمع میں کچھ ذوقِ پروانہ بھی ہوتا تھا
کِسی کا نام اس محفل میں دیوانہ بھی ہوتا تھا

پریشاں حسرتوں کی بے نقابی دیکھنے والو
اشاروں پر ہمارے رقصِ پروانہ بھی ہوتا تھا

جہاں اُلفت نبھانے کے حسیں اقرار ہوتے تھے
قریبِ شہر یارو! ایک ویرانہ بھی ہوتا تھا

یقینِ زندگی کو معتبر جس نے کیا ساغرؔ
حقیقت کے صحیفوں میں وہ افسانہ بھی ہوتا تھا

Marfat.com

چمن سے برق و شرر سے خطاب کرتا ہوں
شعور و فکر و نظر سے خطاب کرتا ہوں

قدم قدم پہ کھلاتا ہوں گلُ معانی کے
جہانِ شمس و قمر سے خطاب کرتا ہوں

جبیں پہ سطوتِ الہام کے تقاضے ہیں
زبانِ قلب و جگر سے خطاب کرتا ہوں

میں ایک مردِ قلندر ہیں ایک دیوانہ
طلوعِ نورِ سحر سے خطاب کرتا ہوں

مزاجِ شبنم ولالہ سے بات ہے میری
نگاہِ شعلہ نگر سے خطاب کرتا ہوں

نہ کارواں سے شکایت نہ رہنما سے کلام
غُبارِ راہ گزر سے خطاب کرتا ہوں

ہر ایک گام پہ ہیں پتھروں کی دیواریں
سکوتِ اہلِ ہنر سے خطاب کرتا ہوں

بنامِ عظمتِ یزداں کبھی کبھی ساغر
وقارِ حسنِ بشر سے خطاب کرتا ہوں

Marfat.com

حاضر شراب و جام ہیں تُو جاگ تو سہی
الطاف خاص و عام ہیں تُو جاگ تو سہی

ہیں اختیارِ شوق میں تاروں کی منزلیں
بھٹکے ہوئے مقام ہیں تُو جاگ تو سہی

کانٹے بھی ایک چیز ہیں تُو دیکھ تو سہی
گل بھی شرارہ جام ہیں تُو جاگ تو سہی

اب شب کی ظلمتوں میں کہیں آس پاس ہی
صُبحوں کے اہتمام ہیں تُو جاگ تو سہی

افسردگی گناہ کی تمثیل ہے ندیم
بے چینیاں حرام ہیں تُو جاگ تو سہی

ساغرؔ! قریب تر ہے دیارِ مہ و نجُوم
بس اور چندگام ہیں تُو جاگ تو سہی

Marfat.com

ہر شگوفہ سناں کی صُورت ہے
موسمِ گُل خزاں کی صُورت ہے

لمحہ لمحہ ہے بوجھ سینے میں
وقت سنگِ گراں کی صُورت ہے

ہے ورائے قرار آنسو بھی !
دَرد اِک مہرباں کی صُورت ہے

راستے راہنمائے دیدہ و دل
زندگی کارواں کی صُورت ہے

ذوقِ تدبیر ہو تو ہر ذرّہ
جلوۂ کہکشاں کی صُورت ہے

زندگانی ہے گوش بَر آواز !
آدمی داستاں کی صُورت ہے

ہائے دستُورِ محفلِ ہستی
خامشی بھی زباں کی صُورت ہے

میرے اشعار سُن کے فرمایا
ایک یہ بھی فغاں کی صُورت ہے

اپنا ویرانۂ اَلم ساغرؔ !
اِن دِنوں گلستاں کی صُورت ہے

Marfat.com

کیا سماں تھا بہار سے پہلے
غم کہاں تھا بہار سے پہلے

ایک ننھا سا آرزو کا دیا
ضَوفشاں تھا بہار سے پہلے

اب تماشا ہے چار تنکوں کا
آشیاں تھا بہار سے پہلے

اے مرے دل کے دل تُو ہی بتا
تُو کہاں تھا بہار سے پہلے

پچھلی شب میں خزاں کا سناٹا
ہم زباں تھا بہار سے پہلے

چاندنی میں یہ آگ کا دریا
کب رواں تھا بہار سے پہلے

بن گیا ہے سحاب موسمِ گُل
جودھواں تھا بہار سے پہلے

لُٹ گئی دِل کی زندگی ساغؔر
دل جواں تھا بہار سے پہلے

Marfat.com

عظمتِ زندگی کو بیچ دیا
ہم نے اپنی خوشی کو بیچ دیا

چشمِ ساقی کے اک اشارے پر
عُمر کی تشنگی کو بیچ دیا

رِند جام و سبُو پہ ہنستے ہیں
شیخ نے بندگی کو بیچ دیا

راہگذاروں پہ لُٹ گئی رادھا
شام نے بانسری کو بیچ دیا

جگمگاتے ہیں وحشتوں کے دیار
عقل نے آدمی کو بیچ دیا

لب و رُخسار کے عوض ہم نے
سطوتِ خسروی کو بیچ دیا

عشق بہرُوپیا ہے اے ساغرؔ
رُوپ نے سادگی کو بیچ دیا

Marfat.com

منزلِ غم کی فضاؤں سے لپٹ کر رو لوں
ترے دامن کی ہواؤں سے لپٹ کر رو لوں

جامِ مے پینے سے پہلے مرا جی چاہتا ہے
بکھری زُلفوں کی گھٹاؤں سے لپٹ کر رو لوں

زرد غنچوں کی نگاہوں میں نگاہیں ڈالوں
سُرخ پھولوں کی قباؤں سے لپٹ کر رو لوں

آنے والے ترے رستے میں بچھاؤں آنکھیں
جانے والے ترے پاؤں سے لپٹ کر رو لوں

اپنے مجبور تقدس کے سہارے ساغر
دَیر و کعبہ کے خداؤں سے لپٹ کر رو لوں

Marfat.com

تری دُنیا میں یارب زیست کے سامان جلتے ہیں
فریبِ زندگی کی آگ میں اِنساں جلتے ہیں

دِلوں میں عظمتِ توحید کے دیپک فسُردہ ہیں
جبینوں پر رہاؤ کبر کے فرمان جلتے ہیں

ہوس کی باریابی ہے خردمندوں کی محفل میں
رُو پہلی ٹکلیوں کی اوٹ میں ایمان جلتے ہیں

حوادث رقص فرما ہیں، قیامت مُسکراتی ہے
سُنا ہے ناخُدا کے نام سے طوفاں جلتے ہیں

شگوفے جُھولتے ہیں اس چمن میں بھوک کے جھولے
بہاروں میں نشیمن تو بہرِ عُنوان جلتے ہیں !

کہیں پازیب کی جھنجھن میں مجبوری تڑپتی ہے
ریا دم توڑ دیتی ہے سُنہرے دان جلتے ہیں !

مناؤ جشنِ مے نوشی، بکھیرو زُلفِ مے خانہ !
عبادت سے تو ساغر دہر کے شیطان جلتے ہیں

Marfat.com

اللہ رے اُس چشمِ عنایات کا جادُو
تا عُمر رہا حُسن مُلاقات کا جادُو

معلوم نہ تھا سحر گزیدانِ وفا کو
صُبحوں کے پسِ پردہ ہے ظلمات کا جادُو

آنکھوں میں رواں کوثر و تسنیم کے منتر
زُلفوں میں نہاں شامِ خرابات کا جادُو

آتا ہو جسے رسمِ محبت کا وظیفہ
چلتا نہیں اِس پر غمِ حالات کا جادُو

بَربط کا جگر چیر گئی تار کی فریاد
مُطرب پہ اثر کر گیا نغمات کا جادُو

لہرائے وہ گیسُو کہ اُٹھیں غم کی گھٹائیں !
اشکوں کی جَھڑی بن گئی برسات کا جادُو

ہم ساحرِ اقلیمِ سخن بن گئے ساغر
اس ڈھب سے جگایا ہے خیالات کا جادُو

Marfat.com

کُچھ لوگ بجھا کر کانٹوں کو گلشن کی توقع رکھتے ہیں
شُعلوں کو ہوائیں دے دیکر ساون کی توقع رکھتے ہیں

ماحول کے تپتے صحراۓ حالات کی اُجڑی شاخوں سے
ہم اہلِ جنُوں پھُولوں سے بھَرے دامن کی توقع رکھتے ہیں

جب سارا اثاثہ لُٹ جائے تسکینِ سفر ہو جاتی ہے
ہم راہنماؤں کے بدلے رہزن کی توقع رکھتے ہیں

سنگین چٹانوں سے دِل کے دُکھنے کی شکایت کرتے ہیں
ظلمت کے نگر میں نُورانی آنگن کی توقع رکھتے ہیں

وُہ گیسوئے جاناں ہُوں ساغؔر یا گردشِ دوراں کے سائے
اے وائے مقدر دونوں سے اُلجھن کی توقع رکھتے ہیں

Marfat.com

چشمِ ساقی کی عنایات پہ پابندی ہے
اِن دنوں وقت پہ حالات پہ پابندی ہے

بکھری بکھری ہوئی زُلفوں کے فسانے چھیڑو
میکشو ! عہدِ خرابات پہ پابندی ہے

دِل شکن ہو کے چلے آئے تری محفل سے
تیری محفل میں تو ہر بات پہ پابندی ہے

درد اُٹھا ہے لہو بن کے اُچھلنے کے لیے
آج کہتے ہیں کہ جذبات پہ پابندی ہے

ہر تمنا ہے کوئی ڈوبتا لمحہ جیسے
ساز مغموم ہیں نغمات پہ پابندی ہے

کہکشاں بامِ ثریا کے تلے سوئی ہے
چاند بے رنگ سا ہے رات پہ پابندی ہے

آگ سینوں میں لگی ساغر و مینا چھلکے
کوئی کہتا تھا کہ برسات پہ پابندی ہے

Marfat.com

ستم جاگتے ہیں کرم سو رہے ہیں
محبت کے جاہ و حشم سو رہے ہیں

مِرے نکتہ سازو ! سُخن کے خُداؤ !
پُکارو کہ لوح و قلم سو رہے ہیں

وہاں چاندنی کے قدم ڈولتے ہیں
جہاں تیرے نقشِ قدم سو رہے ہیں

ہر اِک ذہن میں ہے خدائی کا دعویٰ
ہر اِک آستیں میں صنم سو رہے ہیں

یہاں خوابِ راحت فریب یقیں ہے
نہ تم سو رہے ہو نہ ہم سو رہے ہیں

مِری اُجڑی اُجڑی سی آنکھوں میں ساغر
زمانے کے رنج و اَلم سو رہے ہیں

Marfat.com

تغیرات سے دُنیا سِنگار کرتی ہے
یہ چاند توڑ کے جُھومر میں رنگ بھرتی ہے

اُسی کلی سے ہے تاریخ گُلستاں روشن
جو باغباں کے لہُو سے ذرا نکھرتی ہے

جسے نہ زہرِ جنوں کی ذرا سی چاٹ لگے
وہ بے شعور محبت ضرور مرتی ہے

دِلوں کے بُجھتے چراغوں کو نور دیتی ہے
وہ تیرگی جو تری زُلف سے بکھرتی ہے

ہماری جنت تخیل سے گزر جائے
بہار بن کے قیامت اگر گزرتی ہے

طلوعِ مہر ترے آستاں پہ ہوتا ہے
کرن کرن تری دہلیز پہ اُترتی ہے

Marfat.com

میں کہ آشفتہ و رُسوا سرِ بازار ہُوا
چاکِ داماں کا تماشا سرِ بازار ہُوا

تیری عصمت کی تجارت پسِ دیوار سہی
میری تقدیر کا سَودا سرِ بازار ہُوا

پھر کوئی اہلِ جنوں دار پہ چڑھ جائے گا
پھر ترے حُسن کا چرچا سرِ بازار ہُوا

ہم نے رکھا ہے اسے دِل کے مکاں میں برسوں
جو کبھی ہم سے شناسا سرِ بازار ہُوا

مرحلے دِید کے دُشوار تھے لیکن ساغرؔ
منزلِ طور کا جلوہ سرِ بازر ہُوا

Marfat.com

جو روِ ستم کی رسمیں تقریب بن گئی ہیں
اب بزمِ زندگی میں اہلِ وفا نہیں ہیں

ہر ساز کی نوا پر پہرے لگے ہوئے ہیں
اس وادیٔ محن میں نغمے روا نہیں ہیں

فاقوں سے زرد چہرے ناکامیوں کے لاشے
یہ لوگ فیض یابِ لطفِ خدا نہیں ہیں

ساغرؔ میں ہمنوا ہوں نادار و ناتواں کا
حصّہ مرے سخن کا شاہنشہہ نہیں ہیں

Marfat.com

اے حُسنِ لالہ فام ! ذرا آنکھ تو مِلا
خالی پڑے ہیں جام ! ذرا آنکھ تو مِلا

کہتے ہیں آنکھ آنکھ سے ملنا ہے بندگی
دنیا کے چھوڑ کام ! ذرا آنکھ تو ملا

کیا وہ نہ آج آئیں گے تاروں کے ساتھ ساتھ
تنہائیوں کی شام ! ذرا آنکھ تو مِلا

یہ جامؔ یہ سبُوؔ یہ تصور کی چاندنی
ساقی کہاں مدام ! ذرا آنکھ تو مِلا

ساقی مُجھے بھی چاہیے اِک جامِ آرزو
کِتنے لگیں گے دام ! ذرا آنکھ تو مِلا

پامال ہو نہ جائے ستاروں کی آبرو
اے میرے خوش خرام ! ذرا آنکھ تو مِلا

ہیں راہِ کہکشاں میں ازل سے کھڑے ہوئے
ساغرؔ ترے غلام ! ذرا آنکھ تو مِلا

Marfat.com

جب تصور میں جام آتے ہیں
آفتابی مقام آتے ہیں

یُوں چٹکتے ہیں شاخ پر غُنچے
جیسے اُن کے سلام آتے ہیں

دِل کی نادانیوں پہ غور نہ کر
کھوٹے سکّے بھی کام آتے ہیں

چند لمحات نوجوانی میں
واجب الاحترام آتے ہیں

منزلِ عشق میں خرد والے
صرف دو چار گام آتے ہیں

داستانِ حیات میں ساغر
بے وفاؤں کے نام آتے ہیں

Marfat.com

وقت کے رنگین گلدستے کو یاد آئے گا ٹھنڈا ہاتھ
جب بکھریں گے وہ گیسو تو مر جائے گا ٹھنڈا ہاتھ

بھیگی پلکیں، سوچ کی اُلجھن، دامن تھامے پُوچھ رہی ہیں
کب تک تارِ گریباں یارو سُلجھائے گا ٹھنڈا ہاتھ

سازِ تغزّل چھیڑنے والو! اے افسانے لکھنے والو
آج لکیروں کی تفسیریں دُہرائے گا ٹھنڈا ہاتھ

گرم لہو کی بُوندیں بوئیں، تنہائی کی مٹی ڈالیں
پت جھڑ آئے ان شاخوں پر اُگ آئے گا ٹھنڈا ہاتھ

پتھر پتھر جوت جلے گی، ساحل ساحل شُعلے ہوں گے
بھیگی بھیگی سرد ہوا میں شرمائے گا ٹھنڈا ہاتھ

باغ کے مالی! میرے غنچے غیروں نے پامال کیے
پھر بھی تیری پھلواری کو مہکائے گا ٹھنڈا ہاتھ

Marfat.com

غنچے فضائے نَو میں گرفتار ہو گئے
کچھ پھول اپنے رنگ سے بیزار ہو گئے

کتنے تصوّرات ہواؤں میں اُڑ گئے
کتنے خیال سایۂ دیوار ہو گئے

شبلی کا پھول جذبۂ منصور کی صدا
راہِ وفا میں تیغ کی جھنکار ہو گئے

ڈھلتی رہیں شعور میں تاروں کی تابشیں
اِک جام پی کے صاحبِ اسرار ہو گئے

ہم بیکسوں کو چاند کی کرنوں سے واسطہ
زُلفوں کو چُھو لیا تو خطا کار ہو گئے

دِل کی چبھن نے کیفِ تمنّا بڑھا دیا
کانٹے بھی آج صورتِ گلزار ہو گئے

پروانے بن گئے ہیں چنبیلی کی نکہتیں
کیا دیکھنا کہ صُبح کے آثار ہو گئے

ساغر کا بجلیوں نے سماں اور کر دیا
ہم ظلمتوں سے کھیل کے انوار ہو گئے

Marfat.com

تیری زُلفوں کے پُھول مُرجھائے
عشق کی بندگی کے کام آئے

صُبح تیرے جلو میں روشن ہے
میرے ہمراہ شام کے سائے

بے صدا ہے ترانۂ منصور
عقدۂ دار کون سُلجھائے

روشنی تھی تو دُور تھے کچھ لوگ
اب اندھیروں میں ڈھونڈنے آئے

موت کی گونجتی ہواؤں میں
ہم نے نغمے حیات کے گائے

داغِ دِل تھے ضیاؤں کی تفسیر
تذکرے ماہتاب کے آئے

اس درندوں کی بھیڑ میں ساغرؔ
کاش انسان کوئی کہلائے

Marfat.com

بند گر ہو نہ تیرا خمیازہ
بھوک ہے زندگی کا دروازہ

چارہ گر بانکپن مبارک ہو
زخمِ دل ہو گئے تر و تازہ

پوچھ لو ! تُربتوں کے کتبوں سے
دے رہی ہے حیات آوازہ

ساحلِ آرزو سے کرتے ہیں
حسرتوں کے بھنور کا اندازہ

چند غزلوں کے روپ میں ساغر
پیش ہے زندگی کا شیرازہ

Marfat.com

جب گلستاں میں بہاروں کے قدم آتے ہیں
یاد بُھولے ہوئے یاروں کے کرم آتے ہیں

لوگ جس بزم میں آتے ہیں ستارے لے کر
ہم اسی بزم میں بادیدۂ نم آتے ہیں

مَیں وہ اِک رندِ خرابات ہُوں میخانے میں
میرے سجدے کے لیے ساغرِ جم آتے ہیں

اب مُلاقات میں وہ گرمیٔ جذبات کہاں
اب تو رکھنے وہ محبت کا بھرم آتے ہیں

قُربِ ساقی کی وضاحت تو بڑی مشکل ہے
ایسے لمحے تھے جو تقدیر سے کم آتے ہیں

مَیں بھی جنت سے نکالا ہُوا اِک بُت ہی تو ہُوں
ذوقِ تخلیق تجھے کیسے ستم آتے ہیں

چشمِ ساغر ہے عبادت کے تصوّر میں سدا
دل کے کعبے میں خیالوں کے صنم آتے ہیں

Marfat.com

فریاد کے تقاضے ہیں نغمۂ سخن میں
الفاظ سو گئے ہیں کاغذ کے پیرہن میں

ہر آن ڈس رہی ہیں ماضی کی تلخ یادیں
محسوس کر رہا ہوں بیچار گی وطن میں

ٹکڑا کوئی عطا ہو احرامِ بندگی کا
سوراخ پڑ گئے ہیں اخلاص کے کفن میں

اے پاسبانِ گلشن تجھ کو خبر نہیں ہے
شعلے بھڑک رہے ہیں پھولوں کی انجمن میں

اے یار تیرے غم سے فرصت اگر ملی تو
تبدیلیاں کروں گا اس عالمِ کہن میں

دیکھا ہے میں نے دل کی بیتابیوں کا منظر
اِک ٹوٹتی کلی میں، اِک ڈوبتی کرن میں

Marfat.com

صُراحی جام سے ٹکرائیے برسات کے دن ہیں
حدیثِ زندگی دُہرائیے برسات کے دن ہیں

سفینہ لے چلا ہے کس مخالف سمت کو ظالم
ذرا ملاح کو سمجھائیے برسات کے دن ہیں

کسی پُر نُور تہمت کی ضرورت ہے گھٹاؤں کو
کہیں سے مہ وشوں کو لائیے برسات کے دن ہیں

طبیعت گردشِ دوراں کی گھبرائی ہوئی سی ہے
پریشاں زُلف کو سُلجھائیے برسات کے دن ہیں

بہاریں ان دِنوں دشتِ بیاباں میں بھی آتی ہیں
فقیروں پر کرم فرمائیے برسات کے دن ہیں

یہ موسم شورشِ جذبات کا مخصوص موسم ہے
دلِ نادان کو بہلائیے برسات کے دن ہیں

سُہانے آنچلوں کے ساز پر اَشعار ساغر کے
کسی بے چین دُھن میں گائیے برسات کے دن ہیں

Marfat.com

کُچھ کیفِ سَحَر ہے نہ مجھے شام کا نشہ
ہے میرے لیے بادۂ بے نام کا نشہ

آنکھوں سے چھلکتے ہوئے عرفاں کے ترانے
زُلفوں سے برستا ہوا الہام کا نشہ

ہر گام لرزتے ہوئے تدبیر کے پیکر
تقدیر کی آنکھوں میں ہے آلام کا نشہ

ہر دِل میں تڑپتے ہوئے ارماں کی کہانی
ہر آنکھ میں خونِ دل ناکام کا نشہ

پھر ڈوب گیا گیسوئے جاناں کی مہک میں
دو دِن تو رہا گردشِ ایّام کا نشہ

ہیں شیشہ و ساغر کے یہاں رنگ انوکھے
ہے ایک یہاں بادۂ گلفام کا نشہ

Marfat.com

بات پھولوں کی سُنا کرتے تھے
ہم کبھی شعر کہا کرتے تھے

مشعلیں لے کے تمہارے غم کی
ہم اندھیروں میں چلا کرتے تھے

اب کہاں ایسی طبیعت والے
چوٹ کھا کر جو دُعا کرتے تھے

ترکِ احساسِ محبت مشکل
ہاں مگر اہلِ وفا کرتے تھے

بِکھری بِکھری ہوئی زُلفوں والے
قافلے روک لیا کرتے تھے

آج گلشن میں شگوفے ساغرؔ
شکوۂ بادِ صبا کرتے تھے

Marfat.com

تم نے جو چاہا وہ دُنیا بن گئی
دیکھیے! پھولوں کا گجرا بن گئی

رات یُوں کچھ مائلِ نغمہ تھا دل
چاندنی سازِ تمنا بن گئی

جب کِسی صُورت نہ عنواں مِل سکا
آرزو بے نام صحرا بن گئی

مَوج و دریا میں نہیں ہے فرق کچھ
مَوج لہرائی تو دریا بن گئی

توڑ دیں یا ہم اسے رکھ لیں حضُور
زندگی مفلس کا کاسہ بن گئی

میرے جامِ مَے سے اُڑ کر ایک چھینٹ
صُبح کے ماتھے کا قشقہ بن گئی

زندگی کی بات ساغر کیا کہیں
اِک تمنا تھی تقاضا بن گئی

Marfat.com

آوارگی برنگِ تماشا بُری نہیں
ذوقِ نظر ملے تو یہ دُنیا بُری نہیں

کہتے ہیں تیری زُلفِ پریشاں کو زندگی
اے دوست زندگی کی تمنّا بُری نہیں

ہے ناخُدا کا میری تباہی سے واسطہ
میں جانتا ہُوں نیّتِ دریا بُری نہیں

جب زندگی کو مل نہ سکا زرفشاں کفن
ذوقِ فنا کو چادرِ صحرا بُری نہیں

اچھا ہوا کہ منزلِ ہستی سے دُور ہیں
کچھ راہ و رسمِ خِضر و مسیحا بُری نہیں

ساغر کے ساتھ چل کے کبھی میں سُن سکا
واللہ حدیثِ بادہ مینا بُری نہیں

Marfat.com

متاعِ دل سے خالی ہو گئے ہیں
ترے در کے سوالی ہو گئے ہیں

نظر مجروح نظاروں سے دیکھی
حوادث کچھ خیالی ہو گئے ہیں

چلو اے بلبلو اس گلستاں سے
یہاں صیاد مالی ہو گئے ہیں

تمہارے گیسوؤں کی تیرگی سے
اندھیرے بھی جمالی ہو گئے ہیں

ہمارے داغِ دل کے ترجماں ہیں
ستارے میر و حالی ہو گئے ہیں

ہزاروں ولولے ساغر چمن میں
خزاں کی خشک ڈالی ہو گئے ہیں

Marfat.com

سب سے تیرا کرم غنیمت ہے
جو گزر جائے دَم غنیمت ہے

آپ صبحِ بہار لے جائیں
مُجھ کو شامِ اَلم غنیمت ہے

خواہشوں کی پرستشیں توبہ
آدمی کا بھرم غنیمت ہے

اتنی دشوار تو نہیں منزل
زُلفِ جاناں کا خم غنیمت ہے

اس تقدّس کے قحط میں یارو
ان کا نقشِ قدم غنیمت ہے

تلخی کائنات ہے دل میں
جام میں ہی ستم غنیمت ہے

شبنمی شبنمی فضاؤں میں
دولتِ چشمِ نم غنیمت ہے

Marfat.com

جلوے مچل رہے ہیں نظاروں کی آگ میں
کچھ پھول جل رہے ہیں بہاروں کی آگ میں

آشفتگی سے چُور ہیں زُلفوں کی بدلیاں
ساقی شراب ڈال چناروں کی آگ میں

پلکوں میں بھیگی بھیگی ہیں کجلے کی دھاریاں
شبنم مہک رہی ہے شراروں کی آگ میں

گر مے نہیں تو پیار کے دو بول ہی سہی
کچھ تو کمی ہو بادہ گساروں کی آگ میں

اللہ رے یقینِ محبت کی داستاں
دامن سُلگ رہا ہے ستاروں کی آگ میں

کہتی ہے ناخُدا سے یہ سوچوں کی شورشیں
تیرے بھی مشورے تھے کناروں کی آگ میں

ساغرؔ رہیں گے رونقِ بازارِ آرزو !
اشعار جو کہے ہیں نگاروں کی آگ میں

Marfat.com

راہزن آدمی رہنما آدمی
بار ہا بن چکا ہے خُدا آدمی

ہائے تخلیق کی کار پردازیاں
خاک سی چیز کو کہہ دیا آدمی

کُھل گئے جنّتوں کے وہاں زائچے
دو قدم جُھوم کر جب چلا آدمی

زندگی خانقاہِ شہُود و بقا
اور لوحِ مزارِ فنا آدمی

صبحدم چاند کی رُخصتی کا سماں
جس طرح بحر میں ڈُوبتا آدمی

کچھ فرشتوں کی تقدیس کے واسطے
سہہ گیا آدمی کی جفا آدمی

گونجتی ہی رہے گی فلک در فلک
ہے مشیّت کی ایسی صدا آدمی

اُس کی مُورتیں پُوجتے پُوجتے
ایک تصویر سی بن گیا آدمی

Marfat.com

پھول جلتے ہیں ہار جلتے ہیں
چاندنی کے مزار جلتے ہیں

اے مصوّر! یہ کیا تماشہ ہے
رنگ سے شاہکار جلتے ہیں

روکیے بے قرار کا کل کو
دیکھیے! لالہ زار جلتے ہیں

مدّتوں سے ہے سرد میخانہ
دیر سے میکسار جلتے ہیں

تیرے آنچل کی مست چھاؤں میں
بے خودی کے دیار جلتے ہیں

کچھ پتنگے چراغ کی لَو پر
کتنے بے اختیار جلتے ہیں

فکرِ ساغرؔ کی گرمیاں مت پُوچھ
اس چتا میں نگار جلتے ہیں

Marfat.com

مانگی ہے اس دیار میں دونوں جہاں کی بھیک
لیکن ملی ہمیں دلِ ناکامراں کی بھیک !

ایسے بھی راہِ زیست میں آئے کئی مقام
مانگی ہے پائے شوق نے عزمِ جواں کی بھیک

بے نُور ہو گئی ہیں سِتاروں کی بستیاں
ساقی عطا ہو بادۂ شُعلہ فشاں کی بھیک

اَب اور کیا تغیرِ تقدیر چاہیے
جھولی میں ڈال دی ترے نام ونشاں کی بھیک

خود بِک گئے حیات کی نیلام گاہ میں
وہ بانٹتے تھے جو کبھی کون و مکاں کی بھیک

دو چار پتّیوں پہ ہے رنجش بہار سے
سائل نے مانگ لی ہے کہاں گلستاں کی بھیک

اللہ ان کے نقشِ کفِ پا کی خیر ہو !
ذرّوں کو دے گئے جو مہ و کہکشاں کی بھیک

ساغر خوشا کہ گوہرِ اُمید پا لیا
قسمت سے ہات آئی غمِ دوستاں کی بھیک

Marfat.com

وہ بُلائیں تو کیا تماشا ہو
ہم نہ جائیں تو کیا تماشا ہو

یہ کناروں سے کھیلنے والے
ڈوب جائیں تو کیا تماشا ہو

بندہ پرور جو ہم پہ گزری ہے
ہم بتائیں تو کیا تماشا ہو

آج ہم بھی تری وفاؤں پر
مُسکرائیں تو کیا تماشا ہو

تیری صورت جو اتفاق سے ہم
بھول جائیں تو کیا تماشا ہو

وقت کی چند ساعتیں ساغر
لوٹ آئیں تو کیا تماشا ہو

Marfat.com

رہگذر کے چراغ ہیں ہم لوگ
آپ اپنا سُراغ ہیں ہم لوگ

جل رہے ہیں نہ بُجھ رہے ہیں دوست
کس سینے کا داغ ہیں ہم لوگ

خود تہی ہیں مگر پلاتے ہیں
میکدے کے ایاغ ہیں ہم لوگ

دشمنوں کو بھی دوست کہتے ہیں
کتنے عالی دماغ ہیں ہم لوگ

چشمِ تحقیر سے نہ دیکھ ہمیں
دامنوں کا فراغ ہیں ہم لوگ

ایک جھونکا نصیب ہے ساغرؔ
اس گلی کے چراغ ہیں ہم لوگ

Marfat.com

زُلفوں کی گھٹائیں پی جاؤ
وہ جو بھی پلائیں پی جاؤ

اے تِشنہ دہانِ جورِ خزاں
پھولوں کی ادائیں پی جاؤ

تاریکیٔ دوراں کے مارو
صُبحوں کی ضیائیں پی جاؤ

نغمات کا رَس بھی نشہ ہے
بربط کی صدائیں پی جاؤ

مخمور شرابوں کے بدلے
رنگین خطائیں پی جاؤ

اشکوں کا مچلنا ٹھیک نہیں
بے چین دُعائیں پی جاؤ

احساس کے ٹوٹے ساغر میں
یاروں کی وفائیں پی جاؤ

Marfat.com

وہ عزم ہو کہ منزلِ بیدار ہنس پڑے
ہر نقشِ پا پہ جُرأتِ رہوار ہنس پڑے

اب کے برس بہار کی صُورت بدل گئی
زخموں میں آگ لگ گئی گلزار ہنس پڑے

اس داستان درد کی تمہید آپ ہیں
جس داستانِ درد پہ غم خوار ہنس پڑے

حیران ہو رہی ہے شگوفے پہ چاندنی
شاید قفس پہ آج گرفتار ہنس پڑے

لُٹ جائے تیرے نام سے ہر تلخیٔ جفا
وہ کام کر کہ بے کس و نادار ہنس پڑے

میرے جنوں نے آج وہ سجدہ ادا کیا
بُت خانۂ حیات کے آثار ہنس پڑے

پھر شادماں ہوئے ہیں خرابے حیات کے
ساغرؔ کسی کے گیسوئے خمدار ہنس پڑے

Marfat.com

جفا و جور و ستم انتخاب کر لیں گے
تمہاری زلف کے خم انتخاب کر لیں گے

کسی طرح تو کریں گے دیارِ دل روشن
چراغِ شامِ عدم انتخاب کر لیں گے

میں سوچتا ہوں یہ فاقوں میں ڈوبتے سورج
فریبِ ابر کرم انتخاب کر لیں گے

چلے چلو کہ تجسس کا نام ایماں ہے
خدا نہیں تو صنم انتخاب کر لیں گے

جو منزلیں نہ ملیں رہگذارِ ہستی میں
کسی کا نقشِ قدم انتخاب کر لیں گے

Marfat.com

یاد آ کے رہ گئے ہیں زمانے وفاؤں کے
شعلے جگا کے چل دیئے جھونکے ہواؤں کے

ہر اِک قدم پہ تلخیٔ دوراں کی دھوپ تھی
تھے ہم بھی اس گلی میں طلب گار چھاؤں کے

کرتے رہے جو چاند ستاروں کی راہبری
کچھ منتظر ہیں ہم بھی انہی رہنماؤں کے

ہر ذہن میں پڑے ہیں تری زُلف کے بھنور
ہر دِل کی سرزمیں پہ نشاں تیرے پاؤں کے

بے چارگی زیست کا دامن نہ بھر سکا
ہم نے لُٹا دیئے ہیں خزانے دُعاؤں کے

تجدیدِ ذوقِ ساغر و مینا کی بات کر
بدلے ہوئے ہیں رنگ چمن کی فضاؤں کے

Marfat.com

ہیں کتنی سازگار زمانے کی تلخیاں
تُو ہے تو پُر بہار زمانے کی تلخیاں

میں تلخیوں کے سائے میں پل کر جواں ہُوا
ہیں میری غمگسار زمانے کی تلخیاں

اے زہرِ حیات ذرا جام تو اُٹھا
بن جائیں گی قرار زمانے کی تلخیاں

جو ہو سکا نہ واقفِ آدابِ میکدہ
کرتا رہا شمار زمانے کی تلخیاں

تم ساتھ ہو تو جانِ وفا میرے واسطے
پھولوں کی رہگذار زمانے کی تلخیاں

دیکھی ہیں بارہا مری چشمِ شعور نے
انسان کا وقار زمانے کی تلخیاں

ساغرؔ یہی بلندی و پستی کا راز ہیں
تقدیسِ روزگار زمانے کی تلخیاں

Marfat.com

موجیں ہیں اور بادہ گساروں کے قافلے
رقصاں ہیں مست مست کناروں کے قافلے

تھم تھم کے آ رہی ہیں نگاروں کی نکہتیں
رُک رُک کے چل رہے ہیں بہاروں کے قافلے

یُوں کاروانِ زیست رواں ہیں کہ ساتھ ساتھ
رفتار میں ہیں بادہ گساروں کے قافلے

پلکوں پہ جم رہی ہے غمِ زندگی کی اوس
بانہوں میں سو گئے ہیں سہاروں کے قافلے

محسوس ہو رہا ہے یہ پھولوں کو دیکھ کر
گھبرا کے سو گئے ہیں شراروں کے قافلے

اے یار تیری زلفِ پریشاں کو دیکھ کر
بے تاب ہو گئے ہیں چناروں کے قافلے

اے جانِ انبساط تجلی دُہائی ہے!
آ جا کہ لُٹ چلے ہیں ستاروں کے قافلے

ہے صحنِ آرزو میں لُٹی چاندنی کی دُھول
ساغرؔ چلے گئے مرے یاروں کے قافلے

Marfat.com

خیالِ یار میں ہم پُر بہار رہتے ہیں
خزاں کے دن بھی ہمیں سازگار رہتے ہیں

چمن میں صرف ہمارا ہی ذکر رہتا ہے
برنگِ لالہ ہمیں داغدار رہتے ہیں

یہ اور بات کہ تم آئے ہو تو کوئی نہیں
وگرنہ غم تو یہاں بے شمار رہتے ہیں

جہان قدس بھی میری نظر سے گزرا ہے
وہاں بھی تیری نظر کے شکار رہتے ہیں

بصیرتوں کو نکھارا ہمی نے اے ساغر
تجلیوں سے ہم ہمکنار رہتے ہیں

Marfat.com

میرے آنسو ہیں کسی شامِ غریباں کے دیئے
جگمگاتے ہی رہیں گے یہ چراغاں کے دیئے

سائے کی طرح منڈیروں سے گزرنے والے
جل رہے ہیں ابھی ٹوٹے ہوئے ارماں کے دیئے

ظلمتِ دہر میں ہر سمت اُجالا کر دوں
کاش مِل جائیں مجھے کوچۂ جاناں کے دیئے

اپنے دامن کی ہواؤں سے بُجھا دو ! آ کر
دِل کی دُنیا نہ جَلا دیں غم دوراں کے دیئے

جیسے احساس کی پت جھڑ میں شرارے جاگیں
پھر خیالوں میں جلے جنت پیماں کے دیئے

تُند اور تیز کیے ہم نے بگولوں کے مزاج
ہم سے پُر نُور ہوئے چشمِ غزالاں کے دیئے

اب تو ایوانِ تصور سے دُھواں اُٹھتا ہے
میرے آنگن میں کہاں کیفِ بہاراں کے دیئے

میرے افسانے میں توقیر ہے شب کی ساغرؔ
ماہ وانجم مرے افکار میں غنوں کے دیئے

Marfat.com

انقلابِ حیات کیا کہیے
آدمی ڈھل گئے مشینوں میں

میرے نغموں کا دل نہیں لگتا
ماہ پاروں میں مہ جبینوں میں

جاؤ اہلِ خرد کی محفل میں
کیا کرو گے جنوں نشینوں میں

Marfat.com

دِلوں کو اُجالو ! سحر ہو گئی ہے
نگاہیں مِلا لو ! سحر ہو گئی ہے

اٹھو ! کشتی زیست کو ظلمتوں کے
بھنور سے نِکالو ! سحر ہو گئی ہے

سنوارو یہ زُلفیں کہ شب کٹ چکی ہے
یہ آنچل سنبھالو ! سَحر ہو گئی ہے

شکستہ اُمیدوں کی پُروائیوں کو
گلے سے لگا لو ! سَحر ہو گئی ہے

نکھلنے لگا ہے ضمیر مشیّت
اُٹھو سونے والو ! سحر ہو گئی ہے

بہاروں کے ساغر سے اے مہ جمالو
ضیائیں اُچھالو ! سحر ہو گئی ہے

Marfat.com

سوزِ تصوّرات سے تصویر جل گئی
اِک نغمہ گر کی جھومتی تقدیر جل گئی

ساقی نے اس ادا سے بکھیری ہیں بجلیاں
پیمانۂ حیات کی تنویر جل گئی

لاشے تڑپ رہے ہیں سرِ مقتلِ وفا
بِسمل کا رقص دیکھ کے شمشیر جل گئی

تاثیر آہِ سرد کی صُورت پہ ہنس پڑی
آہوں کا یہ گلہ ہے کہ تاثیر جل گئی

وہ مُسکرا رہے تھے مِرے حالِ زار پر
دیکھا تھا ایک خواب کہ تعبیر جل گئی

فرمودۂ خیال و نظر چاک چاک ہے
فرمانِ التفات کی تحریر جل گئی

بنہارِ میکدہ میں وضو کے ظروف تھے
ساغرؔ سُنا ہے جدتِ تعمیر جل گئی

Marfat.com

تَن سُلگتا ہے مَن سُلگتا ہے
جب بہاروں میں بَن سُلگتا ہے

نوجوانی عجیب نشہ ہے
چھاؤں میں بھی بدن سُلگتا ہے

جب وہ محوِ خرام ہوتے ہیں
رنگِ سَرو و سَمن سُلگتا ہے

جانے کیوں چاندنی میں پچھلی رات
چُپکے چُپکے چمن سُلگتا ہے

تیرے سوزِ سخن سے اے ساغرؔ
زندگی کا چلن سُلگتا ہے

Marfat.com

چمن میں غنچے کھلے ہوئے ہیں مگر نگارِ چمن نہیں ہے
نگاہ میں وُسعتیں نہیں ہیں خیال میں بانکپن نہیں ہے

کبھی خرد کے جہاں سے گزرے کبھی جنوں کا نگر بسایا
ہیں بے نیاز قیام و راحت ہمارا کوئی وطن نہیں ہے

ہماری حالت پہ رونے والو! ہماری عادت پہ ہنسنے والو
تمہیں کوئی رنج ہو تو ہو گا! ہمیں کوئی بھی محن نہیں ہے

تمہاری کاکل کا نام لے کر بہار پھولوں کو ڈس رہی ہے
غرورِ شبنم تو پھر اُڑا ہے وقارِ سرو وسمن نہیں ہے

حیا کے پہرے ہیں بازوؤں پر جبیں پہ آنچل کی حکمرانی
کوئی ہمکتا ہوا تنفّس کوئی مچلتی کرن نہیں ہے

یہاں جو بڑھ کر اُٹھائے مینا اسی کا ساغر اسی کی مینا
ہیں اپنے اپنے نصیب ساقی کسی کا کوئی بجن نہیں ہے

Marfat.com

یارب ترے جہان کے کیا حال ہو گئے
کچھ لوگ خواہشات کے دلال ہو گئے

تپتی رہی ہے آس کی کرنوں پہ زندگی
لمحے جدائیوں کے مہ و سال ہو گئے

بھولی ہے رنگ رنگ کو دنیا کی نرتکی
نغمے رُباب وقت کے بے تال ہو گئے

وحشت میں اپنے تارِ گریباں ہی دوستو
اُلجھے تو ہر قدم پہ گراں جال ہو گئے

ساغرؔ جو کل کھلے تھے وہ غنچے کہاں گئے
ہنگامۂ بہار میں پامال ہو گئے

Marfat.com

چمن لُٹ رہا ہے صبا رو رہی ہے
پئے سوگواراں فضا رو رہی ہے

شہادت پہ اکبرؑ کی ساری خُدائی
گریباں کُھلے ہیں وفا رو رہی ہے

فرشتے سرِ عرش ماتم کناں ہیں
کہ پیاسوں کی خاطر گھٹا رو رہی ہے

ذرا خاکِ کربل کی توقیر دیکھو
کہ بنتِ نبیؐ کی رِدا رو رہی ہے

وہ شبیرؑ آئے ہیں نیزے کی زد پر
تڑپتی ہیں کرنیں ضیاء رو رہی ہے

بہاروں کے ہیں چاک دامان یارو
ہے نغموں کا ماتم نوا رو رہی ہے

ہے تیرِ جفا اور حلقومِ اصغرؑ
جفاؤں پہ ساغرؔ جفا رو رہی ہے

Marfat.com

وُسعتِ گیسُوئے جاناں سے اُلجھ بیٹھے ہیں
صُورتِ گردشِ دوراں سے اُلجھ بیٹھے ہیں

مدحتِ بادۂ انگور کی خاطر ساقی
رِند اِک صاحبِ ایماں سے اُلجھ بیٹھے ہیں

چند نغمے جو مرے سازِ جنوں نے چھیڑے
مستیٔ چشمِ غزالاں سے اُلجھ بیٹھے ہیں

آج گمنامیٔ احساس کا پرچم لے کر
آدمی شُہرتِ یزداں سے اُلجھ بیٹھے ہیں

ایسے کچھ لوگ جنہیں صاحبِ اخلاص کہیں
پھر مرے حالِ پریشاں سے اُلجھ بیٹھے ہیں

نکہتیں صحنِ گلستاں سے خبر لائی ہیں
پھول آدابِ گُلستاں سے اُلجھ بیٹھے ہیں

کچھ پتنگے کہ عطا ہے جنہیں شعلوں کا مزاج
رونقِ شامِ غریباں سے اُلجھ بیٹھے ہیں

Marfat.com

جام ٹکراؤ ! وقت نازک ہے
رنگ چھلکاؤ ! وقت نازک ہے

حسرتوں کی حسین قبروں پر
پھول برساؤ ! وقت نازک ہے

اِک فریب اور زندگی کے لیے
ہاتھ پھیلاؤ ! وقت نازک ہے

رنگ اُڑنے لگا ہے پھولوں کا
اب تو آ جاؤ ! وقت نازک ہے

تشنگی تشنگی ! ارے توبہ
زُلف لہراؤ ! وقت نازک ہے

بزمِ ساغر ہے گوش بر آواز
کچھ تو فرماؤ ! وقت نازک ہے

Marfat.com

یہ نہ ہوتا تو بات کچھ بھی نہ تھی
داستانِ حیات کچھ بھی نہ تھی

حرفِ مطلب کو ڈھالتے کیسے
جامِ شہرت اچھالتے کیسے

یہ کتابیں، کہانیاں، قصے!
حُسنِ دوراں کے معتبر حصے

یہ ترقی، یہ عزّت و اکرام
زندگی کے حسین تر انعام

مُعجزے ہیں قلم کی حرکت کے
ہیں قلم سے اصول فطرت کے

علم و حکمت کو اس نے پالا ہے
ظلمتِ دہر میں اُجالا ہے

ہر صدا کا جواب دیتا ہے
زندگی کو شباب دیتا ہے

آئنہ ہے خیالِ آدمؑ کا
ایک نکتہ جمالِ آدمؑ کا

Marfat.com

محبت مستقل غم ہے محبت غم کا گہوارہ
جو آنسو رنگ لے آئے وہی دامن کا شہ پارہ
جسے ارماں کا خوں دے کر بنام آرزو سینچا !
خدا جانے کہاں ہے وہ جہان زندگی آرا
مرا ذوقِ خریداری ہے اِک جنسِ گراں مایہ
کبھی پھولوں کے شیدائی کبھی کانٹوں کا بنجارہ
جہاں منصب عطا ہوتے ہیں بے فکر و فراست بھی
وہاں ہر جُستجو جھوٹی ' وہاں ہر عزم ناکارہ
بسا اوقات چھولیتی ہے دامن کبریائی کا
تمہاری جنبشِ ابروُ مری تخلیق آوارہ
نہ جانے محتسب کیوں میکدے کا نام دیتے ہیں
جہاں کچھ آدمی کرتے ہیں اپنے درد کا چارہ
ترے گیسو خیالوں کی گرفتِ ناز سے گزرے
کہ جیسے ایک جوگی بن میں لہراتا ہے دو تارہ
پلٹ آئے ہیں شاید انقلابِ دید کے لمحے
نظر کی وسعتوں میں ڈوبتا جاتا ہے نظارہ
فقط اِک ہات میں ٹوٹا ہوا ساغر اُٹھانے سے
لرز اٹھا ہے اے یزداں تری عظمت کا مینارہ

Marfat.com

زندگی کا رنگ دینا ہے تری بیداد کو
سُرخیِ خونِ تمنا چاہیے فرہاد کو

نامکمل ہیں ابھی مظلوم کی رُسوائیاں
پھر ذرا ترتیب دیجئے ظلم کی رُوداد کو

یہ حسیں پلکوں کے جُھولے اور اشکِ آرزو
مُسکرا کر پالتا ہُوں دَرد کی اولاد کو

دام کے حلقے لگائے ہیں وہیں صیاد نے
صَید نے معصُوم سمجھا تھا جہاں صیاد کو

میرے خُونِ آرزو سے زندگی کی آبرو
مَیں نے رنگیں کر دیا ہے عالمِ ایجاد کو

جُستجو پھر بھی ترے غم کی رہی احساس کو
دربدر لے کے پھرا ہوں اس دلِ ناشاد کو

راہرو ساغرؔ کسی سے دل لگاتے ہیں کہاں
منزلوں پہ چھوڑ دیں گے راستے کی یاد کو

Marfat.com

عطا جسے تیرا عکسِ جمال ہوتا ہے
وہ پھول سارے گلستاں کا لال ہوتا ہے

تلاش کرتی ہے سائے تمہارے آنچل کے
چمن میں بادِ صبا کا یہ حال ہوتا ہے

رہِ مجاز میں ہیں منزلیں حقیقت کی
مگر یہ اہلِ نظر کا خیال ہوتا ہے

یہ واردات بھی اب دل پہ روز ہوتی ہے
مسرّتوں میں بھی ہم کو ملال ہوتا ہے

بہار فطرتِ صیّاد کی کہانی ہے
کہ اس کے دوش پہ پھولوں کا جال ہوتا ہے

یہ بکھرے بکھرے سے گیسو تھکی تھکی آنکھیں
کہ جیسے کوئی گلستاں نڈھال ہوتا ہے

جواب دے نہ سکیں جس کا دو جہاں ساغر
کسی غریب کے دل کا سوال ہوتا ہے

Marfat.com

یہ دُنیا ہے یہاں ہر لمحۂ تقدیر ظالم ہے
مرے افسانۂ بے نام کی تحریر ظالم ہے

غمِ ہستی کی زنجیروں سے انساں کو کہاں فرصت
کبھی حالات ظالم ہیں کبھی تدبیر ظالم ہے

مصوّر کا قلم رنگینیوں میں ڈوب کر اُبھرا
تصوّر مُسکرا کر کہہ گیا تصویر ظالم ہے

چراغِ آرزو کو اِک سہارا دے ہی جاتی ہے
یہاں ڈھلتے ہوئے سُورج کی ہر تنویر ظالم ہے

پلٹ کر زندگی کو زخمِ تازہ دے گئی اکثر
ہمارے نالہ و شیون کی ہر تاثیر ظالم ہے

چبھو کر دِل میں نشتر بیٹھ جاتے ہیں کہیں ساغرؔ
شواہد کہہ رہے ہیں یہ فلک بے پیر ظالم ہے

Marfat.com

اے دلِ بے قرار چُپ ہو جا
جا چکی ہے بہار چُپ ہو جا

اب نہ آئیں گے روٹھنے والے
دیدۂ اشکبار چُپ ہو جا

جا چُکا کاروانِ لالہ و گُل
اُڑ رہا ہے غبار چُپ ہو جا

چھوٹ جاتی ہے پھُول سے خُوشبو
رُوٹھ جاتے ہیں یار چُپ ہو جا

ہم فقیروں کا اس زمانے میں
کون ہے غمگسار چُپ ہو جا

حادثوں کی نہ آنکھ کُھل جائے
حسرتِ سوگوار چُپ ہو جا

گیت کی ضرب سے بھی اے ساغرؔ
ٹوٹ جاتے ہیں تار چُپ ہو جا

Marfat.com

ترے غم کو متاعِ حُسنِ انساں کر لیا مَیں نے
نگارِ آدمیّت کو غزل خواں کر لیا میں نے

تڑپ کر سوزِ دِل کو جلوہ ساماں کر لیا میں نے
بہت بے نُور تھی دُنیا چراغاں کر لیا میں نے

کِسی کے اِک تبسم پر اساسِ زندگی رکھ لی
شراروں کو نشیمن کا نگہباں کر لیا مَیں نے

اُٹھا کر چُوم لی ہیں چند مُرجھائی ہوئی کلیاں
نہ تم آئے تو یُوں جشنِ بہاراں کر لیا مَیں نے

خدا رکھے یہ عُذرِ جور باقی تم نہ شرماؤ
اب آرزوؤں کو پشیماں کر لیا مَیں نے

ابھی تک بے کفن سی ہے مری وحشت کی عریانی
یہ کِس اُمید پر گھر کو بیاباں کر لیا مَیں نے

کبھی ساغر بکف میں وجد میں آیا جو لہرا کر
تو اپنے ساتھ دُنیا کو بھی رقصاں کر لیا میں نے

Marfat.com

زرا گیسوئے یار کھولے گئے ہیں
تدبر کے بازار کھولے گئے ہیں!
شگوفوں کے ارماں نچوڑے گئے ہیں
شراروں کے اسرار کھولے گئے ہیں
کئی بار تیری وفاؤں کے عقدے
سرِ منزلِ دار کھولے گئے ہیں!
اُلٹ کر نقابِ رُخِ گل نگاراں
بہاروں کے دربار کھولے گئے ہیں

Marfat.com

اُمید کے موتی ارزاں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے
پھولوں سے مہکتے داماں میں درویش کی جھولی خالی ہے

احساسِ صفائی پتھر ہے ایمان سُلگتی دُھونی ہے
بے رنگ مزاجِ ذوراں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے

بے نُور مروّت کی آنکھیں بے کیف عنایت کے جذبے
ہر سمت بدلتے عنواں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے

گدڑی کے پھٹے ٹکڑے ساغرؔ اجرامِ تخیل کیا ڈھانپیں
فریاد کے نقطے حیراں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے

Marfat.com

اَشک رَواں نہیں ہیں ندامت کے پھُول ہیں
رُوٹھے ہُوئے بہار سے رحمت کے پھُول ہیں

ہیں داغہائے دِل کی شباہت لیے ہُوئے
شاید یہی وُہ باغِ محبت کے پھُول ہیں

ڈسنے لگی ہیں شاخِ تمنا کی کونپلیں
رسوائیوں کے خار معیشت کے پھُول ہیں

رقصاں ہیں رنگ رنگ خیابانِ زندگی
پنہاں کہانیوں میں حقیقت کے پھُول ہیں

دیوانگانِ کاکلِ ساقی سے مانگیے
وحشت کی وادیوں میں فراست کے پھُول ہیں

ایوانِ گُل فشاں کے مکینو ذرا سُنو!
ان جھونپڑوں میں بھی کہیں فطرت کے پھُول ہیں

کہتے ہُوئے سُنے ہیں سُخن آشنائے وقت
ساغرؔ کے شعر بزمِ لطافت کے پھُول ہیں

Marfat.com

مدّعا کچھ نہیں فقیروں کا
درد ہے لا دوا فقیروں کا

اور تو کچھ نہیں صدا بابا
ہو بھلا کر بھلا فقیروں کا

اپنی تنہائیوں پہ ہنستے ہیں
کون ہے آشنا فقیروں کا

منزلوں کی خبر خدا جانے
عشق ہے رہنما فقیروں کا

ایک مدّت سے خالی ہے
کاسۂ التجاء فقیروں کا

میکدے کی حدود میں ہوں گے
کیا بتائیں پتا فقیروں کا

زُلفِ جاناں کی نکہتیں ساغر
بن گئیں آسرا فقیروں کا

Marfat.com

فریاد کے تقاضے ہیں نغمۂ سخن میں
الفاظ سو گئے ہیں کاغذ کے پیرہن میں
ہر آن ڈس رہی ہیں ماضی کی تلخ یادیں!
محسوس کر رہا ہُوں بے چارگی وطن میں
ٹکڑا کوئی عطا ہُوا حرامِ بندگی کا
سُوراخ پڑ گئے ہیں اخلاص کے کفن میں
اے پاسبان گلشن تجھ کو خبر نہیں ہے
شعلے بھڑک رہے ہیں پھولوں کی انجمن میں
اے یار تیرے غم سے فرصت اگر ملی تو
تبدیلیاں کروں گا اس عالمِ کہُن میں

Marfat.com

اِن بہاروں پہ گُلستان پہ ہنس آئی ہے
دِل کے ہر داغِ فروزاں پہ ہنسی آئی ہے

آج پھر جامِ تہی اور گھٹا اُٹھی ہے
آج پھر رحمتِ یزداں پہ ہنسی آئی ہے

میری بھیگی ہوئی پلکوں کی چھما چھم پہ نہ جا
تیرے ٹوٹے ہُوئے پیماں پہ ہنسی آئی ہے

جب کبھی بچھڑا ہوا دوست ملا ہے کوئی
مُجھ کو اخلاصِ عزیزاں پہ ہنسی آئی ہے

مجھ کو اِک زہر کا چھلکا ہوا ساغر دے دو
مُجھ اِس دَور کے انسان پہ ہنسی آئی ہے

Marfat.com

پریشاں عکسِ ہستی، آئینہ بے نُور دیکھا ہے
مری آنکھوں نے افسردہ چراغِ طُور دیکھا ہے

سُرورِ کیف کا معیار اپنی ذات ہے ساقی
شرابِ دَرد سے ہر جام کو معمُور دیکھا ہے

بڑی مدّت سے آشفتہ اُمیدیں یاد کرتی ہیں
کہیں اس بزم میں یارو دلِ مجبور دیکھا ہے

یہ دستورِ وفا صدیوں سے رائج ہے زمانے میں
صدائے قُرب دی جن کو اُنہی کو دُور دیکھا ہے

کہیں لختِ جگر کھانے سے ساغرؔ بھوک مِٹتی ہے
لہُو کے گھونٹ پی کر بھی کوئی مخمور دیکھا ہے

Marfat.com

ہیں کتنی سازگار زمانے کی تلخیاں
تُو ہے تو پُر بہار زمانے کی تلخیاں

میں تلخیوں کے سائے میں پل کر جواں ہُوا
ہیں میری غمگسار زمانے کی تلخیاں

اے زہروِ حیات ذرا جام تو اُٹھا
بن جائیں گی قرار زمانے کی تلخیاں

جو ہو سکا نہ واقفِ آدابِ میکدہ
کرتا رہا شمار زمانے کی تلخیاں

تم ساتھ ہو تو جانِ وفا میرے واسطے
پھولوں کی رہگزار زمانے کی تلخیاں

دیکھی ہیں بارہا مری چشمِ شعور نے
اِنسان کا وقار زمانے کی تلخیاں

ساغرؔ یہی بلندی و پستی کا راز ہیں
تقدیسِ روزگار زمانے کی تلخیاں

Marfat.com

میرے چمن کو جہاں میں یہ سرفرازی ہے
ہر اک پھول نئی زندگی کا غازی ہے

بہار میں بھی سُلگتے رہے ہیں کاشانے
کہ یہ بھی ایک طرح کی شہ طرازی ہے

میں اس مقام پر تجھ کو تلاش کرتا ہوں
حقیقتوں کا تصرّف جہاں مجازی ہے

خُدا کے نام پہ پہلا سبُو اُٹھاتے ہیں
مے کشوں میں یہی رسمِ پاکبازی ہے

تمہاری زُلفِ پریشاں کو دَامِ کہہ دینا
بڑا حسین طریقِ فغاں نوازی ہے

رَوش رَوش پہ ہیں برق و شرر کے ہنگامے
مجھے یقین ہے بہاروں کی کارسازی ہے

لِکھو! یہ عظمتِ ہستی کے باب میں ساغرؔ
کہ غزنوی کی جلالتِ غمِ ایازی

Marfat.com

ہے دُعا یاد مگر حرفِ دُعا یاد نہیں
میرے نغمات کو اندازِ نوا یاد نہیں

میں نے پلکوں سے درِ یار پہ دستک دی ہے
میں وہ سائل ہوں جسے کوئی صدا یاد نہیں

میں نے جن کے لیے راہوں میں بچھایا تھا لہُو
ہم سے کہتے ہیں وہی عہدِ وفا یاد نہیں

کیسے بھر آئیں سرِ شام کسی کی آنکھیں
کیسے تھرّائی چراغوں کی ضیا یاد نہیں

صرف دُھندلائے ستاروں کی چمک دیکھی ہے
کب ہُوا، کون ہُوا کس سے خفا یاد نہیں!

زندگی جبرِ مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جُرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

آؤ اِک سجدہ کریں عالمِ مدہوشی میں
لوگ کہتے ہیں کہ ساغرؔ کو خدا یاد نہیں

Marfat.com

برگشتۂ یزداں سے کچھ بھول ہوئی ہے
بھٹکے ہوئے انسان سے کچھ بھول ہوئی ہے

تا حدِ نظر شعلے ہی شعلے ہیں چمن میں!
پھولوں کے نگہبان سے کچھ بھول ہوئی ہے

جس عہد میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی!
اس عہد کے سلطان سے کچھ بھول ہوئی ہے

ہنستے ہیں مری صورتِ مفتوں پہ شگوفے
میرے دلِ نادان سے کچھ بھول ہوئی ہے

حوروں کی طلب اور مے و ساغر سے ہے نفرت
زاہد! ترے عرفان سے کچھ بھول ہوئی ہے

Marfat.com

سوچیئے مے کشی کے بارے میں
صُورتِ زندگی کے بارے میں

مشورہ ہو رہا ہے تاروں میں
دیدۂ شبنمی کے بارے میں

آپ سے کچھ ہمیں شکایت ہے
زُلف کی برہمی کے بارے میں

لوگ دیوانے ہو ہی جاتے ہیں
سوچ کر آگہی کے بارے میں

چھوڑ روداد ساغر و مینا
بات کر تشنگی کے بارے میں

Marfat.com

کھلتے رہیں گے صحنِ چمن میں ہزار پھول
لیکن کہاں نصیبِ تمنا میں چار پھول

شاید یہیں کہیں ہو ترا نقشِ پائے ناز
ہم نے گرا دیئے ہیں سرِ رہگزار پھول

آوارگانِ شوق چلو ہم کریں تلاش
وہ کارواں جو چھوڑ گیا ہے غبار پھول

کھولے ہیں اس نے گیسوئے عنبر فشاں ضرور
کچھ حد سے ہو گئے ہیں سوا اشکبار پھول

بھنوروں کو جستجو ہے تیری کنج کنج میں
شاخوں پہ کر رہے ہیں تیرا انتظار پھول

ہائے شہیدِ ناز کی تربت پہ رونقیں
مدھم سی اِک شمع ہے دو سوگوار پھول

پھولوں پہ مرمٹے کبھی کانٹوں پہ جی لیے
اپنی نظر میں ایک ہیں گلشن میں خار پھول

Marfat.com

یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں
اِن میں کچھ صاحبِ اسرار نظر آتے ہیں
تیری محفل کا بھرم رکھتے ہیں سو جاتے ہیں
ورنہ یہ لوگ تو بیزار نظر آتے ہیں
دُور تک کوئی ستارہ ہے نہ کوئی جگنو
مرگِ اُمید کے آثار نظر آتے ہیں
مرے دامن میں شراروں کے سوا کچھ بھی نہیں
آپ پھولوں کے خریدار نظر آتے ہیں
کل جنہیں چھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر
آج وہ رونقِ بازار نظر آتے ہیں
حشر میں کون گواہی میری دے ساغرؔ
سب تمہارے ہی طرفدار نظر آتے ہیں

Marfat.com

اِس میں شامل دشت و صحرا اور ویرانے کی بات
اہلِ محفل سے جُدا ہے تیرے دیوانے کی بات

محتسب ہم بے گناہوں کو نہ دے الزامِ مَے
تشنگی میں آ گئی ہونٹوں پہ مَے خانے کی بات

ہاں ابھی بھولی نہیں جَورِ خزاں کی داستان
احتیاطاً ہم نہیں کرتے بہار آنے کی بات

بن گئی ہے سُرخیِ حُسنِ بہارِ جاوداں
آ گئی زُلفِ معنبر کے بکھر جانے کی بات

ہر نفس میں شعلہ زن ہیں گرمیاں حالات کی
زندگی ہے ان دِنوں بے موت مر جانے کی بات

میکدہ بدلا ہوا ساغؔر شکستہ حال ہیں
ہر حقیقت بن گئی ہے آج افسانے کی بات

Marfat.com

اِحتیاطاً فقر کا ہر مرحلہ کٹتا رہا
اِتفاقاً آپ کی خیرات کا دھڑکا رہا

آج پھر شبنم کے قطروں نے بجایا جلترنگ
آج پھر دامن مری آواز کا بھیگا رہا

کوئی آیا ہے نہ آئے گا دلِ ناداں کبھی
میرے دروازے کا پردہ تو سدا ہلتا رہا

رات کی رانی کا جھونکا تھا کسی کی یاد بھی
دیر تک آنگن مرے احساس کا مہکا رہا

تیز رو چلتے ہیں ساغرؔ قافلے اس نام سے
رہنماؤں سے ہمیشہ راہزن اچھا رہا

Marfat.com

بدنامیٔ حیات سے رنجور ہو گئے
اے یار! تیری بات سے رنجور ہو گئے

یزداں کے حادثات پہ ہم نے کیا یقیں
اپنی شکستِ ذات سے رنجور ہو گئے

مُرجھا کے رہ گئی غمِ و شام کی بہار
فصلِ تکلفات سے رنجور ہو گئے

ہر رہگزر پہ چُور ہیں انسانیت کے پاؤں
شیشے کی کائنات سے رنجور ہو گئے

اپنوں نے زندگی میں ہراساں کیا مُجھے
غیروں کے اِلتفات سے رنجور ہو گئے

ساغر سکون دے گئی دِل کی کسک ہمیں
اکثر خوشی کی بات سے رنجور ہو گئے

Marfat.com

نہ شانِ قیصر و کسریٰ نہ سطوت کے لا
غمِ بشر جسے کہیئے کہیں سے وہ شے لا

خمارِ لالہ و گل ہے نہ کیفِ رقصِ صبا
بہار میں بھی رہا دامنِ چمن پھیلا

جسے تصورِ انساں کشید کرتا ہے!
شعور ڈوب کے نکلے نہ جس میں وہ مے لا

وہ جس کے پاس ہو زخمِ حیات کا مرہم
کہیں سے ڈھونڈ کوئی ایسا چارہ گر ہے لا

درِ سخاوتِ احساس بند ہے ساغر
شکستِ کاسۂ مجنوں نہ اب سگِ لیلےٰ

Marfat.com

حاضر شراب و جام ہیں تُو جاگ تو سہی
الطاف خاص و عام ہیں تُو جاگ تو سہی

ہیں اختیارِ شوق میں تاروں کی منزلیں
بھٹکے ہوئے مقام ہیں تُو جاگ تو سہی

اب شب کی ظلمتوں میں کہیں آس پاس ہی
صبحوں کے اہتمام ہیں تُو جاگ تو سہی

افسردگی گناہ کی تمثیل ہے ندیم
بے چینیاں حرام ہیں تُو جاگ تو سہی

ساغرؔ! قریب تر ہے دیارِ مہ و نجوم
بس اور چند گام ہیں تُو جاگ تو سہی

Marfat.com

زخمِ دِل پر بہار دیکھا ہے
کیا عجب لالہ زار دیکھا ہے

جن کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا
اِن کے سینوں میں پیار دیکھا ہے

تشنگی ہے صدف کے ہونٹوں پر
گل کا سینہ فگار دیکھا ہے

خاک اُڑتی ہے تیری گلیوں میں
زندگی کا وقار دیکھا ہے

ساقیا! اہتمامِ بادہ کر!
وقت کو سوگوار دیکھا ہے

جذبۂ غم کی خیر ہو ساغرؔ
حسرتوں پر نکھار دیکھا ہے

Marfat.com

تفریق نے جادُو ہی جگایا ہے بلا کا
خطرے میں اے یار ! چمن مہر و وفا کا

توہین ہے درویش کا اس شہر میں جینا
ہو فاقہ کشی نام جہاں صبر و رضا کا

اب تک کا تفکّر غمِ تقدیر کا چارہ
سینے میں پتہ رکھتے ہیں جو ارض و سَما کا

جی چاہتا ہے اے میرے افکار کی مُورت
ملبُوس بنا دُوں تجھے تاروں کی رِدا کا

محفوظ رہیں میرے گلستاں کی فضائیں
ہو قتلِ گل و لالہ تقاضا ہے صَبا کا

جلتے ہُوئے دیکھے وہی معصُوم شگوفے
تھا جن کو بھروسہ ترے دامن کی ہوا کا

کچھ سَرد سی آہیں ہیں تو کچھ ڈوبتے آنسُو
ساغرؔ یہ صِلہ تجھ کو مِلا سوزِ نوا کا

Marfat.com

تیرے دامن کی ہوا مانگتے ہیں
ہم بھی جینے کی دُعا مانگتے ہیں

مُطرِبو ! کوئی اچھوتا نغمہ
سازِ آہنگ و صدا مانگتے ہیں

صحنِ کعبہ کے مُجاری مچلے
آستینوں میں خُدا مانگتے ہیں

ماہ و انجم کے جھروکے اکثر
کس کے عارض کی ضیا مانگتے ہیں

پھر پتنگوں میں خدائی جاگی
شعلۂ حشر نُما مانگتے ہیں

بندہ پرور ! کوئی خیرات نہیں
ہم وفاؤں کا صِلہ مانگتے ہیں

مے کدہ ہو کہ کلیسا ساغرؔ
ساری دُنیا کا بھلا مانگتے ہیں

Marfat.com

ہے فغانِ لالہ و گُل مست نظّاروں کے ساتھ
بُجھ رہی ہے تشنگی پھُولوں کی انگاروں کے ساتھ

آئے گا شاید عزیز مصر بکنے کے لیے
آج خود یُوسف کو دیکھا ہے خریداروں کیساتھ

ہر قدم پر زندگی کی آبرو خطرے میں ہے
ظلمتوں کے قافلے دیکھے ہیں مہ پاروں کے ساتھ

مُفلسوں پر ہنس رہی ہیں عظمتیں ابلیس کی
اور خدا کی رحمتیں منسوب زرداروں کے ساتھ

سَر برہنہ عابدہ کمخواب و ریشم کے بغیر
ناچتی ہے عاصمہ سکّوں کی جھنکاروں کے ساتھ

نغمۂ بُلبُل نہیں تو نالۂ دل ہی سہی
ملتے جلتے ہیں بیاباں بھی چمن زاروں کے ساتھ

Marfat.com

ایک نغمہ' ایک تارا' ایک غنچہ' ایک جام
اے غمِ دوراں ! غمِ دوراں تجھے میرا سلام

زُلف آوارہ' گریباں چاک' گھبرائی نظر
ان دِنوں یہ ہے جہاں میں زندگانی کا نظام

چند تارے ٹوٹ کر دامن میں میرے آ گرے
مَیں نے پُوچھا تھا ستاروں سے ترے غم کا مقام

کہہ رہے ہیں چند بچھڑے راہروؤں کے نقشِ پا
ہم کریں گے انقلابِ جستجو کا اہتمام

پڑ گئیں پیراہنِ صُبحِ چمن پر سِلوٹیں
یاد آ کر رہ گئی ہے بے خودی کی ایک شام

تیری عصمت ہو کہ ہو میرے ہُنر کی چاندنی
وقت کے بازار میں ہر چیز کے لگتے ہیں دام

ہم بنائیں گے یہاں ساغرؔ نئی تصویرِ شوق
ہم تخیّل کے مُجدّد ہم تصوّر کے امام

Marfat.com

خون بادل سے برستے دیکھا
پھول کو شاخ پہ ڈستے دیکھا

کتنے بیدار خیالوں کو یہاں
دامِ اخلاص میں پھنستے دیکھا

دِل کا گلشن کہ بیاباں ہی رہا
ایسا اُجڑا کہ نہ بستے دیکھا

کھل گیا جن پہ مسرت بھرم
پھر کبھی ان کو نہ ہنستے دیکھا

اب کہاں اشکِ ندامت ساغر
آستینوں کو ترستے دیکھا

Marfat.com

دَرد کے ماروں پہ ہنستا ہے زمانہ بے خبر
زخمِ ہستی کی کسک سے ہے نشانہ بے خبر

نکہتوں کے سائے میں ٹوٹے پڑے ہیں چند پھول
بجلیوں کی یورشوں سے آشیانہ بے خبر

حُسنِ برہم کو نہیں حالِ پریشاں سے غرض
سازِ دل کی دھڑکنوں سے ہے زمانہ بے خبر

ہم قرارِ دل نہیں ہیں ہم نہیں آنکھوں کا نُور
ہم سے آوارہ کا ہوتا ہے ٹھکانہ بے خبر

دونوں عالَم وسعتِ آغوش کی تفسیر ہیں
دیکھنے میں ہے نگاہِ مجرمانہ بے خبر

آپ اپنے فن سے ناواقف ہے ساغؔر کی نظر
لعل و گوہر کی ضیاؤں سے خزانہ بے خبر

Marfat.com

ہر موج ہے افسردہ تو مغموم ہیں دھارے
ایسے میں کوئی شورِ تلاطم کو پکارے

خود نکہتِ گُل جُرم چمن میں تھی ملوث
جب غور سے دیکھا تو نہ بجلی نہ شرارے

مائل بہ تغیر ہے یہاں فطرت بیتاب
بدنام ہیں ساقی کی نگاہوں کے اشارے

شاخوں پہ بکھرتے ہوئے گیسوئے پریشاں
منسوب ہیں ان سے بڑے الہام کے پارے

آئینِ مروّت وہی ترتیب کرے گا
جو اپنے لہُو سے رُخِ آلام نکھارے

شاید کہ نئی فصل کی تقدیر جگا دیں
یہ ہوش میں ڈوبے ہوئے مدہوش نظارے

جب تک مرے ساغر میں چھلکتی رہی صہبا
احساس میں زندہ رہے یہ چاند ستارے

Marfat.com

آہن کی سُرخ تال پہ ہم رقص کر گئے
تقدیر تیری چال پہ ہم رقص کر گئے

پنچھی بنے تو رفعتِ افلاک پر اُڑے
اہلِ زمیں کے حال پہ ہم رقص کر گئے

کانٹوں سے احتجاج کیا ہے کچھ اس طرح
گلشن کی ڈال ڈال پہ ہم رقص کر گئے

واعظ ! فریبِ شوق نے ہم کو لبھا لیا
فردوس کے خیال پہ ہم رقص کر گئے

ہر اعتبارِ حُسنِ نظر سے گزر گئے
ہر حلقہ ہائے جال پہ ہم رقص کر گئے

مانگا بھی کیا تو قطرۂ چشمِ تصرفات
ساغر ترے سوال پہ ہم رقص کر گئے

Marfat.com

شعلے' آنچ' دُھواں اور آگ
ہائے مِرے گُلشن کے بھاگ

تیرے گھر میں سیپ اور موتی
میرا حِصّہ ریت اور جھاگ

آگ لگا دو دیدہ دِل میں
گاؤ! گاؤ! دیپک راگ

کوئی نہ آیا' کوئی نہ آیا
روز منڈیرے بولا کاگ

زُلفِ تخیل سے اے ساغؔر
کھیل رہے ہیں کالے ناگ

Marfat.com

آلام کی یورش میں بھی خورسند رہے ہیں
نیرنگیٔ حالات کے پابند رہے ہیں

آفاق میں گونجی ہے مری شعلہ نوائی
نالے مرے افلاک کا پیوند رہے ہیں

ڈالی ہیں تہ خاک نشینوں نے کمندیں
ہر چند محلات کے در بند رہے ہیں

ہر دور میں دیکھا ہے مری فکرِ رسا نے
کچھ لوگ زمانے کے خداوند رہے ہیں

ساغرؔ نہ ملی منزلِ مقصود خرد کو
ہاں قافلہ سالار جنوں مند رہے ہیں

Marfat.com

دِن کٹ گئے جنوں کے آلام کے سہارے
سب کام چل گئے ہیں اِک جام کے سہارے

بے چینیوں کی منزل' بے تابیوں کی راہیں
کیا ڈھونڈتا ہے اے دل آرام کے سہارے

حسرت سے دیکھتا ہُوں مجروح عشرتوں کو
اِک صبح ہو رہی ہے اِک شام کے سہارے

اے سنگدل زمانے ! رُودادِ عاشقی کا
آغاز کر دیا ہے انجام کے سہارے

ترے گیسوؤں کے سائے مری زندگی کا عنواں
مری شاعری فروزاں ترے نام کے سہارے

مایوسیوں کی مے سے مخمور ہو گئے ہیں
ٹوٹے ہوئے سبُو ہیں اب کام کے سہارے

کعبہ کے پتھروں کی اک داستاں ہے یارو
تقدیرِ بندگی ہیں اصنام کے سہارے

کتنی تجلیوں سے گھر جل رہے ہیں ساغر
کتنی حقیقتیں ہیں اوہام کے سہارے

Marfat.com

بھنور آنے کو ہے اے اہلِ کشتی ناخدا چُن لیں
چٹانوں سے جو ٹکرائے وہ ساحل آشنا چُن لیں

زمانہ کہہ رہا ہے مَیں نئی کروٹ بدلتا ہُوں
انوکھی منزلیں ہیں کچھ نرالے رہنما چُن لیں

اگر شمس و قمر کی روشنی پر کُچھ اجارہ ہے
کِسی بے دَرد ماتھے سے کوئی تارِ ضیا چُن لیں

یقیناً اب عوامی عدل کی زنجیر چھنکے گی
یہ بہتر ہے کہ مُجرم خود ہی جُرموں کی سزا چُن لیں

اسیری میں کریں حُسنِ گلستاں کی نگہبانی
قفس میں بیٹھ کر طائر ذرا رنگِ فضا چُن لیں

بگولے نکہتِ گُل کے نمائندے کہاں ساغؔر
سُنیں جو بات پھُولوں کی وہ ہمرازِ صبا چُن لیں

Marfat.com

متاعِ کوثر و زمزم کے پیمانے تری آنکھیں
فرشتوں کو بنا دیتی ہیں دیوانے تری آنکھیں

جہانِ رنگ و بُو اُلجھا ہُوا ہے اِنکے ڈوروں میں
لگی ہیں کاکلِ تقدیر سُلجھانے تری آنکھیں

اشاروں سے دلوں کو چھیڑ کر اقرار کرتی ہیں
اُٹھاتی ہیں بہارِ نَو کے نذرانے تری آنکھیں

وہ دیوانے زمامِ لالہ و گُل تھام لیتے ہیں
جنہیں منسوب کر دیتی ہیں ویرانے ترِی آنکھیں

شگوفوں کو شراروں کا مچلتا رُوپ دیتی ہیں
حقیقت کو بنا دیتی ہیں افسانے تیری آنکھیں

Marfat.com

صحنِ کعبہ بھی یہیں ہے تو صنم خانے بھی
دل کی دنیا میں گلستاں بھی ہیں ویرانے بھی

لوگ کہتے ہیں اجارہ ہے ترے جلووں پر
اتنے ارزاں تو نہیں ہیں ترے دیوانے بھی

آتشِ عشق میں پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
مجرمِ سوزِ وفا شمع بھی پروانے بھی

کچھ فسانوں میں حقیقت کی جھلک ہوتی ہے
کچھ حقیقت سے بنا لیتے ہیں افسانے بھی

میرے اشعار ہیں تصویرِ تمنا ساغرؔ
ان کی آغوش میں ہیں درد کے افسانے بھی

Marfat.com

سکوتِ غم سے جو گزرے نہ پھر ملی آواز
یہیں کہیں انہی گلیوں میں کھو گئی آواز

یہ کہکشاں مرے نغمات کی لڑی یارو
کرن کرن کی سماعت میں ہے مری آواز

بہت دنوں سے ہے پامال دِل کا ہر غنچہ
میں منتظر ہوں کوئی آئے شبنمی آواز

نہ چھیڑ عذرِ محبت کی داستاں اے دوست
کہ بزمِ عشق میں ہوتی ہے خامشی آواز

مَیں خود نگر ہوں کسی موڑ پہ نہ ٹھہروں گا
ازل سے دیتی رہی مجھ کو زندگی آواز

شبِ فراق کوئی گنگنا کے گزرا ہے
کہ بن گئی ہے ستاروں کی روشنی آواز

خدا کرے کہ ستاروں کو چھو سکے ساغر
سُرودِ زیست کے پردوں میں ڈوبتی آواز

Marfat.com

جب سے دیکھا پَری جمالوں کو
مَوت سی آ گئی خیالوں کو

دیکھ تشنہ لبی کی بات نہ کر
آگ لگ جائے گی پیالوں کو

پھر اُفق سے کِسی نے دیکھا ہے
مُسکرا کر خراب حالوں کو

فیض پہنچا ہے بارہا ساقی
تیرے مَستوں سے اِن سَوالوں کو

دونوں عالم پہ سرفرازی کا
ناز ہے تیرے پائمالوں کو

اِس اندھیروں کے عہد میں ساغؔر
کیا کرے گا کوئی اُجالوں کو

Marfat.com

رشکِ خورشید و قمر یاد آیا
شعلۂ رُخِ مَست نظر یاد آیا

اشک آنکھوں سے برستے ہی رہے
جب کبھی وہ گُلِ تر یاد آیا

آج کھولی جو بیاضِ غالبؔ
مَعدنِ لَعل و گہر یاد آیا

برق چمکی تو نشیمن دیکھا
شاخ ٹوٹی تو ثمر یاد آیا

زخم سینے کے مہک اُٹھے ہیں
راحتِ قلب و جگر یاد آیا

چاند کی سمت جو دیکھا ساغرؔ
اپنے ارماں کا سفر یاد آیا

Marfat.com

پھول کی پنکھڑی ! سَرِرا ہے
بُوند اِک خون کی ! سَرِ را ہے

منزلِ آرزُو کہاں آئی
آنکھ اُن سے لڑی ! سرِ را ہے

آپ گزرے کہ جُوئے مے گزُری
مِٹ گئی تشنگی ! سرِ را ہے

جانے پتھر کِدھر سے آیا تھا
چوٹ دل پہ لگی ! سَرِ را ہے

اے سَمن بار کھڑکیوں والو
جھانک لینا کبھی ! سَرِ را ہے

بَن گئیں آج حسرتیں ساغر
مجمعِ بے کسی ! سرِ را ہے

Marfat.com

مِٹ گئیں روشنی میں تحریریں
جَل گئیں چاندنی میں تصویریں

ہائے وہ تیرے عنبریں گیسُو
لے اُڑے زندگی کی تفسیریں

سُرخ کنگن کلائیوں میں ہلے
ہل گئیں دو جہاں کی تقدیریں

رسمِ فرہاد پھر کریں زندہ
آؤ پھر پتھروں کے دِل چیریں

اے مریضِ الم ! تسلّی رکھ
چارہ گر کر رہے ہیں تدبیریں

ہاں اچھا لو حیات کے ساغر
صبحِ محشر میں اور تاخیریں

Marfat.com

کُچھ حرفِ التجا تھے دُعاؤں سے ڈر گئے
ارمان بندگی کے خداؤں سے ڈر گئے

اَب کون دیکھتا ہے ترے شمس کی طرف
سُورج مُکھی کے پُھول شعاؤں سے ڈر گئے

ہنس کر جو جھیلتے تھے زمانے کی تلخیاں
اے چشمِ یار تیری اداؤں سے ڈر گئے

رنگیں فضا میں جل گئیں خاموش تتلیاں
آنچل اُڑے تو پھول ہواؤں سے ڈر گئے

آہوں کو اعتبارِ سماعت سمجھ لیا
نغموں کی بے قرار صداؤں سے ڈر گئے

ساقی نے مُسکرا کے گلے سے لگا لیے
وہ آدمی جو اپنی خطاؤں سے ڈر گئے

تشنہ لبی نے ساغر و مینا کو ڈس لیا
زُلفوں کی مَست مَست گھٹاؤں سے ڈر گئے

Marfat.com

دِل مِلا اور غم شناس مِلا
پھول کو آگ کا لباس مِلا

ہر شناور بھنور میں ڈُوبا تھا
جو ستارہ مِلا اُداس مِلا

مَے کدے کے سِوا ہمارا پتہ
تیری زُلفوں کے آس پاس مِلا

مُجھ کو تقدیر کی گزرگاہ میں
صرف تدبیر کا ہراس مِلا

آبِ رضوان کی دھوم تھی ساغرؔ
سادہ پانی کا اک گلاس مِلا

Marfat.com

چُھپائے دل میں غموں کا جہان بیٹھے ہیں
تمہاری بزم میں ہم بے زبان بیٹھے ہیں

یہ اور بات کہ منزل پہ ہم پہنچ نہ سکے
مگر یہ کم ہے کہ راہوں کو چھان بیٹھے ہیں

فغاں ہے، درد ہے، سوز و فراق و داغِ الم
ابھی تو گھر میں بہت مہربان بیٹھے ہیں

اب اور گردشِ تقدیر کیا ستائے گی
لُٹا کے عِشق میں نام و نشان بیٹھے ہیں

وہ ایک لفظِ محبت ہی دل کا دُشمن ہے
جسے شریعتِ احساس مان بیٹھے ہیں

ہے میکدے کی بہاروں سے دوستی ساغرؔ
ورائے حدِ یقین و گماں بیٹھے ہیں

Marfat.com

نگر نگر میں پھیرا اپنا
کہیں نہیں ہے ڈیرا اپنا

گلی گلی میں آنا جانا
دو قدموں کا تانا بانا

چلتے جائیں بکتے جائیں
پھول اور پتھر چنتے جائیں

بجلی ہے رفتار ہماری
منزل ہے اس پار ہماری

کوئی نہیں ہے دشمن اپنا
صحرا اپنا گلشن اپنا

خاکِ زمانہ چھان چکے ہیں
دُنیا کو پہچان چکے ہیں

ہر کوچے میں صدا لگائیں
گزریں اور گزرتے جائیں

اپنا ہو یا غیر ہو بابا
دل والوں کی خیر ہو بابا

Marfat.com

مول اگر بِک جائے ہستی
جنسِ محبت پھر بھی سستی

میں بھی چُپ ہُوں تو بھی چُپ
دُنیا ہے پھر کی بستی

مَست خلا میں میرے سَجدے
کرتا ہُوں آفاق پرستی

درد میں جینا اپنی ہمت
آگ میں جلنا کِس کی ہستی

اپنی بادہ خُونِ وفا ہے
اپنی بوتل فاقہ مستی

چہروں کو بدنام نہ کر دے
آئینوں کی چہرہ دستی

کون بُلندی سے ٹکرایا
چیخ اُٹھی ہے ساغرؔ پستی

Marfat.com

پھول مَسلیں تو انہیں نغمہ و جھنکار مِلیں
مَیں نے کانٹے تو نہیں بوئے کہ انگار مِلیں

آنکھ لرزاں ہے سرِ محفلِ ہستی اے دوست
اِن کی چلمن کے قریں تشنۂ دیدار مِلیں

اُس کو ادراک کی پرُ نُور زباں کہتے ہیں
جس میں انسان کی تعظیم کے اطوار مِلیں

ایسی مجروح تمنّا ہی صلیبِ غم ہے
جس کو غنچے بھی بہاروں میں گرفتار مِلیں

خونِ دل شرط ہے اے یارِ بصیرت کے لیے
یہ بھی ممکن ہے کہ صحراؤں میں گلزار مِلیں

حیف اُس چارہ گرِ وقت کی قسمت ساغرؔ
جس کو ہر گام پہ تقدیر کے بیمار مِلیں

Marfat.com

نکلے صدف کی آنکھ سے موتی مرے ہوئے
پھوٹے ہیں چاندنی میں شگوفے جلے ہوئے

ہے اہتمامِ گریہ و ماتم چمن چمن
رکھے ہیں مقتلوں میں جنازے سجے ہوئے

ہر ایک سنگِ میل ہے اب تنگِ رہگذر
ہیں رہبروں کی عقل پہ پتھر پڑے ہوئے

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

اب میکدے میں بھی نہیں کچھ اہتمامِ کیف
ویران ہیں شعور تو دِل ہیں بجھے ہُوئے

ساغر یہ واردات بھی کتنی عجیب ہے
نغمہ طرازِ شوق ہُوں لب ہیں سِلے ہوئے

Marfat.com

یقیں کر کہ یہ کہنہ نظام بدلے گا
ترا شعور مزاجِ عوام بدلے گا

یہ کہہ رہی ہیں فضائیں بہارِ ہستی کی
نیا طریقِ قفس اور دام بدلے گا

نفس نفس میں شرارے سے کروٹیں لیں گے
دِلوں میں جذبۂ محشر خرام بدلے گا

مُروّتوں کے جنازے اُٹھائے جائیں گے
سُنا ہے ذوقِ سلام و پیام بدلے گا

دل و نظر کو عطا ہوں گی مستیاں ساغؔر
یہ بزمِ ساقی یہ بادہ یہ جام بدلے گا

Marfat.com

کاروبارِ وفا کا نام نہ لو
آدمی کی سزا کا نام نہ لو

راہزن شرمسار سے ہوں گے
راہبرو راہنما کا نام نہ لو

ڈوب جاتی ہیں کشتیاں اکثر
کیا ہُوا، نا خدا کا نام نہ لو

کِس نے توڑا ہے کاسۂ مجنوں
ان کے دستِ سخا کا نام نہ لو

کون چپکے سے پی کے گزرا ہے
زاہدِ پارسا کا نام نہ لو

رنگ اُڑ جائے گا شگوفوں کا
اعتبارِ صبا کا نام نہ لو

ذوقِ انسان کی مُفلسی ساغرؔ
کہہ رہی ہے خُدا کا نام نہ لو

Marfat.com

جل رہا ہے چراغِ تنہائی
تو سنِ زندگی کہاں آئی

میرے نغموں میں ڈوب جاتی ہے
فیضؔ اور قاسمیؔ کی شہنائی

وہ فنا کی حدود سے گزرا
جس نے ٹھوکر حیات کی کھائی

میں شرارہ نہیں ستارہ ہوں
میں نے ذرّوں کی زلف سُلجھائی

دیکھ کر زرد کونپلیں ساغرؔ
موسمِ گل کی بات یاد آئی

Marfat.com

مضمحل دردِ غم ہے بے چارہ
پھر مجھے زندگی نے للکارا

سلطنت ہے قناعتِ درویش
ہر نفس ہے سکندر و دارا

داغ ہیں گل چمن کے سینے پر
اشک افشاں ہے چشمِ نظارہ

کاش تکمیلِ آرزو کے لیے
پھر میسر ہو ذوقِ آوارہ

ہیں ضیاؤں کی بخششیں ساغرؔ
ذرہ ذرہ ہے آج مہ پارہ

Marfat.com

آزادیوں کے نام پہ رُسوائیاں مِلیں
مشکل سے تیرے درد کی پہنائیاں مِلیں

ساقی نے جھوٹ بولا ہے فصلِ بہار کا
گلشن میں صرف آگ کی انگڑائیاں مِلیں

مُجھ کو مِلے ہیں قریۂ مہتاب میں گڑھے
تجھ کو تو پتھروں میں بھی رعنائیاں مِلیں

ہم نے انہیں کو صُورت جاناں بنا لیا
دیوارِ آرزُو پر جو پرچھائیاں مِلیں

اُن پر نثار محفل ہستی کی رونقیں
اے دوست! میکدے میں جو تنہائیاں ملیں

ہر تجربے میں ساغرِ مے کا جواز ہے
ہر فلسفے میں زُلف کی گہرائیاں مِلیں

Marfat.com

بازارِ آرزو کی نوا دام چڑھ گئے
ہر چیز قیمتوں سے سِوا دام چڑھ گئے

ہے غازۂ بہار سے محروم اِن دِنوں
مخمور گیسوؤں کی گھٹا دام چڑھ گئے

اب قرض سے بحال ہو مشکل سے دوستو!
کہتی ہے میکدے کی فضا دام چڑھ گئے

بے چین سُرخ سُرخ لبوں کی فصاحتیں
ہیں نکہتوں سے رنگ خفا دام چڑھ گئے

ہر ماہ لُٹ رہی ہے غریبوں کی آبرو
چڑھنے لگا ہلالِ قضا دام چڑھ گئے

اے وقت مُجھ کو غیرتِ انساں کی بھیک دے
روٹی میں بک گئی ہے رِدا دام چڑھ گئے

اے احتسابِ زیست کی لٹکی ہوئی صلیب
ہر روز جیسے روزِ جزا دام چڑھ گئے

نقدِ خرد سُرورِ تمنا کا مول ہے
ارماں کا رنگ زرد ہوا دام چڑھ گئے

Marfat.com

احتیاطاً فقر کا ہر مرحلہ کٹتا رہا
اتفاقاً آپ کی خیرات کا دھڑکا رہا

آج پھر شبنم کے قطروں نے بجایا جلترنگ
آج پھر دامن مری آواز کا بھیگا رہا

کوئی آیا ہے نہ آئے گا دلِ ناواں کبھی
میرے دروازے کا پردہ تو سدا ہلتا رہا

رات کی رانی کا جھونکا تھا کسی کی یاد بھی
دیر تک آنگن مرے احساس کا مہکا رہا

تیز رو چلتے ہیں ساغرؔ قافلے اس نام سے
رہنماؤں سے ہمیشہ راہزن اچھا رہا

Marfat.com

چمن پہ دام پہ درویش مُسکراتا ہے
ہر اِک مقام پہ درویش مُسکراتا ہے

صُراحی بزم میں جب قہقہے اُگلتی ہے
سکوتِ جام پہ درویش مُسکراتا ہے

ہزار حشر اُٹھا اے تغیرِ دُنیا
ترے خرام پہ درویش مُسکراتا ہے

شفق میں خونِ شہیداں کا رنگ شامل ہے
فروغِ شام پہ درویش مُسکراتا ہے

کبھی خُدا سے شکایت کبھی گلہ خود سے
مذاقِ عام پہ درویش مُسکراتا ہے

ہوس مشیر ہو جس بادشاہ کی ساغر
تو اِس غلام پہ درویش مُسکراتا ہے

Marfat.com

جگر کے زخم جاگے ایک شامِ نو بہار آئی
نہ جانے تیری گلیوں سے فضائے مشکبار آئی

اسیروں نے نئی دُھن میں کوئی فریاد چھیڑی ہے
شگوفے مُسکرائے اِک صدائے کیف بار آئی

ہے گردِ کارواں کی گود میں شاید کوئی منزل
سُنو اے رہنماؤ! اک نویدِ لالہ زار آئی

کِسی رندِ جہاں کش نے کوئی پیمانہ توڑا ہے
تمناؤں کے گلزاروں میں اِک صوتِ ہزار آئی

جبینِ عشق نے سجدے کیے تقدیسِ اُلفت کے
چمن میں رقص فرماتی ہوئی موجِ خُمار آئی

شگفتہ کِس قدر مجموعۂ اشعارِ ساغر ہے
صبا لے کر چمن میں جیسے پیغامِ قرار آئی

Marfat.com

خیال ہے کہ بُجھا دو یہ روشنی کے چراغ
کہ مستیوں نے جلائے ہیں بیخودی کے چراغ

چلو نگاہ کی مشعل کو ساتھ لے کے چلیں
فرازِ شوق پہ روشن ہیں آگہی کے چراغ

روش روش پہ ہراساں ہیں چاند کی کرنیں
قدم قدم پہ سُلگتے ہیں بیکسی کے چراغ

مچل رہے ہیں بہت سانپ آستینوں میں
بھڑک رہے ہیں ابھی شامِ راستی کے چراغ

چمک رہی ہے لڑی موتیوں کے سینے پر
جلائے کِس نے یہ گلہائے شبنمی کے چراغ

اُچھال ساغرِ مے دل بحال ہوں ساقی
کہ روشنی کو ترستے ہیں زندگی کے چراغ

Marfat.com

گُل کو شبنم سے آگ لگ جائے
مَوج کو رَم سے آگ لگ جائے

بزمِ تقدیس کی فضاؤں میں
حسن برہم سے آگ لگ جائے

ایسے زخموں کو کیا کرے کوئی
جن کو مرہم سے آگ لگ جائے

کاش! اے زندگی کی رقاصہ
تیری چَھم چَھم سے آگ لگ جائے

دِل کی بے تاب آہٹوں میں ندیم
زُلفِ برہم سے آگ لگ جائے

چاندنی کے سُہاگ میں ساغرؔ
چشمِ پُرنم سے آگ لگ جائے

Marfat.com

کلیوں کی مہک ہوتا تاروں کی ضیا ہوتا
میں بھی ترے گلشن میں پھولوں کا خدا ہوتا

ہر چیز زمانے کی آئینہ دل ہوتی
خاموش محبت کا اتنا تو صلہ ہوتا

تم حالِ پریشاں کی پرسش کے لیے آتے
صحرائے تمنا میں میلہ سا لگا ہوتا

ہر گام پہ کام آتے زلفوں کے تری سائے
یہ قافلۂ ہستی بے راہنما ہوتا

احساس کی ڈالی پر اِک پھول مہکتا ہے
زلفوں کے لیے تم نے اِک روز چُنا ہوتا

Marfat.com

تیری نظر کا رنگ بہانوں نے لے لیا
افسردگی کا رُوپ ترانوں نے لے لیا

جس کو بھری بہار میں غنچے نہ کہہ سکے
وہ واقعہ بھی میرے فسانوں نے لے لیا

شاید مِلے گا قریۂ مہتاب میں سکوں
اہلِ خِرد کو ایسے گمانوں نے لے لیا

یزداں سے بچ رہا تھا جلالت کا ایک لفظ
اس کو حرم کے شوخ بیانوں نے لے لیا

تیری اَدا سے ہو نہ سکا جس کا فیصلہ
وہ زندگی کا راز نشانوں نے لے لیا

افسانۂ حیات کی تکمیل ہو گئی
اپنوں نے لے لیا کہ بیگانوں نے لے لیا

بھُولی نہیں وہ قوسِ قزح کی سی صُورتیں
ساغرؔ تمہیں تو مست دھیانوں نے لے لیا

Marfat.com

گدا قناعت کو بیچتے ہیں
خدا کی دولت کو بیچتے ہیں

یہ حُسن والے قدم قدم پر
قرار و راحت کو بیچتے ہیں

عجیب ہیں باغباں چمن کے
گلوں کی نکہت کو بیچتے ہیں

وطن میں ایسے بھی رہنما ہیں
مئے قیادت کو بیچتے ہیں

یہ واعظ و پارسا خُدایا
تیری فضیلت کو بیچتے ہیں

خرد کا لیتے ہیں نام ساغؔر
جنوں کی عظمت کو بیچتے ہیں

Marfat.com

یہ جو شام و سحر کا میلہ ہے
سب تمہاری نظر کا میلہ ہے

بہتے دریا کی موج سے پوچھو
عاشقی چشمِ تر کا میلہ ہے

میرے برباد آشیاں کو نہ دیکھ
یہ بہاروں کے گھر کا میلہ ہے

پھر ملیں گے اگر بہار آئی
زندگی رہگذر کا میلہ ہے

چاندنی میں قرارِ دل نہ لٹا
چاندنی رات بھر کا میلہ ہے

جل چکی شاخِ آشیاں اے دوست
پھر بھی برق و شرر کا میلہ ہے

کشتیِ ماہ میں چلو ساغر
آج راوی نگر کا میلہ ہے

Marfat.com

اُچھال جام کہ تسخیرِ کائنات کریں
بکھیر زُلف کہ تنظیمِ حادثات کریں

شکستِ بازیٔ دوراں ہے ایک جُرعۂ مے
چلو کہ بازیٔ دوراں کو آج مات کریں

بُجھا چراغِ نظر لُٹ چکی ہے بزمِ حیات
چلو کہ صبح کے تارے سے کوئی بات کریں

روش روش پہ سجائیں سخن کے گلدستے
بہارِ فکر سے تزئینِ کائنات کریں

وہ جن کو خوف ہو گردابِ وقت سے ساغؔر
وہ اپنی ناو سپردِ غمِ حیات کریں

Marfat.com

تدبیر کا کاسہ ہے تقدیر گدا گر ہے
ایوانِ سخاوت کی تعمیر گدا گر ہے

سو رنگ بھرے اس میں پھر بھی یہ رہی مُورت
احساسِ مصوّر میں تصویر گدا گر ہے

حالات کے دامن میں افلاس تغیّر ہے
اس دور میں انساں کی توقیر گدا گر ہے

اب شہرِ بصیرت کی اُونچی ہوئیں دیواریں
چڑھتے ہوئے سُورج کی تنویر گدا گر ہے

ہر داغِ تمنّا ہے کشکولِ غمِ ہستی
آہوں سے شکایت ہے تاثیر گدا گر ہے

جھنکار کی ہر صُورت دریوزۂ نغمہ ہے
ساغرؔ درِ زنداں پہ زنجیر گدا گر ہے

Marfat.com

جو حادثے یہ جہاں میرے نام کرتا ہے
بڑے خلوص سے دِل نذرِ جام کرتا ہے

ہمیں سے قوسِ قزح کو ملی ہے رنگینی
ہمارے در پہ زمانہ قیام کرتا ہے

ہمارے چاکِ گریباں سے کھیلنے والو
ہمیں بہار کا سُورج سلام کرتا ہے

یہ میکدہ ہے یہاں کی ہر ایک شے کا حضور
غمِ حیات بہت احترام کرتا ہے

فقیہہِ شہر نے تُہمت لگائی ساغرؔ پر
یہ شخص دَرد کی دولت کو عام کرتا ہے

Marfat.com

یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں
ان میں کُچھ صاحبِ اسرار نظر آتے ہیں

تری محفل کا بھَرم رکھتے ہیں سو جاتے ہیں
ورنہ یہ لوگ تو بیدار نظر آتے ہیں

دُور تک کوئی ستارہ ہے نہ کوئی جگنو
مرگِ اُمید کے آثار نظر آتے ہیں

میرے دامن میں شراروں کے سِوا کُچھ بھی نہیں
آپ پھولوں کے خریدار نظر آتے ہیں

کل جنہیں چُھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر
آج وہ رونقِ بازار نظر آتے ہیں

حشر میں کون گواہی مری دے گا ساغر
سب تمہارے ہی طرف دار نظر آتے ہیں

Marfat.com

نظمیں

Marfat.com

چمن چمن، کلی کلی، روش روش پکار دو
وطن کو سرفروش دو، وطن کو جاں نثار دو
جو اپنے غیضِ بے کراں سے کوہسار پیس دیں
جو آسماں کو چیر دیں ہمیں وہ شہسوار دو

یہی ہے عظمتوں کا اِک اصولِ جاوداں حضُور
امیر کو شجاعتیں، غریب کو وقار دو
نظر نظر میں موجزن تجلیوں کے قافلے
وہ جذبۂ حیاتِ نو بشر بشر اُبھار دو

شعور کے لباس میں صداقتیں ہیں منتظر
خلوص و اعتبار کے جہان کو نکھار دو
تصوّراتِ زندگی کو پھر لہُو کا رنگ دیں
چلو! جنوں کی وُسعتوں پہ دانشوں کو وار دو

فضائیں جس کی نکہتوں سے ہوں وقارِ گلستاں
تو ایسے ایسے پھُول کو ستارۂ بہار دو
جو قلب و نظر کے ساتھ ساتھ میکدے کو پھونک دے
مُجھے خدا کے واسطے وہ جامِ پُراسرار دو

چھلک رہا ہے خلوتوں میں ساغرِ مشاہدات
اُٹھو، سخنورو! زمیں پہ کہکشاں اُتار دو

Marfat.com

میرے وطن

جانِ فردوس ہیں تیرے کوہ و دمن زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن
تجھ پہ صدقے ہے تن تجھ پہ قرباں ہے مَن زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن
تیرے دریاؤں میں ہیں سفینے رواں اے مقامِ جہانگیر و نُور جہاں
تیرا ہر قریہ ہے گلستاں بوستاں تیرے کانٹے بھی ہیں مجھ کو غنچہ دہن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن
تیرے چک اور گاؤں اِرم زاد ہیں کھیتیاں آسمانوں کی بنیاد ہیں
تیرے دیہات تقدیس آباد ہیں تیرے نغمے نئے اور ساز کہن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن
تجھ میں لاہور ہے، تجھ میں ملتان ہے تو کہ وارث کا روشن قلم دان ہے
تو بلوچوں پٹھانوں کا قرآن ہے تو کہ ایمان کے چاند کی ہے کرن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن
تیری آغوش میں ہے قلندر کا در تیری مٹی میں پنہاں ہے گنج شکر
تو نے دیکھے ہیں داتا سے اہلِ نظر تو کہ سُلطان باہو کی ہُو کا وزن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن
تو ہے خیبر کے در کا امیں اے وطن کام تیرا ستارہ جبیں اے وطن
کوئی دنیا میں تجھ سا نہیں اے وطن تیرے ذرّے بھی ہیں مجھ کو دُرِ عدن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن

Marfat.com

میرے وطن کے راہنماؤ

میرے وطن کے راہنماؤ! اِک ایسا آئین بناؤ !
جس میں ہو صدیقؓ کی عظمت جس میں ہو عثمانؓ کی عقیدت
جس میں ہو فاروقؓ کی جرأت جس میں ہو حیدرؓ کی شجاعت
مِٹ جائیں ظلمات کے گھاؤ! اِک ایسا آئین بناؤ

طارقؒ کی تدبیر ہو جس میں خالدؓ کی تقدیر ہو جس میں
مجنوںؒ کی زنجیر ہو جس میں قرآں کی تاثیر ہو جس میں
مِلّت کے جذبات جگاؤ اِک ایسا آئین بناؤ

عقل و خرد کی آنکھ کا تارا طوفاں میں مضبوط کنارا
مفلس اور نادار کا پیارا جہد و عمل کا بہتا دھارا
فکر و نظر کی شمع جلاؤ اِک ایسا آئین بناؤ

سر توڑے جو مغروروں کا ساتھی ہو جو مجبوروں کا !
دارِ ستم کے منصوروں کا محکوموں کا مجبوروں کا !
چل نہ سکے زردار کا داؤ اِک ایسا آئین بناؤ

خدمتِ انساں کام ہو جس کا فیضِ سخاوت عام ہو جس کا
کام فقط اسلام ہو جس کا شانِ سلف پیغام ہو جس کا
وقت کے پرچم کو لہراؤ اِک ایسا آئین بناؤ

Marfat.com

ترانہ

جیو سرفروشو! جیو جاں نثارو
جبینِ وطن کے چمکتے ستارو
ملی ہے تمہیں شہرتِ جاودانہ
شجاعت کی دُنیا میں تم ہو یگانہ
جیو سنگ و آہن کے تسخیر کارو
جیو سرفروشو ! جیو جاں نثارو

خدا نے سکھائی تمہیں رزم گاہی
تمہی موجِ توحید کے ہو سپاہی
روایاتِ اسلام کے شہ پارو
جیو سرفروشو ! جیو جاں نثارو

نگہبانِ ناموسِ حیدر تمہی ہو
سر بحرِ ہستی شناور تمہی ہو
گلستانِ مِلت کی ہنستی بہارو
جیو سرفروشو! جیو جاں نثارو

تمہی سے ہے بیدار اُلفت وطن میں
تمہی سے ہے آباد جنت وطن میں
وطن کی حقیقت کے پروردگارو
جیو سرفروشو ! جیو جاں نثارو

Marfat.com

ترانہ

الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد
کامیاب و کامگار و کامران و بامُراد
جاگ اُٹھا ہے اخوت اور فراست کا نظام
عظمتِ افلاک سے ارضِ وطن ہے ہم کلام
وادیٔ کشمیر سے آئی صدائے انتقام
پھونک دو سوزِ عمل سے ظلم کے ناموس و ناد

الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد

بڑھ چلیں جور و ستم بیداد کی من مانیاں!
ہم نہ ہونے دیں گے گلشن پر شرر افشانیاں
ہم عدم کی جستجو ہم سے ازل سامانیاں
ہم کو رکھے گی نوشتہ کی طرح تاریخ یاد

الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد

اے فضاؤں کے دلیرو! فاتحانِ بحر و بَر
جن کے بازو جن کے چہرے غیرتِ شمس و قمر
رزم گاہ کربلا پھر ہے تمہاری منتظر
دستِ حیدر کو ملی اللہ سے تحسین و داد

الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد

Marfat.com

ترانہ

انتخابِ آرزُو ہیں فتح و نُصرت کے چراغ
ہیں فروزاں خونِ دل سے ملک و ملت کے چراغ

پھر بنامِ طارقؒ و خالدؓ ذرا روشن کریں
ظلمتوں کی آندھیوں میں عزم و جرأت کے چراغ

اِن میں مضمر ہے تجلی جلوہ گاہِ بدر کی
بُجھ نہیں سکتے کبھی راہِ شجاعت کے چراغ

جھلملاتی ہیں صدائیں جگمگاتی ہے فضا
غیرتِ شمس و قمر ہیں اپنی ہمت کے چراغ

مُسکراتے ہی رہیں گے گُلشنِ توحید میں
اپنی سطوت کے شگوفے اپنی عظمت کے چراغ
ہم نے ساغرؔ وقت کی تاریخ کو زندہ کیا
راہِ انساں میں جلائے ہم نے خدمت کے چراغ

Marfat.com

آئین بنایا جائے گا

سُنتا ہوں وطن کا اِک ایسا آئین بنایا جائے گا
دُکھ درد کے مارے لوگوں کی قسمت کو جگایا جائے گا

پھولوں کی طبیعت بدلے گی، شاخوں پہ ترانے مہکیں گے
احساسِ نظر کی دولت کو ذرّوں میں لٹایا جائے گا

پُر نُور جبینوں کی خاطر پابند حیا ہو جائے گا
عرفانِ صداقت کی ضو کو سینوں میں بسایا جائے گا

مجروحِ سکوں صحراؤں میں سچ مچ کے شگوفے جاگیں گے
محبوسِ تلاطم ناؤ کو ساحل سے لگایا جائے گا

کہتے ہیں کہ جس کے پینے سے سرشار معیشت ہوتی ہے
وہ جامِ تمنا ہونٹوں سے ہنس ہنس کے لگایا جائے گا

Marfat.com

پاکستان کے سیاستدان

گرانی کی زنجیر پاؤں میں ہے
وطن کا مقدر گھٹاؤں میں ہے

اطاعت پہ ہے جبر کی پہرہ داری
قیادت کے ملبوس میں ہے شکاری

سیاست کے پھندے لگائے ہوئے ہیں
یہ روٹی کے دھندے جمائے ہوئے ہیں

یہ ہنس کر لہو قوم کو چوستے ہیں
خدا کی جگہ خواہشیں پوجتے ہیں

یہ ڈالر میں آئین کو تولتے ہیں
یہ لہجہ میں سرائے کے بولتے ہیں

ہے غارت گری اہلِ ایماں کا شیوہ
بھلایا شیاطیں نے قرآں کا شیوہ

اُٹھو نوجوانو ! وطن کو بچاؤ
شراروں سے حدِ چمن کو بچاؤ

Marfat.com

پاکستان کے تیئس سال

بیت چکے ہیں تیئس سال گونگا ماضی اندھا حال
اُجڑے پنچھی ٹوٹی ڈال پھیلے ہیں انجانے جال
بیت چکے ہیں تیئس سال
عزم سے خالی ہے دستور جہد و عمل کی منزل دور
شمعِ قیادت ہے بے نُور گلشن میں پھولوں کا کال
بیت چکے ہیں تیئس سال
عقل و فراست ہیں بیمار فکرو نظر والے بیکار
دیدۂ وحشت ہے بیدار لرزاں ہے ہمت کی ڈھال
بیت چکے ہیں تیئس سال
بھاری ہیں ہم پر اغیار بھولے طارق اور ضرارؓ
نغمۂ وحدت سے سرشار مِلّت کی عظمت کے لال
بیت چکے ہیں تیئس سال
اپنے سفینے آپ جلاؤ سینوں میں اِک آگ لگاؤ
دینِ محمّد کے شیداؤ گہری ہے ظلمت کی چال
بیت چکے ہیں تیئس سال
ساغر کو دیکھا تو ہو گا آپ ہی اپنے غم پر ہنستا
ابھی ابھی تھا راہ سے گزرا بکھرے بکھرے اُلجھے بال
بیت چکے ہیں تیئس سال

Marfat.com

زخمی مُجاہد کی اِلتجا

خالدؓ و ضرارؓ کے جذبات سے سرشار ہُوں
کفر و باطل کے لیے فولاد کی دیوار ہُوں
مَیں ہُوں خنجر کی چمک، میں تیغ کی جھنکار ہُوں
مَیں محاذِ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہُوں

کوئی للکارے مری غیرت کو ہے کِس میں مجال
میرا سینہ، میرے بازو سنگ و آہن کی مثال
مَیں ہُوں دُنیا میں امینِ پرچمِ نجم و ہلال
جانبِ ظلمات اِک توحید کی یلغار ہُوں
مَیں محاذِ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہُوں

مَیں نے صحراؤں میں تپتی ریت کو ٹھنڈا کیا
مَیں نے درسِ فصلِ گل دشت و بیاباں کو دِیا
فرض کی مَے کو شجاعت کے پیالے میں پیا
مَیں مُسلماں قوم کا اِک فردِ شعلہ بار ہُوں!
مَیں محاذِ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہُوں

فاتحِ تاریخِ عالم غازیٔ اسلام ہُوں
وارثِ تنظیمِ آدم غازیٔ اسلام ہُوں

Marfat.com

خادمِ شبیرؓ و قاسمؓ غازیِ اسلام ہُوں
سامراجیت کے سَر پر گونجتی تلوار ہوں
میں محاذِ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں

دشمنِ دیں کو رعونت کا چکھانا ہے مزا
بزدلوں کو کارِ ذلت کا چکھانا ہے مزا
ظالموں کو ان کی فطرت کا چکھانا ہے مزا
مَیں جہاں میں آپ اپنے وقت کا مختار ہوں
مَیں محاذِ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں

زخم ہیں میرے لیے غنچے، مرے گھاؤ ہیں پھول
چوٹ کھا کر مسکرانا میری فطرت کا اصول
مُلک و ملت کے لیے جامِ شہادت ہے قبول
مَیں فضائے آتشیں میں صورتِ گلزار ہوں
مَیں محاذِ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں

پھر مجھے جنت بلاتی ہے اجازت دیجیے
یہ گھڑی قسمت سے آتی ہے اجازت دیجیے
دل کی دھڑکن مسکراتی ہے اجازت دیجیے
مَیں حصارِ وقت میں اِک جاگتا کردار ہوں
مَیں محاذِ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں

Marfat.com

عزیز بھٹی شہید

یہ مزارِ عزیز بھٹی ہے
اس پہ رحمت سدا برستی ہے
ذرّہ ذرّہ ہے سجدہ گاہِ وفا
خاکِ مَرقد تجلیوں کی ردا
لوحِ تُربت شجاعتوں کی سند
گوشۂ خُلد گُل بدوش لَحد
حور و غِلماں دُعائیں پڑھتے ہیں
باغِ جنت کے پھول چڑھتے ہیں
شانِ بازوئے حیدریؓ کا چلن
مُلک و ملّت کے جاں نثار سجن
کُفر و باطل کی توڑ کر یلغار
دے گیا ایک منزلِ بیدار
اس کی سرشار جُرأتوں کو سلام
اس کی بیدار عظمتوں کو سلام

Marfat.com

عزیز بھٹی شہید کے بیٹے کے نام

پھول گلشن میں کھلیں تیری لطافت کے لیے
مُسکرائے چاندنی تیری محبت کے لیے

تو نہالِ سرفروشی کا درخشندہ ثمر
جگمگائے بزمِ ہستی تیری عظمت کے لیے

ہر طلوعِ صُبح تُو تیرے ہمکنے کی ادا
تُو ہو اِک روشن ستارہ شام ظلمت کے لیے

اے کہ فرزندِ شجاعت، غنچۂ فصلِ بہار
تیرے ہونٹوں کی ہنسی حُسن ہو فطرت کے لیے

تیرا ملکوتی تبسّم! آبروئے انتقام!
تیری غوں غوں رِجز ہو اِک قوم وملّت کے لیے

تیرے ننھے ننھے بازو تیرے ننھے ننھے ہاتھ
ہوں سدا پرچم کُشا انساں کی عظمت کے لیے

Marfat.com

۶ ستمبر کے گمنام شہید

چھ ستمبر کے شہید فتح و نُصرت کی نوید
اِک جہان آرزو اِک نشان آرزو
پردۂ عثمانؓ تم صدیقؓ کا ایمان تم
تم عُمرؓ کا ولولہ اور علیؓ کا غلغلہ
تم ہو شمشیرِ حُسینؓ تم ہو تفسیر حسینؓ
تم وطن کے پاسباں کامیاب و کامراں
تم رسالتؐ کے چراغ تم قیادت کے ایاغ
صبحِ بطحا کی کرن نازشِ قوم و وطن
قوم کے لختِ جگر فاتحانِ بحر و بر
کوہ سے ٹکرا گئے ظلمتوں پر چھا گئے
صحن کعبہ کی صدا کلمہ قرآں کی رِدا
سبز گنبد کی بہار عظمتوں کے شاہکار
راستے فردوس کے تُم نے روشن کر دیئے

Marfat.com

سرورِ شہید

بج رہا تھا نیند کا دل کش رُباب
سج گیا اِک آن میں ایوانِ خواب

جگمگاتی ہے تقدس کی بہار
دیکھتا کیا ہوں فرشتوں کی قطار

حُسنِ یزداں سے منوّر ہے جبیں
حُور و غلماں کے لبوں پر آفریں

چل رہے ہیں نور کی شمعیں لیے
جلوہ گاہِ طور کی شمعیں لیے

یک بیک اِک قبر پر آ کر رُکے
فاتحہ پڑھنے کو تعظیماً جُھکے

تھیں فضائیں دُور تک جلوہ نگار
جھلملایا روشنی کا اِک مزار

آسمانوں سے مجھے آئی نوید
زندہ باد اے مدفنِ سرورِ شہید

Marfat.com

شامی شہید

زندہ و پائندہ ہیں شامی شہید
خاکِ مرقد بابِ جنّت کی کلید

ایک پیکر جرأتِ بیدار کے
مثل تھے فولاد کی دیوار کے

جورِ باطل کی اداؤں پر ہنسے
آگ برساتی فضاؤں پر ہنسے

رُوبرُو کانٹوں کے سینہ کر دیا
نذر ناموسِ مدینہ کر دیا

اِن کی تربت ہے وطن کی آبرو
اِک مُسلماں کے چلن کی آبرو

Marfat.com

الفتح کا ایک مُجاہد

اے مقدّس سرزمیں تیری قسم !
تُو نہیں تو زندگی بے نُور ہے
تیرے بیٹوں کی جبینوں کے لیے
تیرا ہر ذرّہ چراغِ طُور ہے

تُجھ سے دل کی دھڑکنیں مخمور ہیں
تُجھ سے تابندہ ہے قلبِ آرزُو
چھین لیں گے ایک دن اغیار سے
تیری گلیوں کی سُلگتی آبرُو

دِل کے چھالوں کی بنا کر گولیاں
توپ اور بندوق لے کر آئیں گے
ظلم کے پُرزے اُڑانے کے لیے
دُرّہ فاروقؓ لے کر آئیں گے

Marfat.com

اقصیٰ

گنبدِ مسجدِ اقصیٰ کی ضیاء واپس لو
اپنے اسلاف کی عظمت کو ذرا واپس لو

آ رہی ہے یہ فضاؤں سے صدائے جوہر
قصرِ ایمان کی پُر نور ضیاء واپس لو

پھر اُٹھو خالدؓ و ضرار و عبیدہؓ بن کر
سطوتِ عہدِ عمرؓ بہرِ خُدا واپس لو

توڑ دو دستِ ستم دُرۂ فاروقیؓ سے
پنجۂ جبر سے آئینِ وفا واپس لو

اِس سے پہلے کہ اُتر آئے زمیں پر سُورج
اپنی بے تاب جبینوں کا صلہ واپس لو

Marfat.com

ضربِ محمود

امتحان آن پڑا ہے تو کوئی بات نہیں — ہم نے سو بار زمانے کے بھرم توڑے ہیں
ضربِ محمود ابھی زندہ و پائندہ ہے — ہم نے بُت خانۂ دوراں کے صنم توڑے ہیں

جاگتی قوم کو للکار کے چُھپنے والو — ارجن و بھیم کے کردار کی توہین ہو تم
دیدۂ وقت کو دیتے ہو فریبِ جمہور — خرمنِ امن میں اک شعلۂ رنگین ہو تم

تُم نے سمجھا تھا کہ سویا ہے وہ مردِ آہن — جس کی للکار سے میدان دہل جاتے ہیں
اس کی شفاف جبیں پر جو ذرا گرد پڑے — انقلابات زمانے کے سنبھل جاتے ہیں

قوتِ لشکرِ اسلام جھیلو تو سہی
بھول کر پنجۂ حیدر سے اُلجھ بیٹھے ہو
تند موجوں کے شناور سے ملائی ہے نظر
خاک اور خون کے خوگر سے اُلجھ بیٹھے ہو

کفر سے دست و گریباں ہی رہیں گے ساغر — امن کی مشعلِ روشن کے امیں ہم ہی تو ہیں
ہم سے آزادیٔ احساس و نظر ہے منسوب — آسماں جس کو پکارے وہ زمیں ہم ہی تو ہیں

Marfat.com

لیلیٰ خالد

اے فلسطیں کی دلہن
تیرا زیور جرأتوں کا بانکپن
تیری شہنائی سلاسل کی چھنن
تیرا کاجل ہے دھواں بارود کا
تیری مہندی بن گئی خاکِ وطن
اے فلسطیں کی دلہن

ہے تری بارات میدانِ دغا
تیری ڈولی تیرا محل مورچہ
ہے شہادت رسمِ ایجاب و قبول
توپ کا گولہ مبارک کی صدا
تیرا سہرا گولیاں ہیں اور گن
اے فلسطیں کی دلہن

ہے اسیری سے تری ملت ملول
زخم تیری سیج کے رنگین پھول
لبلبی پستول کی کاکل کا خم
غازۂ رخسار ہے وادی کی دھول
تیرا جھومر ہے شجاعت کا چلن

Marfat.com

اِنقلابِ وقت

ایک یہ بھی انقلابِ وقت کی تصویر ہے
راہزنی، غارت گری، بیداد کی تشہیر ہے
عاقبت ہے سر برہنہ آبرو نخچیر ہے
نعرۂ حق و صداقت لائقِ تعزیر ہے
ایک یہ بھی انقلابِ وقت کی تصویر ہے

ایک شب اُجڑا کسی بابا کی بیٹی کا سُہاگ!
اُڑ گئی پھولوں کی خوشبو ڈس گئے کلیوں کو ناگ
ظلمتوں میں سو رہے ہیں چاندنی راتوں کے بھاگ
آدمیت ان دِنوں اِک لاشۂ تقدیر ہے
ایک یہ بھی انقلابِ وقت کی تصویر ہے

ایک بیچارے نے دَم توڑا شفا گھر کے قریب
بَرق کے جھٹکے سے ٹھنڈا ہو گیا اِک بدنصیب
لاریوں کی ٹکروں سے مَر گئے کتنے غریب
آج ہر مظلوم کی فریاد بے تاثیر ہے
ایک یہ بھی انقلابِ وقت کی تصویر ہے

Marfat.com

اِک محلّہ سے کسی کا لاڈلا گم ہو گیا
وائے قسمت ایک بوڑھے کا عصا گم ہو گیا
کارواں سے نغمۂ بانگِ درا گم ہو گیا
ایک یہ بھی انقلابِ وقت کی تصویر ہے
چھن گئی مزدور کی پُونجی بھرے بازار میں
اور مُجرم ہو گئے مفرور فوراً کار میں
روز چھپتی ہیں بھیانک سُرخیاں اخبار میں
دیکھیے اک خودکشی کی داستاں تحریر ہے
ایک یہ بھی انقلابِ وقت کی تصویر ہے
زندگی کرتی ہے جُرموں کی تجارت آج کل
چیختی ہے رہگذاروں پر شرافت آج کل
علم کے ماتھے پہ ہے داغِ جہالت آج کل
آج بے نام ونشاں اسلاف کی توقیر ہے
ایک یہ بھی انقلابِ وقت کی تصویر ہے

Marfat.com

ایک پیکر

بکھرے ہوئے ہیں کالے گیسُو
دِل پر ڈسنے والے گیسُو

گوری گوری کومَل بانہیں
شام و سحر کی جلوہ گاہیں

پَلکوں پر کجلے کے ڈورے
رنگِ حنائی پورے پورے

ہونٹوں پر ہلکا سا تبسّم
آنکھوں میں اعجازِ تکلّم !

ماتھے چندا ٹھوڑی تارہ
چاکِ گریباں ذوق نظارہ

کانوں میں چاندی کے بالے
مدھ متوالے جوبن پیالے

Marfat.com

تاریک صدف

جھولیوں میں کوئلے پتھر کے اور مٹی کے روڑ
گاہے گاہے زندگی کے بے محل نشے کا توڑ

ٹوٹے پھوٹے آئنوں میں حُسن فطرت کی جھلک
ہے غبارِ راہ سے ان کی جبینوں پر مہک !

اُجڑے اُجڑے سے گریباں ویراں ویراں سے جمال
کوئلے سے لِکھ دیئے کس نے ریاضی کے سوال

گیسوؤں میں گردشِ ایّام کی سی اُلجھنیں !
سانولے چہروں میں صبح و شام کی سی اُلجھنیں

اپنے لٹکے آنچلوں سے بے خبر دُھن میں رواں
ہوٹلوں کی بھٹیاں یہ چائے خانوں کا دُھواں

شام کے ڈھلکے ہوئے سائے مری جاگیر ہیں
چند آنسوُ چند تارے حاصلِ تقدیر ہیں

Marfat.com

ناگن سی چوٹی لہرائے
لَمحے لَمحے بِس پھیلائے

اَمرت جل چرنوں کی دھونی
لمبی پلکیں ناک سلونی

زاہد کا ایمان سَلامت
حاکم کا فرمان سلامت

Marfat.com

مَیں غزالِ صید بھی ہُوں، ترکشِ صیّاد بھی
مَیں کہ شبنم کا جنم ہُوں اور شعلہ زاد بھی

مَیں کبھی شامِ خزاں ہُوں اور کبھی صبحِ بہار
ہنس کے کھا لیتا ہُوں میں اکثر فریبِ روزگار

میری دُنیا میں اُجالے، ظلمتوں کے پیشوا
مَوجِ طوفاں میری کشتی کے لیے ہے ناخُدا

میں صدف کی آرزو ہُوں میں بگولے کا وجُود
میری خاکستر سے روشن ہیں مقاماتِ شہُود

پارسائی، زہد و تقویٰ سے مجھے نسبت نہیں
لغزشوں کو جانچ لُوں اتنی مجھے فرصت نہیں

عِشق کے دہکے الاؤ کی گلابی آنچ ہُوں
بُجھ گیا رُوحِ الم کے پاؤں میں وہ کانچ ہُوں

....

گھومتی رہتی ہیں دن بھر کوچہ و بازار میں
ایک حصّہ یہ بھی ہیں دنیا کے کاروبار میں

ان کے گردو پیش لاکھوں داستانوں کا ہجوم
ان کے پتھر بن سکیں گے کیا کبھی ماہ و نجوم؟

Marfat.com

ان کے دامن میں کوئی موتی نہیں تارا نہیں
اِن کی قسمت میں شبستانوں کا نظارہ نہیں

شہر سے کچھ دُور ان کے جھونپڑے آباد ہیں
یہ لبِ ہستی پہ اِک ہنستی ہوئی فریاد ہیں

کانچ کی چوڑی سے ارزاں انکی عصمت کانگیں
ان کے مذہب میں جہنم کا کوئی خطرہ نہیں

....

چل بصیرت کی عبا میں ایک تکمہ اور ٹانک
کارخانوں اور مِلوں کے بند دروازوں میں جھانک

چند سکّوں کے لیے ہے بنتِ صحرا کا وقار
ان کے پہلو میں تصوّر اور خیالوں کے مزار

چار پیسے کی کھنک ان کے لیے پائل کا راگ
چُھپ کے ٹھنڈی راکھ میں سوئے ہوئے ہیں انکے بھاگ

ملگجے ملبوس ان کے بے نیازِ رنگ و بُو
کوئلوں کا ڈھیر ہے ان کی جوانی کا غرور

اِک شرارہ پھینک دو سارا الاؤ جل اُٹھے
اِک ذرا گرمی سے آنکھیں ہی ملاؤ جل اُٹھے

شام کے ڈھلتے ہوئے سائے جدھر جاتے ہیں دوست
ان کی تقدیروں کے مالک اس طرف آتے ہیں دوست

Marfat.com

عید کا چاند

عید کا چاند ہے خوشیوں کا سوالی اے دوست
اور خوشی بھیک میں مانگے سے کہاں مِلتی ہیں

دستِ سائل میں اگر کاسۂ غم چیخ اُٹھے
تب کہیں جا کے ستاروں سے گراں مِلتی ہیں

عید کے چاند ! مجھے محرمِ عشرت نہ بنا
میری صُورت کو تماشائے اَلم رہنے دے

مجھ پہ حیراں ہیں یہ اہلِ کرم رہنے دو
دہر میں مجھ کو شناسائے اَلم رہنے دو

یہ مسرّت کی فضائیں تو چلی جاتی ہیں!
کل وہی رنج کے' آلام کے دھارے ہوں گے

چند لمحوں کے لیے آج گلے سے لگ جا
اتنے دن تُو نے بھی ظلمت میں گزارے ہوں گے

Marfat.com

شاعر

وقت کے تیروں سے چھلنی ہیں مرے قلب و جگر
فکرِ فردا میں گزرتے ہیں برے شام و سحر

حادثے کرتے ہیں پُرسش میرے حالِ زار کی
میں کہ پگڈنڈی ہوں جیسے وادیٔ پُرخار کی

صُورتِ رنج و اَلم ہے غم گُسارِ زندگی
زندگی کو بھی نہیں ہے اعتبارِ زندگی

ٹھوکریں کھاتا ہے میرے گھر میں آ کر ماہتاب
درمیانِ عیش و عشرت میری ہستی ہے حجاب

لوگ فرزانہ سمجھتے ہیں مگر مدہوش ہوں
مَیں کلیمِ نُورو نکہت ہوں مگر خاموش ہوں

مَیں وُہ سجدہ ہوں جسے آدم کا سر تکتا رہا
مَیں وہ نالہ ہوں جسے سوز اَثر تکتا رہا

Marfat.com

مَست نظر جوگی

او مَست نظر جوگی
کب ظلمتِ ہستی میں تقریب سَحر ہو گی — او مَست نظر جوگی
اسرار بتا مجھ کو ہاتھوں کی لکیروں کا
تقدیر کے رانجھوں کا امید کی ہیروں کا
حالات کی نگری میں بدنام فقیروں کا
کب اُجڑی ہوئی بستی پھولوں کا نگر ہو گی — او مَست نظر جوگی
دے کوئی جواب آخر کچھ میرے سوالوں کا
تدبیر کے آشفتہ مجروح غزالوں کا
بے چین اُمنگوں کا بے باک خیالوں کا
ہم درد کے ماروں کی کیا یوں ہی بسر ہو گی — او مَست نظر جوگی
ہم جن کے لیے اپنی جنت کو مِٹا بیٹھے
ہم جن کے لیے اپنی سطوت کو گنوا بیٹھے
ہم جن کے لیے اپنی عزت کو لُٹا بیٹھے
کیا اُن کو بھی یُوں اپنے لُٹنے کی خبر ہو گی — او مَست نظر جوگی
آفات و الم گھر میں مہمان رہیں گے کیا؟
جاری یہ قیامت کے سامان رہیں گے کیا؟
پابند ستاروں کے اِنسان رہیں گے کیا؟
ذرّوں کے تصرف میں کب شانِ قمر ہو گی؟ — او مَست نظر جوگی

Marfat.com

عورت

اگر بزمِ انساں میں عورت نہ ہوتی
خیالوں کی رنگین جنت نہ ہوتی
ستاروں کے دِل کش فسانے نہ ہوتے
بہاروں کی نازک حقیقت نہ ہوتی
جبینوں پہ نُورِ مُسرّت نہ ہوتا
نگاہوں میں شانِ مروّت نہ ہوتی
گھٹاؤں کی آمد کو ساون ترستے
فضاؤں میں بہکی بغاوت نہ ہوتی
فقیروں کو عرفانِ ہستی نہ مِلتا
عطا زاہدوں کو عبادت نہ ہوتی
مُسافر سدا منزلوں پر بھٹکتے
سفینوں کو ساحل کی قُربت نہ ہوتی
ہر اک پھول کا رنگ پھیکا سا ہوتا
نسیمِ بہاراں میں نکہت نہ ہوتی
خدائی کا انصاف خاموش رہتا
سُنا ہے کسی کی شفاعت نہ ہوتی

Marfat.com

رہے جو کشتِ تمنا نہال گدڑی میں

ہزار شوق سے ہیں مست حال گدڑی میں
مثال عام ہے ہوتے ہیں لال گدڑی میں

بنے گی غازۂ رخسار منزل ایام
جمی ہے گردِ رہِ ماہ و سال گدڑی میں

حقیقتوں نے نقابِ مجاز اُلٹے ہیں
مسرتوں نے دکھایا جمال گدڑی میں

اسے تغیر حالات ڈس نہیں سکتے
رکھا حوادثِ غم کا خیال گدڑی میں

کسی نصیب کی اُجڑی ہوئی کہانی سے
غمِ حیات کا دیکھا مآل گدڑی میں

Marfat.com

منزلِ کامگار تھا گجرات

اے فضل شاہ تیرے دوہوں میں　　داستانِ حیات ملتی ہے
حُسن کی دل گداز بانہوں میں　　عِشق کی کائنات مِلتی ہے

شہرِ گجرات برکنارِ چناب　　مُغلیہ دَور کی نشانی ہے
اِسی وادی کے دَم سے وابستہ　　حُسن اور عِشق کی کہانی ہے

لوگ اسی وادیٔ محبت کے　　عِلم و عِرفاں کا تاج رکھتے ہیں
حُسن پرور سلوک تھے ان کے　　عاشقانہ مزاج رکھتے ہیں

زندگی سے رَچے گلی کُوچے　　جن میں شرفائے وقت رہتے ہیں
کشتیوں کے جلو میں تنکے بھی　　موجِ ہستی کے ساتھ بہتے ہیں

مسجدوں کے بلند مینارے　　آسمانوں کی بات کرتے تھے
اہلِ دانش یہاں اشاروں میں　　دو جہانوں کی بات کرتے تھے

بکھرے بکھرے سے گیسوؤں والے　　ہر مسافر کو ٹوک دیتے تھے
نوجواں حادثاتِ دوراں کو　　زورِ بازو سے روک دیتے تھے

Marfat.com

ماہ پارے قیام کرتے ہیں
منزلِ کامگار تھا گجرات
مغلیہ دور کے گلستاں کی
جگمگاتی بہار تھا گجرات

شہرِ گجرات کے حسیں برتن
چین و ایران بھیجے جاتے تھے
دُور و نزدیک کے دیاروں میں
زندگی کے سامان بھیجے جاتے تھے

شہرِ گجرات کی حسیں گلیاں
جن میں رقصِ بہار دیکھا ہے!
سادہ مٹی کے ایک برتن میں
ذوقِ پروردگار دیکھا ہے

ہلکے ہلکے صُراحیوں کے بدن
جیسے پریاں ارم سے آئی ہیں
یا کوئی آیتیں تقدس کی
اِذن لے کے حرام سے آئی ہیں

Marfat.com

بیت

کبھی کبھی آنسوؤں نے چھپ کر کیا ہے کیفِ شراب پیدا
کبھی کبھی شام غم نے بخشی ہے زندگی کو عجیب مستی

آنکھ جب اشکبار ہوتی ہے
لالہ زاروں میں آگ لگتی ہے

چاند تاروں میں آگ لگتی ہے
ماہ پاروں میں آگ لگتی ہے

ہوش کو جام کی ضرورت ہے
عقل کو دام کی ضرورت

وہاں اب تک سُنا ہے سونے والے چونک اُٹھتے ہیں
صدا دیتے ہوئے جن راستوں سے ہم گزر آئے

یہ مَسندیں یہ مقابر یہ جھولیوں کا عروج
یہ ظلمتوں کا اثاثہ تمام بدلے گا

معرفت کے نقیب ہوتے ہیں
زندگی کے خطیب ہوتے ہیں

حادثے شوخ اداؤں کی طرح ملتے ہیں
بُت بھی اب ہم کو خداؤں کی طرح ملتے ہیں

گیت اس عہد بے تکلف میں
بربط و چنگ و نے کوثر سے ہیں

Marfat.com

ساغرؔ کہاں مجال کہ آنکھیں ملائیں ہم
رُسوائیاں ہیں گھات میں مدت گزر گئی

ساقیا تیرے بادہ خانے میں
نام ساغرؔ ہے مَے کوتر سے ہیں

اس منزلِ حیات سے گزرے ہیں اِس طرح
جیسے کوئی غُبار کسی کارواں کے ساتھ

چند غزلوں کے رُوپ میں ساغرؔ
پیش ہے زندگی کا شیرازہ

میکدہ ان کا ٹھکانا، نہ حرم ہے ڈیرہ
بادہ کش اُڑتی ہواؤں کی طرح ملتے ہیں

Marfat.com

قطعات

کوئی تازہ اَلم نہ دکھلائے
آنے والے خوشی سے ڈرتے ہیں
لوگ اب موت سے نہیں ڈرتے
لوگ اب زندگی سے ڈرتے ہیں

چشم کو اعتبار کی زحمت
دِل کو صبر و شکیب دیتا ہے
آئینے میں نہ عکسِ ہستی دیکھ
آئینہ بھی فریب دیتا ہے

پھر اُمڈ آئے ہیں یادوں کے سُہانے بادل
پھر دِل زار میں اِک شعلۂ ارماں جاگا
میرے افکار کے بُجھتے ہوئے ریزے چونکے
میرے حرماں کا سُلگتا ہوا عنواں جاگا

اے کہ تخلیقِ بحروبر کے خُدا
مُجھ پہ کِتنا کرم کیا تُو نے
میری کٹیا کے دیپ کی خاطر
آندھیوں کو جنم دیا تُو نے

Marfat.com

وقت وآرث کا صفحۂ قرطاس
ہیر دُنیا کا اجنبی قصہ
جھنگ سہتی کے مکر کی نگری
اور کیدو خیال کا حِصّہ

مُنتظر ہُوں کسی آوارہ گھٹا کی ڈولی !
میرے تپتے ہُوئے آنگن میں اُتر آئے گی!
اور گرجتے ہوئے چڑھتے ہوئے طوفانوں میں
صُبح دوراں کی نئی راہ نظر آئے گی

دُکھ بھری داستان ماضی کی
حال کی بے رُخی کا قِصہ ہُوں
اے حقیقت کے ڈھونڈنے والے
مَیں ترِی جستجو کا حصّہ ہُوں

بہکے جھونکوں میں ترِی زُلفِ پریشاں کا خمار
بجلیاں ! جیسے ترے کان کا بالا چمکے
دُور یادوں کے مہکے ہوئے جنگل میں کہیں
جیسے چھوٹا سا بہاروں کا شوالا چمکے

رُوپ کا نام زندگی ہی نہیں
حادثے بھی حَسین دیکھے ہیں
دلِ بیدار کی نگاہوں سے
سنگ بھی مہ جبین دیکھے ہیں

Marfat.com

اِس درجہ درد افشاں غنچوں کی داستاں تھی
کانٹے سے چُبھ رہے ہیں احساس کے بدن میں
شاخوں پہ اُن کے ساغر گیسو مہک رہے ہیں
ترتیب پا رہی ہیں رنگینیاں چمن میں

میں نے لوح و قلم کی دنیا کو
جشنِ دار و صلیب سمجھا ہے
اے تنفّس کے جانچنے والے
تجھ کو کتنا قریب سمجھا ہے

ایک بھکی ہوئی نظر تیری
رُخ نئی کونپلوں کے موڑ گئی
ایک بے نام درد کی ٹھوکر
چاندنی کے ظروف توڑ گئی

ساقیا ایک جام پینے سے
جنتیں لڑکھڑا کے مِلتی ہیں
لالہ و گُل کلام کرتے ہیں
رحمتیں مُسکرا کے ملتی ہیں

نور و ظلمت کا احتساب نہ کر
وقت کا کاروبار سانجھا ہے
اس طلسمات کے جہاں میں حضور
کوئی کیدو ہے کوئی رانجھا ہے

Marfat.com

اے ستاروں کے چاہنے والو
آنسوؤں کے چراغ حاضر ہیں
رونقِ جشنِ رنگ و بُو کے لیے
زخم حاضر ہیں، داغ حاضر ہیں

آہ! تیرے بغیر یہ مہتاب
ایک بے سر کی لاش ہو جیسے
کسی دوزخ کے آتشیں پھل
آتشِ آمیز قاش ہو جیسے

چُھپ کے آئے گا کوئی حُسنِ تخیل کی طرح
آج کی رات چراغوں کو جلانا ہے منع
کھول دو ذہن کے سہمے ہوئے دروازوں کو
آج جذبات پہ لہروں کا بٹھانا ہے منع

مجھ کو پھولوں سے شکایت ہے نہ کانٹوں سے گلہ
مَیں ترے جلوۂ رُخسار کا دم بھرتا ہُوں
میں نہیں شیخ و برہمن کی عقیدت کا مزار
بندگی اپنے خیالوں کی کیا کرتا ہُوں

بیقراری میں بھی اکثر دردمندانِ جنُوں
اے فریبِ آرزو تیرے سہارے سو گئے
جن کے دَم سے بزمِ ساغرؔ تھی حریفِ کہکشاں
اے شبِ ہجراں کہاں وہ مہ پارے سو گئے

Marfat.com

سونے چاندی کی چمکتی ہوئی میزانوں میں
میرے جذبات کی تسکین نہیں ہو سکتی
زندگی روزِ ازل سے ہے چھلکتا ہُوا زہر
زندگی لائق تحسین نہیں ہو سکتی

قافلے منزلِ مہتاب کی جانب ہیں رواں
مری راہوں میں تری زُلف کے بل آتے ہیں
میں وہ آوارۂ تقدیر ہُوں یزداں کی قسم
لوگ دیوانہ سمجھ کر مجھے سمجھاتے ہیں

ایک شبنم کے قطرے کی تقدیر کو
آزماتی رہی رات بھر چاندنی
صبح دیکھا شگوفے تھے ٹوٹے ہُوئے
گُل کِھلاتی رہی رات بھر چاندنی

کیوں سہاگن بنی ہیں اُمیدیں
چاند ہی چاند رات کا دُولہا
شش جہت کا سنگھار لازم ہے
آئے گا شش جہات کا دولہا

وقت کے ہاتھ میں لہراتا ہے رِم جھم کا رُباب
دُور تک ایک نشیلا سا فسُوں طاری ہے
اے مچلتے ہوئے لمحو! ذرا ہشیار رہو
آج کی رات ستاروں پہ بہت بھاری ہے

Marfat.com

جوگیوں کو پکارنے والی
جوگ تیرے لبوں کی لالی ہے
ابروؤں کی حسین چوکھٹ پر
عشق کا دیوتا سوالی ہے

زندگی اور شراب کی لذّت
اِک نرالا سُرور دیتی ہے
ایک کرتی ہے کاروبارِ خدا
ایک ترغیبِ حُور دیتی ہے

انقلابِ حیات کیا کہیے
آدمی ڈھل گئے مشینوں میں
میرے نغموں کا دل نہیں لگتا
ماہ پاروں میں مہ جبینوں میں
جاؤ اہلِ خرد کی محفل میں
کیا کرو گے جنوں نشینوں میں

ہر ماہ لُٹ رہی ہے غریبوں کی آبرو
چڑھنے لگا ہلال تھا دام چڑھ گئے
اے وقت مجھ کو غیرتِ انساں کی بھیک دے
روٹی میں بک گئی ہے بڑا دام چڑھ گئے

Marfat.com

ہے احتسابِ وقت کی لٹکی ہوئی صلیب
ہر روز جیسے روزِ جزا دام چڑھ گئے!
نقدِ خرد سُرورِ تمنّا کا مول ہے
ارماں کا رنگ زرد ہُوا دام چڑھ گئے

جامِ عشرت کا ایک گھونٹ نہیں
تلخیٔ آرزو کی مینا ہے
زندگی حادثوں کی دنیا میں
راہ بھولی ہوئی حسینہ ہے

چاندنی میں قرارِ دل نہ لُٹا
چاندنی رات بھر کا میلہ ہے
پھر ملیں گے اگر بہار آئی
زندگی رہ گزر کا میلہ ہے

Marfat.com

لالہ و گُل پہ راج ہے اپنا
ہم ستاروں کے ساتھ ٹلتے ہیں
پی کے اِک جام دستِ ساقی سے
دو جہانوں کے راز کُھلتے ہیں

آؤ بادہ کشوں کی بستی سے
کوئی اِنسان ڈھونڈ کر لائیں
مَیں فسانے کی تلاش کرتا ہُوں
آپ عنواں ڈھونڈ کر لائیں

ہم فقیروں کی صُورتوں پہ نہ جا
ہم کئی روپ دھار لیتے ہیں
زندگی کے اُداس لمحوں کو
مُسکرا کر گزار لیتے ہیں

دخترِ رز کو زہرہ فام نہ کہہ
کوئی ہمنام لڑ پڑے گا دوست
جام کو آئینہ کی سمت نہ رکھ
جام سے جام لڑ پڑے گا دوست

جانے والے ہماری محفل سے
چاند تاروں کو ساتھ لیتا جا
ہم خزاں سے نباہ کر لیں گے
تو بہاروں کو ساتھ لیتا جا

Marfat.com

رہبروں کے ضمیر مُجرم ہیں
ہر مُسافر یہاں لُٹیرا ہے
معبدوں کے چراغ گُل کر دو
قلبِ انسان میں اندھیرا ہے

وحشت دل نے کانچ کے ٹکڑے
میری فردوس میں بکھیرے ہیں
قریۂ ماہتاب کے جویا!
بستر خاک پر بسیرے ہیں

Marfat.com

رُباعیات باھُوؒ

ترجمہ:.......................ساغر صدّیقی

میرے من میں خوشبو جاگی
انگ انگ لہرائے ہُو
جیوے مُرشد جس نے باھُو
ایسے پُھول کھلائے ہُو

عِلم کا نام ہے اندھا گونگا
عالم ہے بازاری ہُو
ایک فقیر ہے ایسا باھُو
جس کی حق سے یاری ہُو

عِشق نے ایسے دیپ جلائے
جیسے رات کے تارے ہُو
شہ رگ سے نزدیک ہے باھُو
عِشق کے کھیل نیارے ہُو

Marfat.com

قربِ وصال نہ جسم نہ جاں ہے
عشق و محبت کانی ہُو
صرف نظر کے سامنے باہُو
اِک وحدت سُبحانی ہُو

آگ ہی آگ ہے اندر باہر
یہ مشہور تماشا ہُو
جن کے دل وحدت سے خالی
ان سے عشق کا جھگڑا ہُو

اندر باہر کچھ نہیں مِلتا
مَن میں ہُو کا ڈیرا ہُو
جہاں محبت کرے اُجالا
بھاگے دُور اندھیرا ہُو

ہے اِقرار فنا سے باہُو
اک پَل نیند نہ آئے ہُو
تجھ پہ قیامت ٹوٹے دنیا
جُھوٹے اشک بہائے ہو

حاجتِ ناؤ نوش نہیں ہے
فقرا بھرا پیمانہ ہُو
زاہد و عابد دیکھا باہُو
روٹی کا دیوانہ ہُو

Marfat.com

نشۂ غم ضرور رہتا ہے
میری آنکھوں میں نُور رہتا ہے
حُسن والوں کو دیکھ کر ساغر
بن پیئے ہی سرور رہتا ہے

ہر قدم پہ رقص فرماتے چلو
زندگی کے ساز پر گاتے چلو
میں جلاتا ہُوں چراغِ کارواں
تُم ذرا دامن کو لہراتے چلو

عجب ہے خُم کے خُم پی کے بھی فرزانے سے نکلے ہیں
ہجومِ ہوش لیکن ہم تو مَے خانے سے نکلے ہیں
حکایاتِ غمِ دوراں، روایاتِ غمِ جاناں
حقیقت ہے یہ ٹکڑے میرے افسانے سے نکلے ہیں

سبُو سبُو سے خیالوں کی بھیک مانگی ہے
کِرن کِرن سے اُجالوں کی بھیک مانگی ہے
نہ دے سکی یہ تہی ظرف سنگدل دُنیا
مری نظر نے سوالوں کی بھیک مانگی ہے

آدمیت کا نام لیتے ہو
ریگ زاروں میں ناؤ کھیتے ہو
پھُول چن کر چمن کے دامن سے
سنگ ریزوں کے دام دیتے ہو

Marfat.com

یُوں تو آنے کو بہت لوگ یہاں آئیں گے
ہم خرابات نشیں یاد کہاں آئیں گے
لب تو سی لُوں گا مرے حرف تمنا کے حریف
اور وہ اَشک جو بن بن کے زباں آئیں گے

رنگ کھوئے ہوئے ہیں شور نہ کر
پھُول سوئے ہوئے ہیں شور نہ کر
وقت کے سحر کار گلشن میں
خار بوئے ہوئے ہیں شور نہ کر

گنگناتی ہوئی گھٹائیں ہیں
یا فقیروں کی التجاء میں ہیں
جام و مینا شراب پیمانے
ہوش کی جاں فزا دوائیں ہیں

تِشنگی تِشنگی ارے توبہ
قطرے قطرے کو ہم ترستے ہیں
اے خداوندِ کوثر و تسنیم
تیرے بادل کہاں برستے ہیں

انوکھا پیار تھا اُڑتا پنچھی کون بتائے دُنیا کو
لوگ ابھی تک دل میں لیے یادوں کے بسیرے پھرتے ہیں
تیری ایک لگن میں جانے کتنے دل والے نادان
نگری نگری گھوم رہے ہیں ڈیرے ڈیرے پھرتے ہیں

Marfat.com

دل میں کسی کی یاد کا طوفان رہ گیا
مَیں نیم جان سوختہ سامان رہ گیا
آنکھوں میں اشک آ گئے پھولوں کو دیکھ کر
گلشن مِری امید کا ویران رہ گیا

لمیاں سوچاں، ڈونگھیاں سوچاں، بھڑیاں سوچاں، اَنھیاں سوچاں
سوچدار ہندا اے دِل میرا ہر دَم دِن سوتیاں سوچاں
غم دے پُھلیڈے رنج دے سائے فیروی مگروں لے نہ سکے
ساقی تیرے دردے اُتے ساغر دے نال بھنیاں سوچاں

جب وہ محوِ شباب ہوتے ہیں
آئینے بھی رُباب ہوتے ہیں
اُن تبسم فروش آنکھوں سے
سُوکھے پتے گلاب ہوتے ہیں

عاشقی میں حُسن کا انداز رہنا چاہیئے
سوز میں ہلکا سا رنگِ ساز رہنا چاہیئے
جانے کرب دے صدا کوئی حریمِ ناز سے
بزم والو گوش بر آواز رہنا چاہیئے

دیوانہ بے خودی میں بڑی بات کہہ گیا
اِک حشر کی گھڑی کو ملاقات کہہ گیا
پہلا طرب شناس بڑا سنگدل تھا دوست
چیخیں تھیں جن کو جھوم کے نغمات کیا گیا

Marfat.com

جامِ رنگیں اُچھال کر چلیے
چال مَستی میں ڈھال کر چلیے
کُچھ تغیر کی بیکراں شکنیں
رُوئے ہستی میں ڈال کر چلیے

نگاہوں سے نگاہیں مِل گئی ہیں
بڑی آسان راہیں مِل گئی ہیں
تمہارا شکریہ اے ہنسنے والو
مرے غم کو پناہیں مِل گئی ہیں

ہزار مرحلۂ شوق سے گزر آئی
ہو میں ڈوب کر ہر آرزو نکھر آئی
صدا مہکتی رہے اے نسیم صبح بہار
آج میرے خرابے میں تو کدھر آئی

شامِ فرقت کا ماجرا ہُوں میں
ایک بُجھتا ہُوا دیا ہُوں مَیں
مَیں کو انساں کی موت کہتے ہیں
اِس قیامت کی ابتدا ہُوں میں

پھُول اِک زخم بھی دے سکتا ہے
پھُول سے وار بھی ہو سکتا ہے
ڈال دیں سایۂ ابرو گر آپ
جام تلوار بھی ہو سکتا ہے

Marfat.com

ایسا بھی وقت آئے گا کون و مکاں تعظیم کریں گے
جو بھی کہیں گے دیوانے وہ اہلِ خرد تسلیم کریں گے
اَب کے برس ہم گلشن والے اپنا حصّہ پورا لیں گے
پھولوں کو تقسیم کریں گے کانٹوں کو تقسیم کریں گے

موجِ طوفاں بدوش رہتی ہے
گُل کی آغوش میں شرارہ ہے
زندگی جس کو لوگ کہتے ہیں
چشمِ ساقی کا اِک اشارہ ہے

مَے کدہ دُور ہے اور شام ہوئی جاتی ہے
آنکھ بے نُور ہے اور شام ہوئی جاتی ہے
گردشِ وقت کی بے نام تھکن سے ساقی
زندگی چُور ہے اور شام ہوئی جاتی ہے

نکہتوں کے چراغ لے جاؤ
جام و مینا ایاغ لے جاؤ
چشمِ ساقی ہے مہرباں ساغر
زندگی کا سُراغ لے جاؤ

چاندنی شب کی دھول پی جاؤ
مَے نہیں ہے تو پھول پی جاؤ
گھول کر مے کدے کے پانی میں
زندگی کے اصول پی جاؤ

Marfat.com

زُلف نے بل کوئی کھایا تو بُرا مان گئے
چاند بدلی میں جو آیا تو بُرا مان گئے
اور تو سب کو پلاتے رہے مَست آنکھوں سے
ہاتھ ساغؔر نے بڑھایا تو بُرا مان گئے

دل محرم اسرار ہے پردہ نہ اُٹھاؤ
اب درد ہی دیدار ہے پردہ نہ اُٹھاؤ
ہر دست میں چمکی ہوئی وحشت کی لکیریں
ہر آنکھ گنہ گار ہے پردہ نہ اُٹھاؤ

Marfat.com

خطبات

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم: پروفیسر محمد سلیم (ایم اے)

الرحمٰن پبلی کیشنز

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

Marfat.com

بچوں کے لیئے جدید، قدیم، حسین و بامعنی، مع انگلش سپیلنگ

اسلامی ناموں کا
انسائیکلوپیڈیا

مؤلف و مرتب:
سرفراز احمد راہی

الریاض ناشران
فیروز سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
فون: 042-37361320

Marfat.com

حکایات کا انسائیکلوپیڈیا

مصنفہ:
مقدس عدیل
عائشہ مہاوری

الریاض ناشران
Al-Riaz
فیروز سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
فون: 042-37361320

Marfat.com

کلیات ساغر صدیقی

ساغر صدیقی

Books Lover's
Library
Book No.______

الریاض ناشران
فیروز سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
فون: 042-37361320

Marfat.com

کلیات

ساغر صدیقی

الریاض ناشران

فیروز سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

فون: 042-37361320